من یہد اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل اللہ فلا ہادی لہ
عین الایمان
در مطبع الٰہی آگرہ محمد یونس خان طبع شد

به فضل ایزد منان رساله بحث مذهب سنی و شیعیان
تصنیف فقیر سید عبد الله شاه

بعد حمد و سپاس خالق ذو الجلال و الاکرام ۔ اور نعت خیر البشر سید الانام صلی اللہ
و آلہ و اصحابہ و سلم ۔ بندہ عبد اللہ ولد نجف علیشاہ اکبرآبادی ہشتاد
سالہ ایک رسالہ بحث مین مذہب اہل سنت اور امامیہ کے عین الایمان
نام لکھکر خدمت احباب مین پیش کرکے التماس کرتا ہے کہ سب سے پہلے اصول
مذہب امامیہ سے واقف ہونا چاہیئے اور وہ یہہ ہے کہ کتاب جامع عباسی جو
امامیہ کے نزدیک بہت بڑی معتبر ہے اور دارمدار اس مذہب کا اکثر اوسپر ہے
اوسکے ساتوین باب کی چوتھی فصل مین لکھا ہے کہ جب دو حدیثین مخالف پائی جاین
تو جو حدیث اہل سنت کے مخالف ہو اوسپر عمل کرنا چاہیئے ۔ یہان سے بخوبی

جاہل اور ہمکو شوق تہا کہ کسی جن سے ملاقات ہو تو اوس سے کچہہ گفتگو
کرین چنانچہ اسی خیال سے ایکدن چلے گئے اور سلام کرکے پہلے یہہ کہدیا کہ مین
عامل نہین ہون صرف ملاقات کو آیا ہون کہا آؤ مین نے اول اوس سے پوچہا تمہارا مذہب
کیا ہے کہا سنت و جماعت مین نے کہا سنا جاتا ہے کہ تمہاری قوم کلام اللہ
خوب خوش الحانی سے پڑہتے ہین اوسنے سورہ جن پڑہی ایسی آواز تہی کہ
مین بہت خوش ہوا پہر مین نے کہا کہ ہمارے یہان تو تہتر فرقے ہو گئے ہین
کہا ہمارے یہان بہت لوگ جو صحبت نبوی مین حاضر رہے ہین ہنوز زندہ
ہین اس سبب سے وہی مذہب جو تہا برابر چلا آتا ہے - مین کہتا ہون جنہون تو
لوگ اصحاب رسولخدا زندہ ہین مکہ معظما اور مدینہ منورہ مین تو کوئی نہین ہے
اور وہین سنت و جماعت بدستور جاری ہے اور یہاںیہہ بدون تقیہ کے جا نہین
سکتا اور پہر اگر معلوم ہو گیا تو ایسا بے عزت و بے حرمت اور ذلیل و خوار
ہوتا ہے کہ وہ ہی جانتا ہے افسوس کہ ان عقل کے دشمنون کو اتنا نہین سوجہتا
کہ جو دین رسولخدا کیوقت سے آجتک برابر چلا آتا ہے سچ ہے یا ہمنے
جو ایجاد کیا یہہ درست ہے مگر شیطان ایسا استاد ہے کہ اوسنے اندہا بنا رکہا
ہے کیسے سچ کہا ہے - الکہہ گاؤ بچاؤ نوشہ پاس کچہہ ہی نہین - غرض اوسکے

بعد اختلاف شروع ہوا اور شدہ شدہ ۷۳ فرقے ہو گئے ۔ اسکے بعد مذہب
اثنا عشریہ ظاہر ہوا اور ایرانیون کے نام سے مشہور ہوا اور اکثر لوگ بطمع یا بوجہ
اغراض سے دین آبائی ترک کر کے چند روز مین اونپر بھی سبقت لیگئے اور عوام
امامیہ کا معمول ہے کہ جاہل اور ناخواندہ لوگون کو طمع یا طعن سے اپنی مذہب
کی ترغیب کرتے ہین اور وہ لوگ نافہمی کے باعث اونکے ابلہ فریبی مین آکر اپنے
دین آبائی کو کھو بیٹھتے ہین اسواسطے مین نے چاہا کہ ایک رسالہ بہت مختصر کہ
حاوی کل روایتون مذہب امامیہ پر ہو اردو عام فہم مین لکھون کہ کوئی شخص
مذہب آبائی اپنے ہاتھ سے کھو نہ بیٹھے کہ علمائے شیعہ کا عجب حال ہے
کہ اگر کوئی روایت یا حدیث اپنی کتاب کی پیش کیجاتی ہے تو اوسکو مصنوعی اور
ساختہ بتاتے ہین اور جو اونہین کی کتاب کی سند مین لاتے ہین تو صاف
مکر جاتے ہین اور جو قول یا حدیث آئمہ طاہرین دکھایا جاوے تو کہتے ہین امام
نے بحالت تقیہ فرمایا ہے اگرچہ اور قومین بھی بہت ہین اور ہٹ دھرمی کرتے
ہین مگر جب اونکو اونکی کتاب سے معقول کیا جاتا ہے تو مان جاتے ہین
مگر یہہ لوگ شرماتے بھی نہین اسواسطے اپنی کتاب کی روایت یا حدیث کیطرف
بالکل توجہ نہین کی انہین کی معتبر کتابون سے جو انکے نزدیک آیہ و حدیث سی

یہی بُرہ چڑہ کے ہین اس رسالہ مین لکہی ہین اور نام کتابون کے بمعہ
نام مصنفون کے یہہ ہین تنزیہہ الانبیا تصنیف سید مرتضی صحیفہ کاملہ تصنیف
زید بن علی بن ابیطالب من لایحضرہ الفقیہ اور علل الشرایع اور عیون الاخبار
الرضا اور امالی تصنیف محمد ابن بابویہ اور تہذیب الاحکام اور استبصار اور کتاب
الاعتقادات اور جامع الاخبار تصنیف ابو جعفر ابن بابویہ اور کافی کلینی
تصنیف ملا محمد یعقوب اور شرح کافی تصنیف ملا محمد صادق اور مجالس بدقی
تصنیف ملا عبد اللہ اور جواہر السیر تصنیف حر آملی اور تجرید العقاید اور قواعد
العقاید تصنیف نصیر الدین طوسی اور ارشاد الاذہان اور تحریر الاحکام اور
نہج الکرامت اور تہذیب الاصول تصنیف جمال الدین محمد اور شرایع الاسلام
اور مختصر نافع تصنیف نجم الدین ابو القاسم اور تفسیر مجمع البیان اور احتجاج
اور منہاج السالکین تصنیف عماد الدین طبرسی اور تفسیر منہج الصادقین اور
خلاصۃ المنہج تصنیف ملا محمد فتح اللہ اور نہج البلاغت تصنیف شیخ رضی
اور کشف الغمہ تصنیف علی ابن موسے اور ترجمہ تردادی اور نبراس الضیا
میر محمد باقر اور جامع عباسی تصنیف بہاء الدین اور زاد المعاد اور حلیۃ
المتقین اور جلاء العیون اور منہج الفاضلین اور حق الیقین اور رسالہ رجعت

تصنیف ملا باقر مجلسی اور احقاق الحق اور مصائب النواصب اور مجالس المومنین تصنیف قاضی نور اللہ شوستری اور مواعظ حسنہ تصنیف مجتہد صاحب۔

باب اول الٰہیات اور نبوت و رسالت کے بیان مین

علمائے اربعہ اہل سنت کا اسبات پر اتفاق ہے کہ خدائے عز و جل موجود اور بر حق اور واحد مطلق اور خالق جملہ کائنات اور عالم کلیات و جزئیات کا ہے علم اوسکا ازلی و ابدی ہے اور وہ حی و قیوم سمیع اور بصیر اور متکلم اور رازق اور قادر تمام موجودات کا ہے جسم اور ذی مکان نہین ہے مگر بعض گروہ امامیہ نے اسپر اختلاف کیا ہے چنانچہ بیانیہ اور مغیریہ حق تعالی کو انسان کی صورت مین جانتے ہین اور ہشامیہ کہتے ہین حق تعالی ایک جسم برابر ابعاد ثلثہ کا رکھتا ہے اور یونسیہ عرش پر قایم بتاتے ہین اور سبائیہ علی مرتضی کو خدا جانتے ہین اور ابر مین موجود بتاتے ہین اور رعد کی آواز پر علیک السلام یا امیر المومنین پڑہتے ہین اور نصیریہ اور اسحاقیہ کے نزدیک حق تعالی

اماسون کے بدن مین محلول ہے اور غرابیہ کا قول ہے کہ جبرئیل علی
کرم اللہ وجہہ پہ نازل ہوئے غلطی سے محمد صلعم پہ پہونچا غرض
ہر ایک ان فرقون مین سے کوئی حجت عقلی کرتا ہے اور آئمہ طاہرین کے
قول پہ دلیلین لاتا ہے اور کوئی روایت بے اصل کو اپنے مدعا پہ
تاویل کرتا ہے اور فرقہ اثنا عشریہ ظاہر مین جھوٹا کرنیوالا ان فرقونکا
ہے چنانچہ ابن بابویہ کتاب الاعتقادات مین لکھتا ہے اَعتقادُنا فی
الغُلاۃِ والمُفوِّضۃِ انّہُم کُفّار۔ مگر خرافات اونکا اس رسالہ مین لکھنا طول چاہتا ہے
مذہب اثنا عشریہ کے تھوڑے اختلافات جو اہل سنت کے ساتھ
کئے ہین لکھے گئے۔

پہلا حصہ الٰہیات کے بیانمین

خدا کا دیدار اور رسول مقبول کی شفاعت اہل سنت کا مدعا ہے اَللّٰہُمَّ ارزُقنا
اہل اسلام ان عقاید کو امر تقلیدی اور منقولی جانتے ہین اور کلام اللہ کو
واجب الاطاعت اور کعبہ کی تعظیم کو عین ایمان سمجھتے ہین اور درحقیقت
ایمان ایک عقیدہ ہے روحانی اوسمین گفتگو کی کیا حاجت ہے امامیہ

اثنا عشریہ جنکا اصلی مطلب چہوٹا کرنے خلافت اصحاب کا ہے قلعی حق
کے طور پر صفات الٰہی مین چند مطلب اپنے مدعا کے موافق بڑہا کر اہل حق
دین مین قرار دیتے ہین اور کہتے ہین اصول دین کے پانچ ہین توحید
عدل۔ نبوت امامت معاد حالانکہ امامت اور اوسکی مانند شئے کو
اصول مین خیال کرنا دعوی بے دلیل ہے اور نتیجہ اوسکا انحراف کلام
الٰہی سے اور طعنہ زنی اصحاب اور ازواج رسولخدا اور اکثر اولاد آئمہ
طاہرین پر ہوتی ہے جیسا محمد ابن بابویہ کتاب علل الشرایع کی جلد
اول مین لکہتا ہے یعنی اصل ایمان توحید اور نبوت ہے بس بعضے
امامیہ امامت کے منکر کو کافر نہین کہتے تو ایسی حالت مین لعن کرنا
اور کافر کہنا اہل اسلام کو اور ذریات سید الانام کو بسبب انکار امامت
کے جو امامیہ نے اختیار کی ہے اعتبار سے دور ہے اور مسائل
فروعی امامیہ کی کتب معتبرہ مین اکثر موید مذہب اہل سنت اور موافق
کلام خدا کے ہین اونکو اپنے اصول مقررہ کے ذریعہ سے دفع کرتے
ہین اور اونکے موافق عمل نہین کرتے حالانکہ سب کا اوسپر اتفاق
ہے اور اون روایات اور حکایات پر جو نص صریح کے خلاف ہین دستور

العمل اپنا بنایا ہے جیسا جامع عباسی مین لکھا ہے جب دو حدیثین
مخالف ہون تو اوسپر عمل کرنا چاہیئے جو اہل سنت کے برخلاف ہو
دیکھو یہہ جھگڑا بے عقلی کی دلیل ہے یا نہین کیونکہ صحیح حدیث وہ
ہے جسکے راوی بہت ہون اور معتبر ہون باوجود اتحاد روایت کے
خلاف پر عمل کرنا دین مین رخنہ ڈالنا ہے۔ امامیہ کے نزدیک بداء
خدائے تعالی کے ارادہ مین جائز ہے یعنی جیسی حکمت اور مصلحت
پیش آتی ہے ارادہ اپنا بدلدیتا ہے اور بداء کی صحت مین آئمہ
طاہرین کی حدیث نقل کرتے ہین جیسا کلینی مین کتاب التوحید کے
بداء کے باب مین لکھا ہے کہ خاص بناء اس عقیدہ کی عبد المطلب سے
ہے اور کتاب الحجۃ کے باب مولد النبی و وفاتہ مین ابی عبد اللہ سے
منقول کیا ہے کہ عبد المطلب وہ شخص ہے جو پہلے قائل بداء کا
ہوا اور صاحب شافی شارح کافی نے کتاب التوحید کے باب البداء
مین لکھا ہے یعنی قول بداء خاص شیعون کا ہے اوسکے مخالف قبول
نہین کرتے بلکہ امام رازی وغیرہ نے طعن کیا ہے اور نسخ اور بداء
کا فرق بیان کیا ہے یعنی نسخ وہ ہے کہ رجوع ہو اوس امر سے

جو حق ہو طرف امر حق کے بمصلحت اور حکمت کے ساتھہ خدا کیطرف نادر
بدا وہ ہے کہ رجوع ہووے اوس امر سے کہ حق نہو اور شیخ ابو جعفر
ابن بابویہ نے کتاب الاعتقادات اپنی مین لکھا ہے یعنی ایک چیز ظاہر
ہوئی کہ پہلے ظاہر نہوئی تہی اور کہتے ہین امر امامت مین بہی حق تعالے
سے بدا واقع ہوا ہے جیسا کافی مین کتاب الحجتہ کے باب الاشارہ
مین ابی محمد امام رضا سے منقول ہے یعنی اللہ تعالی نے امامت ابی جعفر
کے لئے پیدا کی تہی اونکے مرنیکے بعد ابی محمد کو امامت بخشی یہہ بدا ہوا
اسماعیل کی رحلت سے موسی کاظم پر اس تقریر سے ظاہر ہے کہ
جب پاک پروردگار نے امامت ابی جعفر کیلئے پیدا کی اوسوقت اللہ تعالے
کو معلوم نہ تہا کہ جب تک ابو جعفر زندہ نرہیگا نعوذ باللہ من ذالک

ف مطلب امامیہ کا اس بیان سے یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے جو آیات
بوعدہ بخشش مہاجر و انصار و اہل بدر اور شریک بیعت رضوان اور خوبیان
ازواج سید عالمیان اور تجویز غیبت امام آخر الزمان کے نازل فرمائی
ہین اون سب مین بدا واقع ہوا ہے یہان سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہی
کہ اللہ پاک کو علم غیب نہین ہے امامیہ نے ہر مذہب اور دین سے

جو کچھہ بقصد ابطال خلفاء ثلثہ کی خلافت کا سمجھا ہے اختیار کیا ہے۔
اور بعض وعدہ الہی سے اپنا مدعا جانکر ان حدیثون کی آئمہ ہدی سے
سند لائے ہین اور جب ظہور اوسکا نہوا تو بداء کو رجعت عالم پر تجویز کیا
اور اہلِ سنت بداء سے انکار کرتے ہین کیونکہ بداء سے اللہ تعالی پر
جہل ثابت ہوتا ہے معاذ اللہ من ذالک آخر کو امامیہ نے ہار کر سخن
سازی کی اور بعض نے انکار کیا جیسا مصائب النواصب مین چوتہی
جلد کے طائفہ اولی مین لکھا ہے کہ بداء کا الزام شیعہ پر افترا ہے اور
ایسا ہی خواجہ نصیر نے بداء سے انکار کیا ہے اور میر باقر نے نبراس الضیا
مین خود قائل صحت بداء سے ہوکر لکھا ہے کہ بداء ایک رائے ہے
جو خلاف رائے اول کے ہو۔ جبر و اختیار کی بحث مین قول مختلف ہین
امامیہ کہتے ہین انسان افعال اور اعمال کا خود فاعل مختار ہے اور مستوجب
عذاب و ثواب کا ہے جیسا حق الیقین مین تیسرے باب کی تیسری
بحث مین لکھا ہے کہ انسان اپنے فعل کا خود مختار ہے طاعت ہو خواہ
گناہ اور یہہ عقیدہ خلافت کے جہوٹے دعوی پر موافق ہے اور کافی کلینی
مین کتاب التوحید کے باب جبر و القدر مین لکھا ہے کہ جو شخص گناہ کو بغیر

قوۃ اللہ کے جانے وہ جہنمی ہے اور اہل سنت کے نزدیک فاعل
مطلق اللہ جلشانہ ہے قولہ تعالیٰ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ۔ لیکن
انسان موافق اپنے ارادیکے افعال مین مستقل ہے لایق ثواب عذاب کا
ہدایت اور ضلالت کی نسبت علماے اہل اسلام نے اختلاف کیا ہے
امامیہ کہتے ہین ضلالت کا خالق شیطان ہے جیسا مجمع البیان مین
سورہ النسا کی اس آیہ کی تفسیر مین۔ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا
ترجمہ اور چاہتا ہے کہ اونکو بہکا کر دور لے ڈالے۔ صاف لکھا ہے اور
علماے اہل سنت کہتے ہین ہدایت اور ضلالت دونون خداکیطرف ہین۔
قولہ تعالیٰ۔ مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ۔ یعنی جسکو
اللہ راہ پر لادے کوئی اوسکو گمراہ نہین کرسکتا اور جسکو گمراہ کرے اوسکو
کوئی راہ پر نہین لاسکتا۔ اگر شیطان کو خالق ضلالت سمجھین شرک لازم
آتا ہے مگر شیطان مددگر نیوالا گناہ کا ہے۔
اور خیر و شر مین بھی علما کو اختلاف ہے اہل سنت کے نزدیک دونون
خدا تعالیٰ کیطرف سے ہین اور یہہ بات کتب امامیہ سے بھی پائی جاتی
ہے جیسا کہ عیون الاخبار الرضا مین تیرہوین باب کی مجلس الرضا مین

مذکور ہے اور ایسا ہی کافی مین کتاب التوحید کے باب خیر وشر مین ہے کہ
خالق خیر وشر خدا تعالی ہے شیعہ علما سے امامیہ نے اسمین بہت گفتگو کی ہے اسمین
رسالہ مین اوسکی گنجایش نہین۔ امامیہ اپنا بعض طالب ذات الہی پر واجب جانتے
ہین اور اکثر علما، واجب ہونا اوسکا خدا تعالی پر خلاف شان الوہیت تو ہید
کے جانتے ہین ایک اعتقاد امامیہ کا یہہ ہے کہ خدا پر عدالت واجب ہے اور
اوسکو دین کے اصول مین شمار کرتے ہین اور نیکی کی جزا اور برائی کی سزا خدا پر
لازم بتاتے ہین جیسا کتاب الاعتقادات مین لکہا ہے کہ بدلا نیکی کا نیکی
اور بدلا برائی کا برائی ہے اور یہہ عقیدہ کلام مجید کے خلاف ہے اللہ تعالی
فرماتا ہے۔ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ بخشے جسکو چاہے اور عذاب
کرے جسے چاہے کیونکہ بدون اسکے راہ شفاعت انبیا اور دروازہ توبہ اور
استغفار کا بند ہوتا ہے امامیہ اسی عدالت کی دلیل سے رجعت کا اعتقاد رکھتے
ہین کہ مخالف آئمہ طاہرین کے دنیا مین پہر پیدا ہونگے اور جو عمل اونہون نے
کئے ہین اونکی سزا پاوینگے جیسا حق الیقین مین باب پنجم کے نوین مقصد مین لکہا
ہے امامیہ کا زعم ہے کہ علی ابن ابیطالب نے شیخین کے عہد مین ظلم گوارا کیا تھا
اسی دنیا مین غالب آوینگے امامیہ نے اپنی دلیلون بے اصل کے موافق علی کرم اللہ

وجہ کو مغلوب ٹھہرایا ہے اور واسطے غالب آنے علی کرم اللہ وجہ کے رجعت
شیخین کا اعتقاد ہے تعجب کہ مشرکین اور دشمنان انبیاء مرسلین کے حق مین
اہتمام رجعت نہین کرتے مطلب امامیہ کا اس تمام کوشش و حیلہ سے فضائل
خلفاء راشدین کا رفع کرنا ہے جیسا کہ رسالہ رجعت مین آٹھوین حدیث مین امام
مہدی کے احوال مین لکھا ہے کہ جو ظلم اور کفر اور گناہ اور جور شروع عالم سے
قیامت تک واقع ہوگا وہ سب شیخین کے ذمہ شمار کیا جاویگا یہ صریح البلہ فریبی ہے
امامیہ کہتے ہین لطف ذات الہی پر عقلاً واجب ہے جیسا تجرید العقائد مین تیسری
فصل فی افعالہ مین لکھا ہے امامیہ نبوت اور امامت کو لطف کی دلیل سے
اللہ تعالی پر واجب جانتے ہین جیسا کہ حق الیقین مین تیسرے باب کی چوتھی بحث
مین لکھا ہے کہ حق تعالی پر لطف واجب ہے عقلاً اور لطف ایک امر ہے کہ مکلف
کو طاعت کے نزدیک کرتا ہے اور گناہ سے دور رکھتا ہے پیغمبرون کا بھیجنا
اماموں کا مقرر کرنا اور وعدہ وعید ثواب عذاب وغیرہ کا انتہی کلامہ غرض
امامیہ کے اس عقیدہ سے جھوٹا کرنا خلافت اصحاب ثلثہ کا ہے۔
امامیہ کہتے ہین اصلح خدا پر واجب ہے جیسا حق الیقین مین تیسرے باب کی
پانچوین بحث مین لکھا ہے امامیہ کا اعتقاد ہے کہ جو چیز بہتر ہو واسطے خلق اور

انتظام عالم کے کرنا حق تعالی پر واجب ہے مطلب اس سے یہہ ہے
کہ امامت معصوم کی اصلح ہے اور وہ خدا پر واجب ہے اور اہل سنت کے
نزدیک اللہ تعالی پر کچھہ واجب نہین ہے چونکہ اوس سے ظاہر ہوا صلح
ہے۔ امامیہ نیک و بد کی تمیز انسان کی عقل پر شمار کرتے ہین اور برائی بھلائی
کو افعال عقلی کہتے ہین جیسا حق الیقین مین تیسرے باب کی پہلی بحث مین مذکور
ہے مدعا امامیہ کا امامت غیر معصوم کو نہین چاہتے عقلا اور اہل سنت کے
نزدیک حسن و قبح مین فرق و اعتبار شرعی ہے۔
اہل سنت کہتے ہین قیامت مین مومنون کو دیدار خدا ہوگا اور منافق اس نعمت
سے محروم رہین گے اس دلیل سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ
إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ اور امامیہ اس آیت صریح مین تاویل کرتے ہین اور باوصف اقرار
سمیع و بصیر اور متکلم کہنے کے رویت سے انکار مطلق کرتے ہین جیسے حق الیقین
مین دوسرے باب کی چوتھی فصل مین لکھا ہے کہ صانع مطلق دیدنی نہین ہے
اور آنکھین بھی اوسکو نہین دیکھہ سکتین نہ دنیا مین اور نہ آخرت مین چونکہ
اصول اونکا ہے کہ جو حدیث خلاف اہل سنت ہو اوسپر عمل کرنا چاہئیے اسکے
سوائے اور کوئی بات عقل مین نہین آئی اللہ تعالی ایسا ہی کرے اور یہہ

قول اہل سنت کا سچ ہے کہ امامیہ کی معتبر کتابون سے ظاہر ہوتا ہے جیسا
من لایحضرہ الفقیہ مین کتاب الصلاۃ کے باب سجدہ شکر مین لکھا ہے یعنی خدا
فرماتا ہے کہ مین شکر کرونگا جو میرا شکر کرے اور مین اوسکے آگے آونگا اور
اپنا منہہ اوسے دکہاونگا اور یہہ بہی مطلب ابن بابویہ نے لکھا ہے کہ پوچھا
کسینے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ قیامت کے دن لوگ اللہ تعالی کو دیکہینگے
فرمایا ہان بیشک۔ اہل سنت کا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید جسقدر رسول مقبول
پر نازل ہوا کامل اور ثابت موجود ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ذَالِکَ الْکِتَابُ
لَارَیْبَ فِیْہِ اس کتاب مین کچہہ شک نہین اور ایک معجزہ قرآن شریف کا یہہ
ظاہر ہے کہ منافق کو حفظ نہین ہوتا اور اہل سنت کے اعتقاد کے موافق
کلام الہی قدیم ہے اور کچہہ تبدیل اور تحریف نہین ہوا اور ہمیشہ باقی رہیگا
اور ایک حرف اسمین سے کوئی گہٹا بڑہا نہ سکیگا اسواسطے کہ کلام مخلوق
کلام الہی کے مانند نہین ہوسکتا قولہ تعالی قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ
وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ہٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْکَانَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ ظَہِیْرًا۔ کہ اگر
جمع ہووین آدمی اور جن اسپر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑے
مدد کرین ایک کی ایک اور نقصان کی بہی کسیکی مجال نہین اللہ تعالی فرماتا ہے

نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنے ہم ہی نے اوتاری ہے یہہ نصیحت اور ہم
اوسکے نگہبان ہین اور تغیر و تبدل مین ہی کلام الٰہی کے انسان کی طاقت
نہین جیسا خلاصۃ المنہج مین سورہ انعام کی اس آیہ کی تفسیر مین وتمت کلمت
ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمٰتہ وہو السمیع العلیم۔ لکہا ہے کہ تیرے رب
کی بات پوری سچ ہے انصاف کی کوئی بدلنے والا نہین اوسکے کلام کو اور
وہ ہی سنتا جانتا کوئی شخص احکام اور اخبار اوسکے بدل نہین سکتا جیسا
تبدیل کیا توریت کو کیونکہ تبدیل ہونیسے کلام اللہ کے اللہ تعالیٰ نے محافظت
کی ہے انتہی امامیہ کا اتفاق ہے کہ قرآن شریف حادث ہے چنانچہ ملا باقر نے
منہج الفاضلین کے پہلے باب مین لکہا ہے کہ اعتقاد شیعون کا یہہ ہے کہ
امر اور نہی اور اخبار اللہ تعالیٰ کے حادث ہین اسواسطے قرآن حادث ٹہرا
اور امامیہ کو قرآن شریف کے کامل ہونے مین کلام ہے یہی باعث ہے
کہ اس فرقہ کو قرآن شریف حفظ نہین ہوتا غرض کہ مسئلہ اعتقاد کے سبب
نوبت یہان تک پہونچی کہ سیت پر جانے کلام اللہ کے تحریف ہوئی ہو لیکن
اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ کلام اللہ مین خلافت شیخین کی خبرین اور خلفاء
راشدین کی بزرگیان اور ازواج مطہرات رسول مقبول کی خاصکر عائشہ

صدیقہ اور اکثر تائید مذہب اہل سنت کی بلا تاویل ظاہر ہے بڑی کوشش
اور جانفشانی کے بعد علمائے متاخرین امامیہ کی یہہ رائے قرار پائی کہ
عثمان بن عفان نے قران شریف سے چند آیتون کو نکال کر قرآن شریف
کو ناقص کر دیا اور کہتے ہین قرآن کامل امام مہدی پاس ہے اور چند
سورتین اور آیتین جمع بہی کی ہین اور اونکو قران کی سورتون اور آیتونمین
قرار دیتے ہین مگر نماز مین نہین پڑہتے افسوس کہ امامیہ کو اون کے
اصول نے کیسا خراب کیا ہے باوجودیکہ یہہ قول پاک پروردگار کا ہے
کہ اسکے ہم نگہبان ہین کوئی اسکو تبدیل تحریف نہین کرسکتا امامیہ کا
وہ ہی زعم ہے کہ عثمان ابن عفان نے کمی بیشی کردی اصل قرآن امام آخر
الزمان پاس ہے اور اصل حال یہہ ہے کہ رسول مقبول پر چالیس برس
کی عمر کے بعد جب نبوت ہوئی تو کلام اللہ نازل ہونا شروع ہوا اور ۲۳
برس کامل ہین اوتر چکا امام آخر الزمان ہنوز پیدا ہی نہین ہوئے اونکے
پاس کیونکر پہونچگیا اور جو امامیہ کا یہہ قول ہے کہ امام آخر الزمان پیدا ہو چکے
غائب ہین اور زندہ ہین یہہ امر محض غلط ہے اور بالکل بے اصل مثل اسکی
یہہ ہے جیسے حضرت ابراہیم کے دو صاحبزادے اسحاق اور اسماعیل

ہین حضرت اسحاق کی اولاد مین کل نبی بنی اسرائیل گذرے اور ہمارے
رسول مقبول اولاد حضرت اسماعیل مین پیدا ہوئے اسیطرح دو صاحبزادہ
امام حسن اور امام حسین حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ہین کل امام حضرت
امام حسین کی اولاد مین پیدا ہوئے امام آخر الزمان حضرت امام حسن
کی اولاد مین ہون گے اور والدین کا نام یہی عبد اللہ و آمنہ ہوگا اور
چالیس برس کی عمر مین ظاہر ہون گے اسمین کسیطرح کا شک وشبہ نہین
ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اگر کلام اللہ جمع کرتے تو خواہ مخواہ اپنی اولاد
کو دیتے نہ کہ بالا بالا امام آخر الزمان پاس پہونچ جاتا حضرت امام عسکری
نے جو تفسیر لکھی اسی قرآن پر ہے سب اماموں کا عمل درآمد اسی پر رہا
الغرض علمائے متقدمین امامیہ کا قول ہے اسمین تبدیل و تحریف کچھہ نہین
جسقدر نازل ہوا وہ کل یہی ہے جو موجود ہے مگر امامیہ اپنے اصول کو
کیا کرین کہ جو روایت خلاف اہل سنت کے ہو اوسپر عمل کرنا چاہیئے
چونکہ اہل سنت کے نزدیک قران شریف مین تبدیل و تحریف نہین ہوئی
امامیہ کو اس امر کا اقرار ابمشکل ہے۔ امامیہ نے اکثر قران مجید کی
آیتون مین اہل سنت سے خلاف کیا چنانچہ کافی کلینی کی کتاب الحجہ مین

لکھا ہے کہ مراد اس آیہ کریمہ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰىھُمْ
رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ۔ اور جو اسکے ساتھ ہین زور آور
ہین کافرون پر نرم دل ہین آپس مین تو دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدہ مین
ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی ۔ امامیہ کہتے ہین کہ امیر المومنین اور
فاطمہ زہرا اور حسنین ہین اور اہل سنت کے نزدیک اس آیہ کا نزول چارون
اصحاب کے حق مین ہے اور خلاصۃ المنہج مین شروع پارہ اول مین تفسیر آیہ
ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ۔ راہ بتاتی ہے ڈر والون کو جو یقین کرتے
ہین بن دیکھا ۔ کہتے ہین مراد اس سے ایمان لانا امام آخر الزمان پر ہے
اور سورہ قصص مین آیا ہے ۔ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَۃِ الْمُبٰرَکَۃِ ۔ میدان
کے داہنے کنارے سے برکت والے تختہ سے اور تہذیب الاحکام کی
کتاب الزیارت مین حضرت امیر سے روایت کی ہے کہ شاطی الواد الایمن
اشارہ فرات سے ہے اور بقعۃ المبارک اشارہ کربلا ہے اور قران مجید
مین جہان جہان الفاظ رحمت کے ہین امامیہ کے نزدیک وہ سب امیر کی
شان مین ہین اور اونکے شیعون کی اور جہان جہان لفظ عتاب کے ہین
وہ مخالفون کی نسبت ہین اور اس خیال سے وہ لفظ خلفاے ثلثہ کی مذمت

مین جانتے ہین جیسا تفسیرون مین اونکے علما نے لکہا ہے اور کہتے ہین معنی قرآن
کے کون جانتا ہے اسکا علم آئمہ ہدی پر ختم ہوچکا مگر مطالب امامیہ اس مین یہ ہے
کہ عمر فاروق نے جو کہا کہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے امامیہ اکثر معنی آئمہ ہدیٰ سے
منسوب کرتے ہین قیاس مین نہین آتا جیسا حق الیقین مین پانچوین باب کے نوین
مقصد مین لکہا ہے قول امام جعفر صادق قولہ تعالیٰ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَہَامَانَ
وَجُنُودَہُمَا فِرْعَوْن - اور ہامان سے یہان مراد ابوبکر اور عمر ہین انتہی اس معنی سے
ظاہر ہوتا ہے کہ شاید امامیہ کے خدا تعالیٰ نے بحالت تقیہ فرمایا ہے اہل سنت
کے نزدیک کعبہ کہ سجدہ گاہ انبیا علیہ الصلوٰۃ کا ہے شرف ذاتی ہے تمام روے
زمین پر اور یہہ بات حکم خدا اور رسول سے ثابت ہے امامیہ کے نزدیک کعبہ سے
کربلا کی زیادہ فضیلت ہے جیسا حق الیقین مین پانچوین باب کے نوین مقصد
مین لکہا ہے منقول حضرت جعفر صادقؑ سے کہ فرمایا آپ نے کہ جب زمین نے
آپسمین اپنا فخر کیا تو کعبہ نے کربلا پر اپنا فخر ظاہر کیا حق تعالیٰ نے کعبہ کو وحی بہیجی
کہ چپ رہ کربلا پر فخر مت کر اور یہہ بہی لکہا ہے کہ کربلا کو اس مرتبہ سے پہلے کی بزرگی
حاصل ہے مگر یہہ بات قیاس مین نہین آتی اور نہ یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آیا
یا شیر خدا کبہی کربلا کی زیارت کو تشریف لیگئے ہون اور تہذیب الاحکام کے باب

حدالحرم الحسین مین لکہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کربلا کو چوبیس ہزار برس پہلے کعبہ کی پیدایش
سے پیدا کیا اور کعبہ پر اوسکو بزرگی دی اور پاک کیا اور لکہا ہے کہ عرفہ کے روز اگر
زیارت قبر امام حسین کی کرے اور اوس روز کعبہ کے حج کو نجاوے تو ہزار در ہزار ثواب
حج با امام مہدی اور ہزار در ہزار ثواب عمرہ با رسول خدا حاصل ہو بالیقین یہہ مسئلہ جہوٹا کرنے حج
اور مسلمانون مین باعث تفرقہ ڈالنے کا ہے قیاس مین ہرگز نہین آتا کہ یہہ ارشاد
آئمہ ہدی کا ہو اور نہ یہہ ثابت ہوتا ہے کہ آئمہ ہدی نے کبہی اسپر عمل کیا ہو یہی وجہ
ہے کہ امامیہ حج ادا نہین کرتے کربلا کی زیارت کو حج تصور کرتے ہین اور حاجی کربلائی
کے نام سے مشہور ہوتے ہین اور اہل سنت کے نزدیک بعد حج ادا کرنیکے زیارت
رسول مقبول کے روضہ مطہرہ کی اور اوسکے بعد زیارت نجف اشرف کی اوسکے بعد کربلا
کی اور کافی کے باب الزیارت مین امیر المومنین کا قول لکہا ہے کہ فرمایا حضرت علی نے
کہ مکہ حرم خدا کا ہے اور مدینہ حرم رسول اللہ کا اور کوفہ میرا حرم ہے اور جامع الاخبار مین
دوسرے باب کی ساتوین فصل مین لکہا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے جسنے حج مکہ کا کیا اور مدینہ
مین میری زیارت کو نہ آیا اوسنے مجہپر ظلم کیا اور جفا کی اور جسنے مجہپر جفا کی مین اوسکے ساتہہ
بروز قیامت جفا کرون گا۔

دوسرا حصہ نبوت اور امامت کے بیان مین

امامیہ کہتے ہین نبیون کا پیدا کرنا خدا پر واجب ہے جیسا حق الیقین کے چوتھے
باب مین لکھا ہے کہ پیدا کرنا پیغمبرون کا خدا پر واجب ہے عقلاً اسواسطے کہ لطف خدا
پر واجب ہے اور اہل سنت کے نزدیک پیغمبرون کا پیدا کرنا عین عنایت اور احسان ؔ ورفضلؔ
ہے جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
یعنی احسان کیا اللہ جلشانہ نے مومنین پر کہ اونہین مین سے نبی پیدا کئے یہہ
آیت صریح دلالت کرتی ہے احسان پر نہ وجوب پر اور عدد انبیا مین اختلاف ہے تواریخ
کا مگر مشہور ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ نبی ہوئے اور قرآن شریف مین جو نام ارد
ہین وہ یہہ ہین حضرت آدم حضرت شیث ادریس نوح ہود صالح ابراہیم اسماعیل اسحاق
یعقوب یوسف لوط ایوب شعیب خضر موسیٰ ہارون الیاس عزیر ذوالکفل ذوالقرنین
یسع یونس داود سلیمان زکریا یحییٰ عیسیٰ محمد الرسول اللہ علیہ آلہ واصحابہ وسلم
اور اونکی نبوت مین کچھہ تفرقہ نہین ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِهٖ مگر بعضے اولوالعزم اور افضل ہین جیسا کہ ارشاد ہوا فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ ۔ اور حق الیقین کے چوتھے مقصد مین لکھا ہے کہ تمام انبیا سے افضل نبی
آخر الزمان ہین اور بعد اونکے ابراہیم سب انبیا سے افضل ہین انتہی امامیہ کہتے
ہین حضرت امیر المومنین انبیا اولوالعزم سے افضل ہین ۔ اکثر علما فرقہ اہل اسلام متفق

ہین کہ کل انبیا معصوم اور کبیرہ صغیرہ سے اور دروغ و بہتان سے منزہ ہین
اور جمیع اوصاف سے موصوف ہین مگر کہتے ہین قبل ہونے نبوت کے اکثر انبیا
سے صغیرہ واقع ہوا ہے عیون الاخبار کے پندرہوین باب مین لکہا ہے اور جو بعد
نبوت اونسے خطا ہوگئی وہ فورًا اللہ تعالی نے اپنی عنایت سے بعد تنبیہ محو کردی
اور کہتے ہین سہو و نسیان بہی انبیا سے صادر ہوا ہے جیسا استبصار مین کتاب
الصلاۃ کے باب الشک مین لکہا ہے کہ حضرت رسولخدا نے ظہر کی دو رکعت
پڑہکر نماز ختم کردی اور بعد اطلاع ہونے کے پہر ادا کی اور حق الیقین کے چوتھے
باب کی تیسری فصل مین لکہا ہے کہ کمال عقل اور بزرگی اور فطانت اور شجاعت
اور ترک دنیا صفات نبوت ہین مگر امامیہ نے جو بعض اقوال رسول کریم اپنی
کتابون مین لکہے ہین اسکے خلاف ہین یعنی کفر اور کذب اور مکر اونکی نسبت روا رکہے
ہین جیسا کلینی مین کتاب الایمان کے باب اصول الکفر مین لکہا ہے حضرت آدم
کو برابر ابلیس علیہ اللعن کے اور وجہ یہہ لکہی ہے کہ مراتب ائمہ ہدی اونکو دکہا
گئے اونکو دیکہکر حسد کیا اوسپر اللہ تعالی نے شیطان کو مسلط کیا اوسنے
بہکاکر بہشت سے نکلوا دیا یہہ فرقہ کیا سو بہت ہے کہ نبیون سے بہی
بے ادبی کرنیسے نہین چوکتا اللہ تعالی سورہ بقر کے آخر مین فرماتا ہے ماننا

رسول نے جو کچھ اوترا اوسکو اوسکے رب کیطرف سے اور مسلمانون نے بھی
مانا اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور رسولون کو ہم جدا نہین
کرتے کسیکو اوسکے رسولون مین سے ہمنے سنا اور قبول کیا اور اگر ایسا ہوتا تو پاک
پروردگار یہہ کیون فرماتا کہ ہم نے حکم دیا فرشتون کو سجدہ کرو آدم کو سب نے
سجدہ کیا شیطان نے نہین کیا رانده درگاه ہوا اور رسول خدا نے بھی اسباب
مین کوئی حدیث نہین فرمائی مصنف کتاب کو شاید شیطان نے تعلیم کیا ہو ایسا
بیہودہ کلام اوس نبی کی نسبت سو جہ سے نکالا جو تمام مخلوق کے باپ ہین اور
معصوم اور صغیرہ اور کبیرہ سے پاک ہین بلکہ یہہ بات مشہور ہے کہ جب حضرت
آدم کو حال رتبہ حضرت رسول خدا صلعم معلوم ہوا آپ نے بڑا فخر بلکہ کسیکا فخر ہے
محمد آدم کو نہوتا جو فرشتہ ہوتا + نبی آدم سے جو منسوب ہوا خوب ہوا۔
اور ویسے ہی جو شخص اپنی اولاد صاحب عزت پاتا ہے وہ فخر کرتا ہے اور باوجود
ایسے اقوال کے پہر امامیہ درستی عقیدہ کا انبیا سے دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین
اہل سنت انبیا کو معصوم نہین سمجھتے اور اس اہتمام مین کتابین لکھی ہین۔
اکثر علما کا قول ہے کہ تولد آنحضرت صلعم ربیع الاول کی بارہ روز دوشنبہ کو ہوا
جامع عباسی مین ساتوین باب کی چوتھی فصل مین لکھا ہے ۷ ربیع الاول

روز جمعہ قریب طلوع مکہ میں آپ پیدا ہوئے عام الفیل میں کنیت آپ کی
ابو القاسم ہے اور جو تاریخ بارہ ربیع الاول روز دوشنبہ مشہور ہے وہ مشہور
کا قول ہے انتہی اور ایسا ہی اختلاف وفات میں ہے کافی کی کتاب الحجۃ
میں لکھا ہے کہ تولد آنحضرت صلعم بارہ ربیع الاول جمعہ کا دن اور وفات بارہ
ربیع الاول روز دوشنبہ ہے اور اہل سنت کے نزدیک تولد بارہ ربیع الاول
روز دوشنبہ ہے اور جامع عباسی میں وفات آنحضرت صلعم ۲۸ صفر اور ایک روایت
۸ ربیع الاول کی ہے۔ امامیہ کہتے ہیں عائشہ صدیقہ اور اصحاب کبار
شریک تجہیز و تکفین رسول کریم نہیں ہوئے اور جلاء العیون میں پہلے باب
کی پانچویں فصل میں لکھا ہے کہ ابوبکر نے پیش امام ہونا چاہا مگر حضرت
امیر نے نہونے دیا اور نماز جنازہ خود پڑہی پہر سب اصحاب کو رخصت دی
کہ دس دس آدمی آکر نماز ادا کریں یہانتک کہ اہل مدینہ اور اطراف مدینہ نے
اسیطرح نماز پڑہی اور یہہ بہی لکہا ہے کہ امیر المومنین نے سعد سلمان اور
ابوذر اور مقداد اور حسنین اور فاطمہ کے نماز ادا کی اور عائشہ باوجودیکہ اوسی
حجرے میں موجود تہین مگر نماز سے مطلع نہیں ہوئیں وجہہ یہہ تہی کہ جبرئیل نے اونکی آنکہیں
بند کردی تہیں اور کتب اہل سنت میں لکہا ہے کہ اصحاب حل و عقد نے وقت

رحلت آنحضرت صلعم کے اس اندیشہ سے کہ کفار خلل انداز ہوں انتظام
خلافت ضرور سمجھ کر سقیفہ بنی سعد میں مشورہ کرتے تھے اور ابو بکر کو اتفاق کر کے
خلیفہ کیا اور اوسکی بیعت کی بعد قرار پانے خلافت کے خود ابو بکر معہ جماعہ صحابہ آکر غسل
وتکفین میں شامل ہوئے اور برضامندی عائشہ صدیقہ کے اوسی حجرہ میں دفن کیا
اور بصواب ابو بکر اور عائشہ تمام اصحاب نے آکر نماز ادا کی اور جب تک دفن کیا
سب صحابہ درود شریف پڑھتے رہے ۔ اکثر علما کا اتفاق ہے کہ انتظام جہان اور
ہدایت گمرہان کیواسطے امامت کا ہونا واجب ہے کہ امام ہونا رہنمائی عالم کا باعث
ہے امامیہ کہتے ہیں امامت خدا تعالی پر واجب ہے جیسا قواعد العقاید میں جو
باب کی دوسری قسم میں لکھا ہے اور امامت آئمہ طاہرین پر کلام آلہی کو دلیل لاتے
ہیں کہ شروع سورہ قصص میں ہے قولہ تعالی و نرید ان نمن الذین استضعفوا
فی الارض ونجعلہم ائمۃ ونجعلہم الوارثین ۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں اونپر
جو کمزور پڑے تھے ملک میں اور کر دیں اونکو سردار اور کر دیں اونکو قائم مقام اور
اس آیہ سے احسان آلہی ظاہر ہے نہ وجوب امامت اور امامیہ کا قول ہے کہ
کوئی زمانہ بدون امام کے خالی نہیں ہے جیسا حق الیقین میں پانچویں باب
اول مقصد میں مذکور ہے اور ایسا ہی کافی کی کتاب الحجۃ میں ہے اور کہتے ہیں کہ

امام مہدی اسنے پیدا ہو کر غیبت اختیار کر لی ہے اور یہہ عقیدہ امامیہ کا خاص
واسطے ابطال خلافت خلفا ثلثہ کے ہے اور اہل سنت کے نزدیک امامت نہ آپ
ہے خلق پر سمجھا کہ اوسکا امیر اور اپنا پیشوا بنالیں چنانچہ بعد رسول اللہ صلعم خلافت
خلفا راشدین پر رہی اور بعد تیس برس کے بموجب حدیث شریف ریاست
ظاہری ہوگئی اور آئمہ کرام اوس سے علیحدہ ہوگئے اور فرقہ   کا قول ہے کہ
امامت واجب ہے خلق پر عقلاً اور فرقہ خوارج امامت غیر واجب جانتے ہین اور
کہتے ہین امامت وقت فتنہ وفساد کے واجب ہے اور بعضے کہتے ہین امامت امن
کیوقت چاہئیے - امامیہ کا اعتقاد ہے کہ امامت اصول دین مین سے ہے
کہتے ہین امامت کا منکر کافر ہے اگر امامت خدا پر واجب ہوتی تو اللہ جلشانہ ضرور
کتب اور صحف سماویہ مین جو پہلے انبیا پر نازل ہوئے خبر دیتا اور امت سابقہ او
منکر کی نسبت حکم کافر ہونیکا لگاتی امامیہ کے نزدیک امامت کا اعتقاد بہت
مشکل ہے اور اصول خمسہ سے کافی کی کتاب الحجۃ مین لکہا ہے اپنے امام
کو پہچان لو جب پہچان لیا پہر کسیکا ضرر نہین جو پہلے کیا یا پیچھے کرو -
امامیہ کا قول ہے امام کیواسطے شرط ہے کہ سب وقت سے افضل اور معصوم
ہو اور بنی ہاشم ہو مثل پیغمبر کے کیونکہ اصلح خدا پر واجب ہے جیسا حق الیقین

میں پانچویں باب کے دوسرے مقصد میں لکھا ہے اور یہہ سب تمہید واسطے جھوٹا کرنے
خلافت اصحاب ثلاثہ کے اوٹھائی گئی ہے لیکن آئمہ ہدیٰ کی نسبت سہو و نسیان جائز رکھتے ہیں
جیسا عیون الاخبار الرضا کے انیسویں باب میں لکھا ہے اور یہہ بھی امامیہ کا قول ہے کہ حضرت
امیر اپنی عہد خلافت میں تقیہ کرتے تھے اور اسی سبب سے سیرت شیخین پر عمل کرتے
تھے اور اسیطرح سب آئمہ طاہرین نے تقیہ کیا کہ سیرت شیخین اختیار کی اور یہہ بات خلاف
شان شجاعت کے ہے امامیہ سے پوچھنا چاہیے کہ حضرت امیر نے تقیہ کر کے سیرت شیخین اختیار
کی اور اسیطرح سب ائمہ طاہرین نے ویسا ہی کیا پھر تم تو خاص شیعان علی ہو تقیہ کر کے
سیرت شیخین کیوں نہیں اختیار کرتے تب حضرت علی اور ائمہ طاہرین تم سے روز قیامت
سوال کرینگے ہمنے تقیہ کر کے جو کام کیا تمنے ہماری راہ کیوں نہیں قبول کی اوسوقت
کیا جواب دوگے اور اہل سنت کے نزدیک امامت سے فائدہ ہدایت خلق ہے نہ کہ
بالعکس اوسکے کہ تمام خلق اون کے قول و فعل سے مغالطے میں پڑے حالانکہ خواجہ
نصیر نے قواعد العقاید کے فصل امامت میں لکھا ہے کہ امامت ریاست دینیہ ہے واسطے
ترغیب دلانے عوام الناس کے طرف حفظ مصالح دین و دنیاوی کے اور جو چیز ضرر اونکے دین
زجر کیا جائے ۔ اور اہل سنت خلفائے راشدین کو تمام امت سے افضل جانتے ہیں
اور اکثر علما ابوبکر رض کو خلفائے اربعہ سے افضل جانتے ہیں بدلیل اجماع اونکی خلافت

سکے ۔ اور ایک گروہ قول کرتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بعد جمیع اصحاب ہین
خلفاء رسول سے افضل ہین اور اسمین شک نہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
قریب تر ہین قرابت مین رسول مقبول کے اور داخل ہین آیہ تطہیر مین اور اہل سنت
خاص اونکے نام پر کرم اللہ وجہہ کہتے ہین اور سلسلہ تمام بیعت کا امیر المؤمنین تک
پہونچتا ہی اور درود مین لفظ آل محمد کو اصحاب محمد پر مقدم رکہتے ہین اور نذر نیاز
امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ اور فاطمہ زہرا اور امامین شہیدین کرتے ہین اور سختی
اور مہمات مین اونسے رجوع کرتے ہین اور ذوات ائمہ ہدی کو کیا پر صفا پر محفوظ
جانتے ہین مگر اس بات مین سب متفق ہین کہ عصمت ذاتی خاص نبوت سے متعلق ہے
اس صفت مین دوسرا شریک نہین ہے مگر بعض صفتین امت کے خاص لوگون مین
پائی جاتی ہین جیسا من یحضرہ الفقیہ کی کتاب الحج مین لکہا ہی کہ جو کعبہ مین داخل ہوا
رحمت الہی مین داخل ہوا اور جب باہر آیا گناہون سے صاف ہوگیا اور وہ معصوم
اور گناہون سے مغفور ہے باقی عمر تک باینمعنی تو خلفاء ثلثہ بہی معصوم ہین اور گناہون
اول و آخر سے پاک ہین کیونکہ امامیہ کے نزدیک حج کے واسطے اسلام کی شرط نہین ہے
نام بارہ امام مندرجہ کتب اہل سنت بطور رسالہ مجمل مع تعداد اولاد و نام انکے
اول امام حضرت علی کرم اللہ وجہہ کنیت ابوالحسن اور ابوتراب اور لقب اسد اللہ اور

قاسم سے پیدا ہوئے اور علی اکبر بطن لیلیٰ بنت ابی مرہ سے پیدا ہوئے اور اٹھارہ
برس کی عمر میں معرکہ کربلا میں شہید ہوئے اور عبد اللہ کہ جعفر اور علی اصغر اونکے
لقب تھے ایک عورت بنی قضاعہ کے بطن سے پیدا ہوئی اور واقعہ کربلا میں
شیرخوار شہید ہوئے اور دو دختر فاطمہ صغریٰ بطن ام اسحاق سے پیدا ہوئیں
اور حسن مثنیٰ بن امام حسن ع سے منکوحہ ہوئیں اور سکینہ بطن رباب
بنت امراء القیس سے پیدا ہوئیں اور قاسم بن امام حسن سے منسوب ہوئیں
چہارم امام زین العابدین نام آپ کا علی اصغر باعتبار نام حضرت علی
کرم اللہ وجہہ اور کنیت ابو الحسن اور لقب زین العابدین ہے پنجم شعبان ۳۸ھ
کو مدینہ میں پیدا ہوئے اور فاطمہ بنت امام حسن ع سے کتخدا ہوئے واقعہ کربلا میں
بائیس برس کے تھے روایت مشہور ہے کہ آپ کے گیارہ لڑکے تھے محمد باقر عبد اللہ
اکبر عبد اللہ اصغر حسن حسین اکبر حسین اصغر بطن فاطمہ بنت امام حسن ع
اور باقی اولاد اور بیبیوں اور کنیزوں سے ہوئی اور چھ دختر پنجم امام محمد کنیت
ابو جعفر اور لقب باقر تھا تیسرے صفر ۵۷ھ ہجری جمعہ کو مدینہ میں پیدا ہوئے
واقعہ کربلا میں تین برس کے تھے چار لڑکے جعفر اور عبد اللہ کا نام مشہور ہے اور دو کا
نام نہیں معلوم اور اولاد سوا جعفر صادق کے اور کی نہیں ہے ششم امام
جعفر کنیت ابو عبد اللہ اور لقب صادق ہے ہفتم رمضان روز دوشنبہ ۸۳ھ

ہجری مین مدینہ مین پیدا ہوئے بقول صحیح آپ کے چھ لڑکے تھے اسماعیل عبد اللہ
اسحاق محمد علی موسی پانچ صاحبزادے بزرگوار رحلت کر گئے موسی ابن جعفر
بعد والد کے امام ہوئے اور اولاد سوائے عبد اللہ کے سب کی دنیا مین باقی ہے
اور ایک لڑکی ہفتم امام موسی کنیت ابو الحسن اور لقب کاظم ہے ساتوین صفر سنہ ۱۲۸
ہجری مین پیدا ہوئے اور اولاد مین آپکی اختلاف ہے ابن اخضر نے بیس لڑکے لکھے ہین
علی رضا زید عقیل ہارون حسن حسین عبد اللہ عبید اللہ عبد الرحمان اسماعیل
اسحاق یحیی احمد ابو بکر عمر جعفر اکبر جعفر اصغر حمزہ عباس قاسم اور اٹھارہ دختر
خدیجہ حلیمہ اسماء کبری اسماء صغری فاطمہ کبری فاطمہ صغری زینب کبری زینب صغری
ام کلثوم کبری ام کلثوم صغری ام عبد اللہ ام قاسم آمنہ حکیمہ محمودہ امامہ
میمونہ - ہشتم امام علی کنیت ابو الحسن اور لقب رضا ہے - گیارہ ربیع الاخر
سنہ ۱۵۳ یا ۱۴۸ھ ہجری مین روز پنجشنبہ کو مدینہ مین پیدا ہوئے آپکے پانچ لڑکے
محمد حسن حسین جعفر ابراہیم اور ایک دختر عائشہ - نہم امام محمد کنیت ابو جعفر
اور لقب جواد اور تقی ہے گیارہ رجب روز سہ شنبہ سنہ ۱۹۵ ہجری مین مدینہ مین
پیدا ہوئے آپکے دو لڑکے علی اور موسی اور دو دختر فاطمہ اور امامہ اور اولاد
دونون کی باقی ہے - دہم امام علی کنیت ابو الحسن اور لقب نقی ہے اور ہادی ہے

کی اور عثمان الجوشی الخراسانی نے نماز جنازہ پڑھکر مدینہ میں دفن کیا اور بیچا کے انکے

قطب ہوئے — دوازدہم امام مہدی موعود نام اصلی اونکا محمد اور لقب مہدی

اور خلیفۃ اللہ اور فاطمہ زہرا کی اولاد سے خاصکر نسل حضرت امام حسن سے ہونگے اونکے

باپ کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ اور وہ آخر زمانہ میں جبکہ تین کا ظہور

ہوگا مدینہ میں پیدا ہونگے جب عمر چالیس برسکی ہوگی لوگ تلاش کرینگے مکہ میں

سے مکہ کو تشریف لیجائینگے لوگ ان سے اولیا اونکو شناخت کرینگے رکن مقام کے بیچ میں ہاتھ پر

اونسے بیعت کرینگے اوسوقت آسمان سے آواز آویگی کہ یہ مہدی ہے خلیفہ خدا اس کی

انکی تابعداری کرو اور وہ آواز سب لوگ سنینگے اور اہلبیت نبوی کا سلسلہ امامت

کا یہہ ہے — اول امام امیر المؤمنین ابوالحسن علی ابن ابیطالب دوم امام ابو محمد حسن

سیوم امام عبد الحسین چہارم امام ابوالحسن علی ملقب بہ زین العابدین پنجم امام

ابوجعفر محمد باقر ششم امام ابو عبد اللہ جعفر صادق ہفتم امام ابوالحسن موسی کاظم

ہشتم امام ابوالحسن علی موسی رضا نہم امام ابوجعفر ثانی محمد تقی دہم امام ابوالحسن

نقی یازدہم امام ابو محمد حسن عسکری دوازدہم امام ابوالقاسم محمد عسکری رضی اللہ

تعالی اجمعین اور بعضے فرقہ امامیہ امام دوازدہم میں اختلاف کرتے ہیں اور اہل سنت

نزدیک بھی امامت انحضرت میں شک شبہ نہیں مگر مراد اوس سے خلافت نہیں ہے

اور یہہ جو لکھا ہے کہ بارہ خلیفہ رسول صلعم کے اہل قریش سے ہونگے وہ ائمہ ہیں ۔
امامیہ اثنا عشریہ کہتے ہیں امامت بارہ اماموں کی حدیث خیر البشر سے ثابت ہے
اور جہاد خاصہ امام برحق ہے اس سے اصل مدعا ونکا یہہ ہے کہ فتح اور جہاد
خلفا ثلثہ کا باطل ہے اس سے ضرور ہوا کہ جو اولاد ائمہ اثنا عشریہ سے دعوی
امامت کرے اور تلوار لیکے کفار کو قتل کرے وہ مستوجب لعن کے گفتہ ان کے
یہہ بات ظاہر ہے کہ اگر امامت اثنا عشریہ قرآن سے ثابت ہوتی تو اولاد ائمہ
کوئی دعوی امامت نکرتا بلکہ جہاد سے کنارہ کشی کرتا ۔ کافی کی کتاب الحجہ میں
بہت طول طویل یہہ نقل لکھی ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ جب زید ابن علی نے
جہاد کا قصد کیا ابان سے فرمایا کہ حق رفاقت ادا کرے ابان نے جواب دیا بوجہ
موجود ہونے امام کے انحراف نہیں کرسکتا زید نے فرمایا ہمارا باپ جب کھانا
گرم دیکھتا تھا ٹھنڈا کرکے کھلاتا تھا تعجب ہے کہ اوسنے آتش دوزخ کی
ہمسے شفقت نہیں کی اور تجھکو دین سے خبردار کیا اور مجھے علم دین سے
بے خبر رکھا ابان نے عرض کیا آپ پر قربان ہوں آپکو آپکے باپ نے شفقت
پدری سے خبر نہیں کی اسواسطے کہ اگر آپکو نصیحت کرتے اور آپ اسکو قبول نکرتے
دوزخی ہوتے اور میرے دوزخ میں جانے سے آپکے باپ کو کچھ اندیشہ نتھا

امامیہ کے نزدیک یہہ ابان نام شخص معتبر راوی کا ہی - اور ائمہ ہدی کا اصحاب ہی -

امامیہ کہتے ہین امام محمد ملقب مہدی پیدا ہوے چندی ظاہر رہے پھر غایب ہوگئے اسلیئے کہ
زمانہ کسیوقت امام سے خالی نہین رہتا جیسا حق الیقین کے پانچوین باب کے آٹھوین [illegible]
مقصد مین لکہا ہے اور ایسا ہی کافی کی کتاب الحجۃ مین لکھا ہے اور ظاہر ہی کہ امامیہ کا عقیدہ
ہے کہ اصلح اور لطف خدا پر واجب ہی اور لوازمہ اوسکا موجودگی امام ہی پس امام کی غیبت
مین صلاح عالم اور ہدایت کہ امامت کا فائدہ ہی حاصل نہوا اور اہلسنت کا مذہب یہہ ہی کہ امام مہدی
فاطمہ زہرا کے اولاد سے آخر زمانہ مین پیدا ہونگے اور دین خاتم المرسلین کا تقویت پاوے گا اور وقت
مطلب اس آیت کا ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ظاہر
ہوگا اور حضرت عیسے اونکی امداد کو نزول فرما کر دشمنون کو مارینگے اوسوقت ایک دین
اسلام ہو جاویگا ہان عالم روحانی مین اہلسنت کی مدد کرتے ہین اور تادیب کفار کی ظاہر
ہوکر کرینگے اور بعض کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ امام حسن عسکری کے یہان ایک لڑکا پیدا
ہوکر صغیر سن مین رحلت کر گیا اور بعضے امامیہ کہتے ہین کہ مہدی موعود پیدا ہوکر عہدہ امامت
بجا لاکر رحلت کر گئے - کافی کی کتاب الحجۃ مین امام جعفر سے منقول ہی کہ خداے تعالی نے تعیین
کیا کہ سنہ ۷۰ مین خروج امام مہدی ہوگا جب واقعہ کربلا ہوا اللہ تعالی نے اہل زمین پر غضب
ہوا وہ تعیین موقوف کر کے سنہ ۱۴۰ مقرر کیے اور پھر فرمایا کہ ہمنے تمکو اس حال سے آگاہ کیا تھا تمنے

فاش کر دیا وہ تاریخ بھی موقوف کر دی پھر تعیین تاریخ سے ہمکو آگاہ نہین کیا تعجب ہے کہ
جب اللہ تعالی نے سنہ ۷۰ تعیین فرمایا آل کار اوسکو نہ معلوم ہوا کہ دوسری تاریخ مقرر کی اور
وہ فاش کرنے سے تاریخ موقوف ہوئی اور باوجود اسکے لکھتے ہین کہ وہ فاعل مختار اور دانا
اسرار ہے سچ ہے دروغگو کو حافظہ نہین ہوتا مدعا امامیہ اس تقریر سے یہہ ہے کہ امامت مین بداء
واقع ہوا تعجب کی بات ہے کہ خدا تعالی نے خلق کو گمراہی مین ڈال دیا حالانکہ امامیہ کے نزدیک
لطف خدا پر واجب ہے ایسا کلمہ کہ افشا سے باعث گمراہی عالم کا ہوا امام معصوم کیطرف نسبت
کرتے ہین اور خلافت کے باب مین الزام افشا کا حفصہ اور عایشہ کے ذمہ دہرتے ہین اور ظاہر ہے
کہ امام جعفر صادق سے لیکر امام عسکری تک بہت امام پیدا ہوے موافق عقیدہ امامیہ موقوف
نہین ہوے سواے ازین خروج امام آخر الزمان سنہ ۷۰ تعیین ہوا اور امام عسکری ۲۵۵ مین
پیدا ہوے یہہ ممکن کیونکر ہو سکتا ہے اور شافی شرح کافی کی کتاب الحجۃ مین لکھا ہے کہ غیبت صغری
امام آخر الزمان بدن ہیولائی مین اور غیبت کبری بدن مثالی مین ہے

امامیہ کا اعتقاد ہے کہ جسوقت امام محمد پیدا ہوے امام عسکری اونکے پدر بزرگوار دیکھنے کو گئے
صاحبزادہ نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور قرآن پڑہا آدمی ڈرے امام عسکری نے
فرمایا کچھہ بات ڈرنے کی نہین ہے ہم اماموں کی اولاد ایسی ہی ہوتی ہے اور یہہ حال حق الیقین
مین لکھا ہے اور امامیہ کا یہہ قول ہے کہ ائمہ طاہرین اپنی موت کے وقت سے آگاہ ہوتے ہین

جیسا کافی کی کتاب الحجہ مین لکہا ہی اور سنیون کے نزدیک احوال بموجب آیہ قرآن سواے
خدا تعالی دوسرا نہین جانتا اور امامیہ کا یہہ بھی قول ہے کہ آئمہ ہدی اگلا پچہلا حال سب
جانتے ہین اور کہتے ہین امام مہدی نے دعوی امامت صغر سن مین کیا اسیواسطے بسبب
خوف قتل دو برس کی عمر مین آدمیون کی نظرون سے غائب ہو گئے سرمن را کے تہ خانہ
مین پوشیدہ ہین جیسا علل الشرایع کے باب علت مین لکہا ہی اور حق الیقین مین امامت کی
بحث مین آٹھوین مقصد مین لکہا ہے سن شریف حضرت کا وقت امامت پہلے قول کے پانچ سال
اور دوسرے قول کے چار سال اور تیسرے قول تک دو سال اور اسی حال مین آپ سے معجزات
ظاہر ہوتے تھے اور کہتے ہین آپکی بہت بڑی عمر ہو آخر زمانہ مین ظاہر ہونگے اور حضرت عیسی
نزول فرما کر آپکی امداد کرینگے تعجب ہی کہ باوجود اس اقتدار کے ایام طفلی مین اعدا کے خوف سے
پوشیدہ ہو گئے اور جو فائدہ امامت کا ہونا چاہیے وہ صدہا سال سے دور ہا اور اسقدر
عمر کا دراز ہونا امت رسول کریم کی عمر سے قیاس مین نہین آتا۔ امامیہ کا قول ہی ائمہ
ہدی کو علم اول و آخر حاصل ہے چنانچہ کافی مین کتاب الحجۃ کے باب علیحدہ مین لکہا ہی اور
یہہ بھی تمہید صرف واسطے الزام دینے اصحاب ثلثہ کے لئے ہی ورنہ اوسی کتاب مین یہہ بھی
لکہا ہی کہ علم غیب خاصکر ذات الہی سے اور یہہ ہی مذہب اہل سنت کا ہی قولہ تعالی عندہ
علم الغیب و علم الساعہ۔ امامیہ کہتے ہین ائمہ طاہرین ملایک مقربین سے افضل ہین

یہہ حق الیقین مین چوتھے باب کے چوتھے مقصد مین لکہا ہی کہ علماے امامیہ نے اسپر اتفاق کیا ہی کہ انبیا اور ائمہ طاہرین تمام ملایکہ سے افضل ہین انتہی اس جگہہ سے یہہ بات پائی جاتی ہے کہ امامیہ جناب امیر المومنین کو جبرئیل سے افضل جانتے ہین اگر خالعماً للہ یہہ امر ہو تو اوسمین گفتگو نہین ہی —

امامیہ بلاچاری رسول اللہ کو طاہرین پر ائمہ طاہرین کہتے ہین مگر صریح وغیرہ مین حکایتین فضیلت امیر المومنین کی بیان کرتے ہین اور کہتے ہین ائمہ ہدی اور انبیاء مرسلین سے افضل ہین اور یہہ معنی احادیث ائمہ سے نکالتے ہین جیسا حق الیقین مین پانچوین باب کے پانچوین مقصد مین لکہا ہی کہ اکثر علماے شیعہ کا یہہ اعتقاد ہی کہ حضرت امیر اور ائمہ ہدی افضل ہین تمام پیغمبرون سے اور حدیثین ائمہ ہدی سے متواتر ہین جیسا خلاصۃ المنہج مین سورہ صافات کی اس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہی — وان من شیعتہ لابراہیم جیسا کہ پیروان نوح سے خلیل اللہ ہین اور بعد اسکے لکہا ہی کہ ابراہیم خلیل اللہ نے کہا یا الٰہی مجہے شیعیان علی ابن ابیطالب سے کر حق تعالی نے دعا اوسکی قبول کی اور اوسکو داخل شیعان علی کیا اور رسول خدا کو اس حال سے خبر دی انتہی حالانکہ عبارت کلام الٰہی سے ظاہر ہی کہ فضائل نوح کے ہین یہان سے کچہہ مناسب نہین ہی اور یہان سے یہ بات نکلتی ہے کہ شیعیان علی انبیا سے افضل ہین قیاس مین نہین آتا کہ شیعیان علی

انبیا پر فضیلت رکھتے ہین۔ کافی کی کتاب الحجت مین لکھا ہی کہ ائمہ طاہرین کو حضرت موسیٰ اور
حضرت خضر سے علم زیادہ تہا اور کہتے ہین حضرت امیر حضرت آدمؑ سے فضیلت مین زیادہ
ہین جیسا عیون الاخبار الرضا مین لکھا ہے اور مصائب النواصب مین جو ستھے جلد کی
عبارت ہی کہ ائمہ ہدی افضل ہین تمام انبیا سے بعد ختم المرسلین کے

اہل سنت کا عقیدہ یہہ ہی کہ ذات خیر البشر معصوم مطلق اور افضل و اعلی کل کائنات
الٰہی سے ہی اوسکا نظیر و مثل کوئی نہین ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک اوسکی شان مین
نازل ہوا ہے اور بعد رسول خدا وحی موقوف ہوگئی اور نزول جبرئیل موقوف ہوا او
درود خاص حضرت پر پڑھتے ہین قول و فعل آنحضرت صلعم کو حدیث کہتے ہین اور امامیہ کے
نزدیک مرتبہ ائمہ طاہرین بلا واسطہ برابر مرتبہ رسول اور عصمت اور علم اور صدور معجزات
ہے اور کہتے ہین جبرئیلؑ واسطے فاطمہ زہرا کے وحی لاتے تھے کہ اوسکو مصحف فاطمہ کہتے ہین
اور امیر المومنین کو شریک معراج اور کلمہ شہادت جانتے ہین اور درود سب ائمہ ہدی پر
پڑھتے ہین اور قول ائمہ کو سنت اور قول رسول صلعم کو حدیث کہتے ہین غرض کوئی
صفت اور فضیلت ذات رسول مقبول کے واسطے مقرر نہین ہی حالانکہ اسمین کسیطرحکا
شک نہین ہی کہ حضرت امیر تعلیم و تربیت یافتہ رسول کریم کے ہین اور جو کچھہ حاصل ہوا انکو فیضان
صحبت نبوی سے ہوا جیسا نہج البلاغت مین لکھا ہی کہ بعضے اصحاب نے کہا یا امیر المومنین

آپکو علم غیب عطا ہوا ہی آپ نے تبسم کیا اور فرمایا یہہ علم غیب نہیں ہے ایک علم ہی کہ حضرت عالم نے
مجھے تعلیم کیا ہے اور علم الغیب علم الساعۃ ہی وہ مخصوص خداتعالیٰ کی ذات سے ہی۔ اور
من لایحضرہ الفقیہ کے باب النوادر مین مذکور ہی اور آخر مین اوسی کتاب کے جو رسول خدا نے
آداب جماع امیر المومنین کو کہے ہین درج ہین اور ایسا ہی حلیۃ المتقین مین چوتھے باب
کی چوتھی فصل مین لکھا ہی وہ عبارت واسطے شرم عورات و اطفال اس رسالہ مین نہین لکھی
اور اس قسم کی حدیثین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یا عثمان بن عفان کے حق مین رسول خدا نے
بیان فرمائین کتب اہل سنت مین کہین درج نہین ہین اور کافی مین امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت کی ہی کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ مین ایک بندہ ہون بندگان رسول کریم سے
پس مرتبہ امیر المومنین کا رسول مقبول کے مرتبہ کے برابر کیونکر ہو سکتا ہی اور دراصل اس بات
مین شک و شبہ کچھہ نہین کہ حضرت امیر کو کل فضائل اور بزرگیان بوجہ رسول مقبول اور
زوجیت خاتون قیامت سے حاصل ہوئین ورنہ حضرت امیر کے تین بھائی اور بھی تھے ان مین سے
کوئی اس فضائل کو نہین پہونچا اور نہج البلاغت مین کلام حضرت امیر کا درج ہی کہ آپنے فرمایا
دو گروہ میرے سبب سے ہلاک ہونگے ایک وہ کہ بسبب زیادتی محبت کے مجھکو طرف غیر حق کے
کھینچے دوسرا وہ جو مجھسے بغض رکھے بلکہ بہترین وہ لوگ ہین کہ افراط و تفریط مین برابر سمجھین
اور بالیقین زیادہ تعریف بھی مناسب نہین اور انکار بھی اچھا نہین ایسی گفتگو سے آدمی گنہگار

نہیں ہوتا۔

باب دوسرا خلافت فضائل وغیرہ میں

پہلا حصہ خلافت کے بیان میں۔ اصل غرض امامیہ کی وجوب امامت علی الائمہ عقلاً ابطال
خلافت اصحاب ثلثہ ہے اور جب مدعا امامیہ کا امامت معنوی سے حاصل نہوا تو کہتے ہیں
کہ امامت دراصل نیابت اور خلافت رسول اللہ کی ہے چنانچہ حق الیقین کے پانچویں
باب میں لکھا ہے کہ امام وہ شخص ہونا چاہیے جو مقتدا اور پیشوا تمام امت کا ہو اور
تمام کام دینی اور دنیاوی نیابت اور جانشینی پیغمبر صلعم کے استقلال کے ساتھ کرے
انتہی اور اس باب میں احادیث فضائل امیرالمومنین کی تاویلیں کرکے کہتے ہیں کہ
جب رسول کریم نے حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ کو مراجعت فرمائی تو غدیر میں بحکم
الٰہی حضرت امیر کو اپنا وصی کیا اور عمر ابن الخطاب نے آپکو خوشخبری دی اس عبارت میں بخٍ بخٍ
ترجمہ یہہ ہے یعنے خوب ہوا یا علی آج ہم سب خوش ہوئے کہ تم مولیٰ ہوئے ہمارے اور کل مسلمانوں
کے اور ایسا ہی منہج الفاضلین میں باب دوم کے تیسرے منہج میں اور مصائب النواصب
میں چوتھے جلد کے چھٹے لطیفہ میں مذکور ہے کہ دو بار جبرئیل رسول مقبول پاس وحی لائے
کہ علی کو منصب امامت پر قایم کرو دونو مرتبہ رسول کریم نے جبرئیل سے عذر کیا اور کہا حق تعالیٰ
جانتا ہے کہ جو اصحاب کو علی کے ساتھ عداوت ہے میں ڈرتا ہوں کہ مبادا میری ضرر رسانی

مین جمع ہوئین پس استغفار اس پیغام کا خدا تعالیٰ سے کرو تیسری بار جبرئیل مین عتاب
باریتعالیٰ کا لائے اور پیغمبر رسول مقبول نے علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا خلیفہ کیا عمر نے سب سے
پہلے امیر المومنین کو خوشخبری سنائی لیکن وصی کرنا پیغمبر صلعم کا امیر المومنین کو خلافت
بلا فصل کتب اہلسنت سے ثابت نہین ہے کیونکہ رسول نے آگے خلافت اصحاب کی حکم الٰہی سے
پہلے معلوم ہو چکی تھی جیسا خلاصۃ المنہج مین سورہ تحریم کی اس آیت کی تفسیر مین ۔
واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ الخ ۔ اور جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات
پھر جب اوسنے خبر کر دی اوسکی اور اللہ نے جتا دیا نبی کو ۔ لکھا ہے کہ رسول صلعم نے
حفصہ سے فرمایا کہ بعد میرے تیرا باپ اور ابوبکر مالک امت کے ہونگے اور بادشاہی
کرینگے حفصہ نے خوش ہو کر یہہ دونون بھید عائشہ سے ظاہر کئے انتہی اور ایسا ہی
مجمع البیان مین اسی آیۃ کی تفسیر مین لکھا ہے مگر امامیہ کو سوائے اعتقاد بداہ کے اور کوئی
تجویز سوجھتی نہین کہ بطرفی اصحاب اور بجا لی امیر المومنین کے ہو پس جو حدیثین اہلسنت
کی کتابون مین خلافت شیخین پر وارد ہین مطابق آیات کلام الٰہی کے ہین اور جو حدیثین
امامیہ حضرت امیر کی خلافت کے بارہ مین نقل کرتے ہین اونکی صحت مین اونہین کے علماء
کو گفتگو درپیش ہے اور مطول کے بیان کی اس رسالہ مین گنجایش نہین اور اگر احادیث
فضائل حضرت امیر خلافت پر دلالت کرتین تو مہاجر و انصار اور مقربان صحبت سید المرسلین

موجود تھے ہرگز انحراف حکم رسول اللہ سے نکرتے اور رسول مقبول کو از روی
حکم الٰہی شیخین کی خلافت کا علم تہا اور خلافت باتفاق جمہور ظہور مین آئی امیر المومنین
کو وصی فرماتے بلکہ آنحضرت صلعم کو احتیاج وصیت کی دربابِ تعین فرمانے امر خلافت
کی باقی نرہی تھی اور نہج البلاغت مین امیر المومنین سے منقول ہی کہ طلحہ و زبیر سے
آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھکو خلافت کی رغبت اور امامت کی حاجت نہ تھی لیکن تم
مسلمانون نے میری مرضی کے خلاف مجھکو مسند خلافت پر بٹھا دیا اور عثمان کے بعد بھی
آپ نے فرمایا کہ مجھکو امیر مت کرو بلکہ وزیر کرو اگر وصیت رسول مقبول ہوتی تو
امیر المومنین کو اس قول کی گنجایش کیونکر ہوتی اور نزدیک اہل سنت کے امامت حضرت
مین کچھ شک و شبہ نہین اہل سنت کا عین ایمان ہی اور سزاوار ہی کہ احادیث غدیر امامت
معنوی ہونہ کہ امر سے خلافت مراد ہو اور کلام اہل سنت اور علما صوفیہ سے اسجگہہ واضح
ہوتا ہی کہ کل سلسلہ بیعت کا علی کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا ہی اور اون کے وسیلہ سے رسول اللہ صلعم
پر منتہی ہوتا ہے اور صاحب شافی شرح کافی نے کتاب الحجہ مین لکھا ہی کہ خلافت ظاہری
خلفاء ثلثہ کو اور خلافت معنوی علی کرم اللہ وجہہ کو ہی اور درحقیقت اہل سنت اسکو خوب
جانتے ہین اور اچھی طرح سے واقف ہین کہ اونکے یہان سلسلہ بیعت جاری ہی اور
ہر ایک کے پاس شجرہ موجود ہی امامیہ مذہب بے پیر ہے بے مرشد ہی اس امر سے کیون

واقف ہون ۔ حق الیقین مین چوتھے باب کی نوین قسم مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے
رسول الثقلین کو ایکسوبیس ۱۲۰ مرتبہ آسمان پر بلا کر ہر مرتبہ آنحضرت صلعم سے ولایت و امامت
علی کرم اللہ وجہہ کے باب مین فرائض سے زیادہ تاکید کی اور بہت مبالغہ کیا انتہی تعجب کی
بات ہے کہ اللہ جلشانہ نے باوجود حکم خلافت بیچے شیخین کے رسول مقبول کو امیر المومنین
کی امامت و خلافت کیواسطے تاکید کری ہو علاوہ ازین تمام احکام کے لئے حکم الٰہی ایکبار
کفایت کرتا ہی ولایت کیواسطے اسقدر تاکید اور مبالغہ کی کیا ضرورت تھی اور جلاء العیون
مین پہلے باب کی پانچوین فصل مین لکھا ہی کہ جسوقت رسول مقبول کو امیر المومنین نے قبر مین
اوتارا حضرت رسول اللہ نے زبان سے بولکر امیر المومنین کی فرشتون سے سفارش کی
اونھون نے جواب مین کہا کہ ہم اعانت و خیرخواہی مین حاضر ہین اسمین تقصیر نکرین گے ہمارا
صاحب اور امام اور پیشوا ہے آپکے بعد ہمیشہ ہم آپکے پاس آوین گے لیکن اسوقت کے سوا
ہمکو کوئی دیکھنے کا نہین اور نہ ہماری آواز سنے گا انتہی بس باوجود اس وعدہ کے امامیہ
جو بہتان نسبت امیر المومنین کے عہد خلافت شیخین مین بیان کرتے ہین قیاس مین نہین
آتین اور جلاء العیون مین پہلے باب کی چھٹی فصل مین لکھا ہی کہ جب ابوبکر نے خلافت
غصب کی حضرت امیر نے ابوبکر سے کہا کیا رسول اللہ صلعم نے میری اطاعت کا تمکو حکم
نہین دیا ابوبکر نے جواب دیا اگر رسول خدا نے ہمکو حکم دیا ہوتا تو ہم ضرور اطاعت

کرکے حضرت امیر ابو بکر کو اپنے ہمراہ مسجد قبا مین لیگئے ابو بکر نے بچشم خود
رسول خدا کو دیکھا اسوقت امیر المومنینؑ نے کہا یا رسول اللہ ابو بکر کہتا ہے
ہمکو رسول خدا نے میری اطاعت کا حکم نہین دیا رسول خدا نے فرمایا کہ اب مین
دوبارہ حکم کرتا ہون امیر کی اطاعت کرو ابو بکر خایف ہوا اور وہان سے پھرا ایسے عمر سے
ملاقی ہوا اور ابو بکر سے کہا تجھکو کیا ہوا ہے ابو بکر نے کہا رسول خدا نے ایسا ایسا مجھسے کہا
عمر نے کہا ہلاک ہون وہ جنہون نے تجھ احمق کو اپنا سردار بنایا ہے تو نہین جانتا یہ سب
سحر سازی بنی ہاشم کی ہے انتہی اس بات کو کوئی اہل ایمان یقین نہین لاسکتا کہ ابو بکر
نے عمرؓ کے بہکانے سے ارشاد ربانی رسول صلعم پر خیال نکیا ہو ایسی ایسی ہی اصل
روایتین علماے امامیہ واسطے رہنمائی اپنے فرقہ کی بیان کرتے ہین جتنا اس رسالہ
مین لکھنا سوء ادب ہے اہل بصیرت پر ظاہر ہے کہ ایسے کلمات بے لطف مدعا بے اصل
اور بے حقیقت ہے امامیہ کے نزدیک خلافت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کا حق
تھا ابو بکر نے غصب کر لیا تھا اور کہتے ہین لطف خدا پر واجب ہے اور وجود امام
مستلزم ہے اور امامت نیابت رسول اللہ کی ہے اور چاہیے کہ امام معصوم مطلق ہو اور
کہتے ہین جو امر حق تعالی پر واجب تھا وہ ادا کر دیا یعنی ایکسو بیس ہزار مرتبہ رسول مقبول
کو آسمان پر طلب کر کے امیر المومنین کی امامت کی تاکید فرائض سے زیادہ کی اور بہت مبالغہ

کیا اور رسول مقبول نے اوسکی تبلیغ مین کوشش کرکے ستر ہزار آدمیون کے سامنے
اپنا نایب کیا اور خلیفہ بنایا اور رحلت کیوقت ملائکہ سے سفارش کی اور ملائکہ نے
اطاعت اور خیرخواہی اونکی قبول ومنظور کی انہی عقل تسلیم نہین کرتی کہ انتخے قول وفعل
سے ایکبہی ظاہر ہوا اور جو منصب اسد اللہ الغالب کو حضور سرورِ عالم سے حاصل
ہوا اوسکا غصب ہونا عقل مین نہین آتا اور جو احادیث نبوی مقبول فریقین مین
اونسے فضیلت اور بزرگی حضرات ائمہ مستحق ہین مگر وہ خلافت پر دلالت نہین کرتی
اور طرفین سے کوئی شخص اس بات کا قایل نہین ہے کہ ابوبکر رضہ نے خلافت کی
رغبت کی ہو یا استدعا کی ہو بلکہ کنارہ کش ہونا ابوبکر صدیق کا کتب امامیہ سے
بہی ظاہر ہے جیسا تجرید العقاید کی بحث امامت مین قول ابوبکر نقل کیا ہے کہ ابوبکر
نے کہا میری بیعت چھوڑو جب تم مین علی کرم اللہ وجہہ موجود ہین مین اونسے اعلیٰ
نہین ہون امامیہ اس قول کو طعن مین شمار کرتے ہین اور بے لیاقتی ابوبکر
کی جانتے ہین اور بالفرض اگر یہہ بہی بات صحیح ہو تو عجز و انکسار کرنا جائے طعن
نہین ہے۔ اکثر دعا مین جو ائمہ معصومین سے منقول ہوکر آیا ہے اور خلافت کا قبول
نکرنا دلیل بے لیاقتی کی نہین ہے کیونکہ بعد شہادت عثمان رضہ امیر المومنین خلافت
قبول نہین کرتے تھے جیسا نہج البلاغت مین آپ کا قول ہے کہ مین وزیر تمھارا

ہون اب اسجگہہ غور کرنیکا مقام ہی کہ اگر وصیت رسول مقبول خلافت کی ہوتی تو آپ
خلافت سے انکار کیون کرتے اور وزیر ہونا کیون قبول فرماتے اور حسب منشا احقاق الحق نے
مسئلہ مطاعن ابوبکر مین لکھا ہی یعنی بنی ہاشم کے سکوت مین رعایت تہی وصیت رسول خدا
کی جو علی مرتضیٰ کے حق مین فرمائی تہی واسطے صبر کے اور بذل کرنے خلفاء ثلثہ سے واسطے
وفاداری مسلمانون کے کہ ضعیف ہین اور واسطے حفظ دین کے اس سے ظاہر ہی
کہ خلافت خلفاء ثلثہ وصیت آنحضرت صلعم کی حجیز ہی اور علماے امامیہ نے لکھا ہی کہ
عباس عم رسول اللہ نے امیر المومنین کو خلافت کی رغبت دلائی تہی آپنے انکار کیا
چنانچہ علل الشرایع کے باب علۃ النبی مین لکھا ہی اور ایسا ہی قصہ ابو سفیان کا ہی
کہ کہا فوج کشی کا مین ذمہ کرتا ہون حضرت امیر نے قبول نہین کیا اور کتب فریقین
سے ثابت ہی کہ خلافت ابوبکر اصحاب کی تجویز اور صلاح سے ہوئی قریش اور انصار سقیفہ
بنی سعد مین جمع ہوے اور جہگڑا کیا اور ہر ایک چاہتا تہا کہ خلیفہ ہماری قوم سے ہو آخر
قریش غالب ہوے اوسکے بعد کسیکی تجویز واسطے عباس عم رسول اللہ کے ہوئی اور
بعض کی واسطے صدیق اکبر کے آخر کو خلافت ابوبکر کی قرار پائی اوس وقت کسینے قصہ
غدیر کا ذکر بہی نہین کیا اور نہ کسینے حضرت امیر کا اختصاص کیا اور یہ تجویز اصحاب کی
منافی شان امیر المومنین نہین ہی کچہہ تعجب کی بات نہین شاید حضرت امیر کو پاس

اوسکی اطلاع نہ کی تہا اور صدیق اکبر کو منصف و افضل سمجہ کر اونکی خلافت مناسب وقت سمجہی ہی منہج الفاضلین مین چوتھے باب کی پہلی فصل مین لکہا ہی کہ بعض اصحاب نے ابو بکر کو نصیحت کی جسوقت وہ منبر پر تہے شرمندہ ہوکر منبر سے اوتر کر اپنے گہر چلے گئے بعد تین دن کے نکلے اور جس جس نے اونکی بیعت کی تہی خلع بیعت چاہی تو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ضرور ابو بکر واسطے سمجہانے اوس جماعت کے گئے تہے نہ واسطے خلافت کے بلکہ وہان ہزارون اصحاب مہاجر و انصار اور اہل بدر سے موجود تہے ابو بکر اون سب سے پہلے ایمان لائے تہے اور حقوق خدمت اور حسن سیرت اونمین پائی جاتی تہی اور ہمیشہ حضرت صلعم کے ساتہہ عزت و احترام پلے ہوئے تہے لایق خلافت کے سمجہکر راضی ہوئے اہل اسلام مین جو نزع واقع تہے رفع ہوگئے اسلئے کہ ابو بکر نہ بنی ہاشم تہے نہ بنی امیہ اوسوقت خلافت کا ہونا ابو بکر کا مسلمانون پر شفقت سمجہی گئی اگر اوسوقت ابو بکر خلافت قبول نکرتے تو امت نبی کریم مین مفسدہ عظیم کا احتمال تہا اور ابو بکر نے اپنے آخر وقت مین خلافت عمر ابن الخطاب کے سپرد کی اگر ایسا نکرتے تو جو فساد پہلے ہونیوالا تہا پہر ہوتا اور کتب معتبرہ امامیہ مین شکایت حضرت امیر کی اسقدر ہی کہ ہمکو شریک مشورہ امر خلافت مین کیون نہین کیا یہہ شکایت نہین ہی کہ ابو بکر کو خلیفہ کیون کیا۔ اہلسنت کی کسی کتاب سے یہہ ثابت نہین ہی کہ امیر المومنین نے خلافت کا دعوی کیا تہا مگر متاخرین

امامیہ کہتے ہین جیسا حق الیقین مین پانچوین باب کی چھٹی فصل مین ابوبکر
کے تیسرے طعن مین لکھا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ فاطمہ زہرا کو دراز گوش پر سوار کرکے اور حسنین کو
ساتھہ لیکر تمام اہل بدر اور مہاجر و انصار کے گھر گھر پہرے اور سب پر ظاہر کیا کہ امامت کے
ہم مستحق ہین اور ہمین سے کسی نے مدد نہین کی صرف چار شخص سلمان ابوذر مقداد اور عمار شریک
ہونے آئے اور ایک روایت مین بجاے عمار کے زبیر لکھا ہی تین رات حضرت نے ایسا ہی کیا
مگر ان چار شخص کے سواے کوئی نہین آیا تعجب ہے محمد باقر مجلسی نے حق الیقین مین یہ لکھا ہے
اور محمد ابن بابویہ نے کتاب امالی مین لکھا کہ حضرت فاطمہ زہرا کو غم و رنج پدر بزرگوار اسقدر تہا
کہ جب تک آپ زندہ رہین امور معاش مین آپ نے التفات نہین کی اور اسقدر گریہ وزاری
کرتی تہین کہ اہل مدینہ کو ایذا ہوتی تہی آخر اون لوگون نے عرض کی اوسکے بعد حضرت
فاطمہ زہرا قبرستان شہدا مین جاکر دل بہر کے رویا کرتی تہین اور سواے رونے کے
اور کچہہ خیال نہ تہا — ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا ۔ اور کتب تواریخ امامیہ مین
یہہ لکھا ہی کہ جب رسول مقبول دسوین سال ہجرت کے حج الوداع کو بتاریخ ذی الحجہ آئے
اور بموجب حکم الہی علی ابن ابیطالب کو ستر ہزار آدمی کے سامہنے اپنا وصی کیا اور خطبہ پڑہا
اور جسقدر وہان آدمی حاضر تہے سب نے حضرت علی کی بیعت کی اوسکے بعد خیر الابرار نے
آخر ماہ صفر یا شروع ربیع الاول مین رحلت فرمائی بڑے تعجب کی بات ہی کہ اس تہوڑے مہینے کے

عرصہ مین تمام مہاجر و انصار جنکے حق مین خدا تعالی فرماتا ہے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ
اور سب لوگ قریب رسول مقبول اور علی ابن ابیطالب کے امامت سے برگشتہ ہو کر مرتد
ہوجاوین اور امر خلافت مین حضرت امیر کی تمنا کا خیال نکر کے ابوبکر کی خلافت پر راضی ہوجاوین
اور اون سب مین ایک عباس ہین کہ رسول مقبول اور علی مرتضے کے چچا ہوتے ہین
قیاس مین نہین آتا کہ اونہون نے فسخ بیعت حضرت امیر کر کے ابوبکر رض کی موافقت کی ہو
اور بعد صد ہا سال مرتد ہونا اصحاب رسول مقبول کا ظاہر ہونا خالی استعجاب سے نہین ہے
اور کتب صحیحہ مین قول یا حدیث آئمہ ہدی یا مہاجر و انصار کے مرتد ہونیکی پائی نہین جاتی
اور مجالس المومنین کی تیسری مجلس مین قول امام محمد باقر لکھا ہے کہ کل مشاہیر صحابہ مرتد
ہوگئے الا یہہ تین چار شخص سلمان ابوذر مقداد اور عمار بعد ازان رجوع بحق ہوئے انتہی
تاریخ طرفین سے ثابت ہے کہ عہد خلفاء ثلثہ مین جو غنیمت یا مال آتا تہا اوسمین سے حق
امیر المومنین پہونچتا تہا چنانچہ خلافت ابوبکر رض مین خولہ بنت جعفر غنیمت مین آئی اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکو اپنی خدمت مین رکہا اور محمد ابن حنیفہ اوسکے بطن سے پیدا ہوئے
اگر خلافت ابوبکر نے غصب کر لی تہی جہاد اور غنایم اونکے عہد کا کیونکر صحیح اور لایق تصرف
کے ہوا اور کتب تواریخ مین موجود ہے کہ ملک ایران عمر ابن الخطاب کے عہد مین دار السلام
ہوا اور اوسمین تین بیٹیان یزدجرد شاہ ایران کی غنیمت مین آئین ایک بانو اور مہربانو اور

اور شہر بانو دو لڑکیاں ایک محمد بن ابی بکر کے زوجیت میں اور دوسری عبید اللہ ابن عمر کی زوجیت
میں آئیں اور شہر بانو کو امام حسینؑ کا شرف حاصل ہوا اور عمر رض نے اس شادی کی کدخدائی میں
امام حسینؑ کو گھوڑے پر سوار کرکے اور خود ہمراہ ہو کر تین روز مدینہ منورہ میں گشت کرایا انتہی اس
بیان سے بھی رضامندی عمر ابن الخطاب کی ظاہر ہوتی ہے — یہہ بات تحقیق ہے کہ حضرت
امیر المومنین ہمیشہ ممد و معاون اور مشیر خلفاء ثلثہ کے رہے ہیں جیسا تجرید العقائد میں مطاعن
عمر ابن الخطاب میں لکھا ہے کہ عمر رض نے ایک عورت حاملہ مجنونہ کو سنگسار کرنے کا حکم دیا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے منع کیا اسوقت عمر رض نے کہا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوا تھا اور ایسا ہی نہج البلاغہ
میں لکھا ہے کہ جسوقت عمر رض نے جنگ روم میں خود جانیکا عزم کیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مشورہ
لیا آپ نے منع کیا اور کہا تیرے بعد یہاں کون ہوگا جس سے خلقت رجوع کرے غزوہ روم پر کسی
آدمی ہوشیار آزمودہ کار کو بھیج خود مت جا اور یہہ بھی لکھا ہے کہ جب ملک فارس کی جنگ میں مشورہ
لیا تو حضرت امیر نے کمال دلجوئی اور خیر خواہی سے مطلع کیا ایسے قول کتب امامیہ میں بہت ہیں
اس مختصر میں انکی گنجایش نہیں — امامیہ کے نزدیک خلافت حضرت امیر احادیث سے ثابت
ہے کہتے ہیں وقت بعثت اور معراج کے حضرت رسول کریم نے حکم ربانی کے موافق امیر المومنین کو
اپنا خلیفہ کیا اور اہل سنت کے نزدیک رسول خدا کو ہر وقت امر خلافت میں اختیار تھا اور مجالس المومنین
کی تیسری مجلس میں احوال عمر ابن کلثوم القرشی العامری کے لکھا ہے کہ حضرت رسالت پناہ نے ایسکو

مین اگر چاہتے تو اون کو سپرد کر کے وصیت کرتے بلکہ ظاہر ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین
تقرر خلافت کسیکے اختیار مین نہ تہا اصحاب اہل وعقد جیسی مصلحت دیکہتے تہے ویسا کرتے تہے
صدیق اکبر کو آدمی لیق خلافت کے واسطے پایا اون کے بعد عمر فاروق مقرر ہوئے کشف الغمہ
مین لکہا ہے کہ بعد وقوع قتل عثمان بہت آدمی جمع ہو کر امیر المومنین کے حجرہ مین آئے اور
بیعت کرنی چاہی آپ نے فرمایا اگر اہل بدر راضی ہون جب مین قبول کرون جسکو وہ چاہینگے
وہ خلیفہ ہوگا۔ اہل سنت کہتے ہین کہ اپنے عہد حکومت مین حضرت امیر کل احکام مین شیخین کے
پابند تہے اور سب اونکے وقت مین بدستور مقرر رہے اور اونکی موافق عمل کرتے رہے۔ امامیہ اسکو
تقیہ اور لاچاری جانتے ہین جیسا منہج الفاصلین مین پہلے باب مین لکہا ہی کہ حضرت امیر اپنے
عہد خلافت مین فعل مختار نہین تہے کہ افعال غیر مشروع اور ناپسندیدہ اور عمل غیر مرضیہ مین
اونکے تغیر وتبدیل کرتے دشمنون کے خوف سے تقیہ کرتے تہے اور اتنی قدرت نہ رکہتے تہے کہ
اونکے کام ایجادی مین تبدیل کرتے اور ایسا ہی سید مرتضی نے لکہا ہی پس اس معنی سے ظاہر
ہوتا ہی کہ خلافت امیر المومنین کی مفید ہدایت عالمیان نہین تہی اور قول وفعل اون کا تقیہ کے
شبہ مین جا اعتقاد نہ تہا نعوذ باللہ من ذلک قیاس مین نہین آتا کہ امام معصوم خلق کی ہدایت
کو مقرر ہون اور برخلاف اوسکے عمل کرین اہل سنت کے نزدیک حضرت امیر مغلوب نہ تہے اور نہ
تقیہ کے محتاج اور کوئی شخص انکے سامنے سوء ادب کی مجال نہ رکہتا تہا اور آنحضرت ہمیشہ

باعزت وحرمت ممد ومعاون خلافت اور اجرائے احکام شریعت مین شریک شورہ
اور مصلحت خلفاء راشدین ہی اور خصلت شیخین کی پسند کی اور اپنی خلافت مین بدستور وہ ہی
رسم تاؤ جاری رکہا اور استیصال اعداء دین مین خوب کوشش کی اور اپنا عہد خلافت
بہت اچھی طرح بجالائے مفسدون بے ایمانون نے دغا سے شہید کر ڈالا —

جلاء العیون مین تیسرے باب کی تیسری فصل مین لکھا ہی کہ آنحضرت پیغمبر صلعم کو نبوت ہوئی حضرت
امیر کی عمر دس سال کی تھی کہ ایمان لائے اور دس برس حضرت رسول اللہ کی خدمت مین
بسر کئے اور جب حضرت رسول مقبول کے ساتھ جہاد کیا سولہ برس کے تھے اور انیس برس کی
عمر مین شجاعان عرب سے مقابلہ کیا اور مارا اور جب در خیبر اوکھاڑا عمر شریف بائیس برس کی تھی
اور مدت امامت حضرت تیس برس ہی اوسمین چار سال ابوبکر رضی اور چھہ اوپر دس برس عمر
نے اور بارہ برس عثمان غنی نے غصب امامت کی جب خلافت اولٹ کر حضرت پاس پہونچی پانچ
سال خلافت مین باقی تھے اسمین اکثر منافقون کے ساتھ جنگ و قتال کرتے رہے یہانتک کہ
درجہ شہادت کو پہونچے —

حصہ دوسرا فضائل اہلبیت و ازواج رسول کے بیان مین

فضیلت اور بزرگی اہل عبا یعنے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور امامین الاکرمین
کلام پروردگار اور اخبار بیشمار اور احادیث بسیار سے ثابت ہی ایک اونمین سے قصہ مباہلہ

کا ہے جو سورہ آل عمران مین موجود ہی کہ مطلب فرمایا رسول صلعم نے واسطے مباہلہ کے
بموجب حکم ربانی فاطمہ زہرا اور علی کرم اللہ وجہہ اور حسنین علیہ السلام کو مع اہل عبا کلا صلی اللہ
اور احادیث رسالت پناہ سے بیشمار ہین اور اہل سنت اور امامیہ متفق ہین اسواسطے بس ایک ہی
دلیل ہر اتفاقی کی لعنت اللہ کی اوسپر جو کچھہ اختلاف کرے مگر نزدیک اہلسنت کے مدح اور تعریف
وہین تک درست ہی جو حد شرع سے تجاوز نکرے اللہ تعالی فرماتا ہے یا اھل الکتاب لا تغلوا فی
دینکم اور معاوضہ اہل سنت اور فرقہ امامیہ مین یہہ ہی کہ امامیہ ثنا ائمہ ہدی مین یہانتک مبالغہ
کرتے ہین کہ مرتبہ نبوت تک اونکو پہونچاتے ہین صرف اسواسطے کہ آجمین بطلان خلافت اور
ازواج رسول اللہ صلعم کی ذلت ہو ورنہ جس مضمون مین ستایش عزیزان خیر الانام کریں
اونکے سزاوار ہی بلکہ توصیف انکی اسقدر ہی کہ آدمی پوری پوری ادا نہین کر سکتا۔

جلاء العیون کے دوسرے باب کی پہلی فصل مین لکہا ہی کہ حضرت رسول خدا صلعم حضرت زہرا
کو بہت سونگہا کرتے تھے یہہ بات عایشہ [illegible] کو گران گذرتی تہی آخر کو ایکدن رسول خدا
سے دریافت کیا آپنے فرمایا ای عایشہ جب مین معراج مین آسمان پر گیا اور بہشت مین پہنچا
جبرئیل نے مجھکو درخت طوبی پاس لے جاکر اوسکا میوہ مجھے دیا مین نے کہایا اور پہر زمین پر آکر
خدیجہ سے قربت کی اور وہ حاملہ ہوئین نتیجہ اوسکا فاطمہ پیدا ہوئین پس جسوقت مین فاطمہ زہرا
کو سونگہتا ہون فاطمہ سے اوس میوہ کی خوشبو آتی ہے اور یہ حکایت علل الشرایع مین بہی ہی

لکھی ہے ملا باقر نے یہہ فقرہ گرانی طبع عایشہ اپنی طرف سے ایزاد کیا ہے کہ اس جملہ سے عداوت
عایشہ فاطمہ زہرا سے ظاہر ہو اور عایشہ متہم ہو ورنہ عایشہ صدیقہ کتب اہل سنت مین راوی
احادیث ہین اکثر احادیث فضایل اہل عبا انسے روایت ہین مگر جو کچھ حق الیقین اور اور
کتابون سے امامیہ کی ظاہر ہوتا ہے کہ رسول مقبول نے فاطمہ سے فرمایا تیرا باپ تجھپر فدا ہو یا حضرت
علی سے کہا ہو تیرے چچا کا بیٹا تجھپر قربان ہو میرے ماباپ تجھپر فدا ہون ایسی حکایتین اہل سنت
کی کتابون مین درج نہین ہین اصل حال سطرح ہے کہ عبداللہ بن سبا نے جسنے مذہب تشیع کا مخترع
ایجاد کیا روایتین از خود بنا کر اپنے شاگردون کو حوالہ کین اونہون نے کتابین تصنیف کرکے
چھپا ڈالین بعد مدت اونکی ذریات کے ہاتہہ وہ کتابین لگین اونہون نے اونکو اپنے مطلب کے
موافق دیکھکر اونپر بہروسا کیا اور ایک امام کا نام تجویز کرکے اوس کتاب مین درج کیا کہ ہمنے
امام کی خدمت مین حاضر ہوکر کتاب پیش کرکے عرض کیا یہہ کتاب ہمارے کتب خانہ سے نکلی ہے
امام نے دیکھکر فرمایا روایتین اسکی بہت صحیح ہین کتاب لایق رواج دینے کے ہے ایسی ہی
کتاب کی یہہ روایت ہے از سرتا پا غلط محض جہوٹہہ صرف اس وجہ سے یہہ روایت لکھی گئی کہ حضرات
شیعہ اس سے آگاہ ہون کہ عایشہ صدیقہ پر یہہ بات گران گذری تہی صرف بہتان ہے حالانکہ
ادنی سے اعلی تک سب آدمی واقف ہین کہ حضرت رسول کریم نے پچیس ۲۵ برس عمر مین حضرت
خدیجہ خاتون سے نکاح کیا اور جب چالیس ۴۰ برس تک عمر نے تجاوز کیا نبوت ہوی اور دسوین سال

نبوت کے پیچھے نکاح سے پچیس برس بعد حضرت خدیجہ نے بعمر پینسٹھ کے وفات کی اور بارہوین
سال نبوت کے معراج ہوئی کہ اوس وقت خدیجہ خاتون کو وفات پائے دو برس گذر گئے تھے اور
معراج کے چند دن بعد مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کی اور ہجرت کے دوسرے سال حضرت
فاطمہ زہرا کا نکاح ہوا لعنت اللہ علی الکاذبین جھوٹھ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے رسالہ رجعت مین
لکھا ہے بوقت رجعت فضلہ نبی آدم سنیون کی خوراک ہوگا مولف کہتا ہے جو لوگ دنیا مین گو
کھاتے ہین یعنے جھوٹ بولتے ہین وہان بھی اونہین کے نصیب ہوگا ـ

اہل سنت کے نزدیک جبرئیل امین بعد وفات سرور کائنات دنیا مین نہین آئے ملا باقر
نے بھی اس بات کا ایکجگہہ اقرار کیا ہے یعنے جلاء العیون مین پہلے باب کی پانچوین فصل مین لکھا ہے
کہ وقت رحلت رسول کریم جبرئیل امین موجود تھے اونھون نے کہا کہ آج سے ہمارا دنیا مین
آنا موقوف ہوا صرف آپکے سبب آمد و رفت میری دنیا مین تھی اب پھر اتفاق دنیا مین آنے کا
نہوگا اور پھر دوسرے باب کی چھٹی فصل مین بقول شخصے دروغگو را حافظہ نباشد لکھا ہے
کہ بعد وفات آنحضرت صلعم جبرئیل حضرت فاطمہ پاس آتے تھے اور جو واقعات اونکی اولاد مین
ہونیوالے تھے اونکی خبر دیتے تھے اور حضرت علی اونکو لکھتے تھے وہ ہی مصحف فاطمہ ہے اور حق الیقین
مین پانچوین باب کے تیسرے مقصد مین لکھا ہے کہ مصحف فاطمہ امام آخر الزمان پاس ہے اور
اسمین احوال بادشاہون کا ہے جو قیامت تک ہونگے اور ایسا ہی کافی کی کتاب الحجت مین

ذکر صحیفہ لکھا ہے اور جلاء العیون میں پہلے باب کی پانچویں فصل میں لکھا ہے کہ جبرئیل مع

معہ اور ملائکہ تجہیز و تکفین امیر المومنین اور جمیع آئمہ کے شریک تھے —

امامیہ کہتے ہیں کہ خاتون قیامت نے سخت غضب و غصہ سے فرمایا تھا کہ شیخین میرے جنازہ پر

نہ آویں چنانچہ وہ شریک تجہیز و تکفین نہیں ہوئے حالانکہ یہ سب افترا ہے اور یہ بات

کہنا سیدۃ النساء کی شان سے بہت بعید ہے اور عالم الشرایع کی جلد اول میں لکھا ہے کہ آپ کو

وقت شب دفن کیا ہے عمر رض نے چاہا کہ قبر کھول کر نماز پڑھیں علی مرتضے سے تکرار ہوئی اور

حضرت ناراض ہو کر مستعد جنگ ہوئے مہاجر و انصار نے بیچ ہو کر حضرت علی کو رضامند کر کے

فساد رفع کیا اگر یہ امر سچ ہے تو اس سے خوب محقق ہوتا ہے کہ اصحاب ہر سہل امر ناملائم میں

عمر رض کی پیروی نہیں کرتے تھے اور حضرت امیر المومنین کو ایسی بات گوارا نہیں ہوتی تھی

اور کتب اہل سنت سے ثابت ہے کہ کمال عصمت کے سبب آپ نے وصیت کی تھی کہ بوقت شب

دفن کریں مگر بعضے کہتے ہیں کہ شیخین معہ جماعہ صحابہ جنازہ مطہرہ کے ساتھ تھے اور نماز میں

شریک تھے اور بعضے کہتے ہیں نماز جنازہ ابوبکر نے پڑھائی تھی اور بعض نے لکھا ہے کہ کسی کو

اطلاع ہی نہیں کی امیر المومنین نے باحسنین تجہیز و تکفین کی اور سیدہ کی تاریخ وفات

میں بھی اختلاف ہے اور مشہور سیوم رمضان ہے جیسا کشف الغمہ میں لکھا ہے —

اہل تاریخ متفق ہیں کہ وفات حضرت امیر المومنین رمضان المبارک میں واقع ہوئی مگر تعیین

تاریخ مین اختلاف ہے مشہور ۴۸ ہجری ہے جیسا کشف الغمہ مین لکھا ہی اور مدفن آپ کا بقیع شریف
ہے اور کافی کے باب الزیارت مین امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ زیارت علی ع کی خدا معہ
فرشتون کے کرتا ہے اور انبیا اور مومنین اوسکی زیارت کرتے ہین — اہلسنت ذات
بابرکات امام حسن ع اور امام حسین ع کو تو آیا عند اللہ برابر اور باعتبار عمر کے امام حسن ع کو کہ وہ بزرگ
اور بالاتفاق خلیفہ رسول اللہ صلعم ہین چھوٹے سے افضل جانتے ہین اور یہ بات کتب فریقین
سے ثابت ہی کافی کے باب الحجۃ مین قول امیر المومنین در حق امام حسین ع نقل کیا ہی کہ دونون
بہائی آپسمین خیال چہوٹے بڑے کا رکہتے تہے اور لکہا ہی امام حسین ع جب امام حسن ع کی خدمت
مین جاتے تہے جب تک بیٹہتے بسبب ادب کے بات نہین کرتے تہے اور کشف الغمہ مین لکہا ہی
کہ ایک بار کوئی بات رنج کی ہوگئی تہی لوگون نے امام حسین ع سے کہا کہ تمکو عذر کیواسطے جانا
چاہیے کہ تمہارے بڑے بہائی ہین آپ نے فرمایا مین نے اپنے جد امجد رسول اللہ صلعم سے سنا
ہی کہ فرماتے تہے کہ جب دو شخص مین کچہ بات رنج کی ہوجاوے تو دونون مین سے جو پیش قدمی کرے
وہ بہشت مین پہلے جاوے اسواسطے مین نہین چاہتا کہ برادر بزرگ سے جو کہ ہوتے ہین بہشت کے
جانے مین سبقت کرون جب یہ بات امام حسن ع کے گوش زد ہوئی فی الفور بہائی پاس چلے آئے
انتہی اور جب امام حسن ع نے معاویہ سے صلح کرلی اور معاویہ کو اقتدار حاصل ہوا اوسوقت
فرقہ امامیہ امام حسن ع سے پوشیدہ منحرف ہین اور اس باب مین حکایتین عجیب و غریب امام حسین ع

کی طرف سے بیان کرتے ہیں اور باوجود اقرار عصمت اماموں کے مخالف اور دشمنی حضرت امام
حسین علیہ السلام کی نسبت برادر بزرگ کے نقل کرتے ہیں جیسا کشف الغمہ میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام کہا کرتے
تھے کہ مجھے اگر کٹوا ڈالے سے میری ناک کا بانسا تو میرے نزدیک اچھا تھا اس امر سے جو ہمارے بھائی
نے کیا اور اسی مضمون کے شعر بنام امام حسن کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ تھا ... میں نہیں آتا اور
اہل سنت کا جواب دینا اسکا کچھ مشکل نہیں ہے اس باعث سے کہ امامین الشہیدین نے اپنے اپنے
زمانہ میں جو جو مناسب پایا اوس پر عمل کیا — شہادت امام حسن میں اختلاف ہے مشہور ۲۸
صفر ہے اور مدفن آپ کا جنت البقیع جیسا کشف الغمہ میں لکھا ہے اور شہادت امام حسین علیہ السلام روز عاشورا
ماہ محرم سنہ ۶۱ ہجری اور مدفن کربلا ہے اور کتب معتبرہ امامیہ میں فضیلت زیارت امام حسن علیہ السلام میں حدیثیں
حدیثیں بہت ہیں مگر احادیث فضیلت زیارت سید الشہدا کثرت سے موجود ہیں چنانچہ تہذیب الاحکام
کے باب فضائل زیارت ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام میں لکھا ہے کہ جسنے زیارت قبر امام حسین علیہ السلام کی کی اوس نے
گویا زیارت خدا کی عرش پر کی اور امالی میں ابن بابویہ نے لکھا ہے جسنے زیارت قبر امام حسین
کی کی خدا اوسکی مغفرت کریگا اور گناہ اوسکے اگلے پچھلے بخشے اور کافی کی کتاب الزیارت میں لکھا ہے
کہ سر مبارک سید الشہدا کا ایک غلام نے چرا لیکر نجف اشرف میں دفن کر دیا —

فضیلت اہل بیت کی کلام الٰہی سے ثابت ہے سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے — انما
یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا — یہی چاہتا ہے اللہ کہ دور کرے تم سے

کنندی باتّبیت اسکے گھر والوا اور ستھرا کرے تمکو ایک ستھرائی سے امامیہ کے نزدیک اہل بیت سے
مراد آنحضرت صلعم اور اصحاب عبا ہین جیسا حق الیقین مین پانچوین باب کے چھٹے مقصد مین لکھا ہے
اور کہتے ہین یہ آیت مخصوص اہل عبا پہ نازل ہوئی اور ایسا ہی خلاصۃ المنہج اور اور تفاسیر دن
مین لکھا ہے اور فاطمہ زہرا کو معصوم مطلق مثل نبی صلعم جانتے ہین یہ دلیل اسی آیت کے اور
ازواج رسول اللہ کو داخل اہلبیت نہین سمجھتے اس سبب سے کہ عایشہ صدیقہ اور حفصہ کے
طعن کہنے کی گنجایش ہے اور اہل سنت کے نزدیک عصمت خاصہ نبوت ہے اور نزول اس
آیت کا ازواج مطہرات سرور کائنات کے حق مین ہے بدلیل آیات جو اسکے آگے اور پیچھے ہین
اور خدیجہ خاتون اور دیگر ازواج و عیال رسول اللہ درحقیقت داخل اہل بیت ہین اور تفاسیر ائمہ
مین مذکور ہے کہ جب وحی فضایل اہل بیت نازل ہوئی آنحضرت صلعم نے امیر المومنین اور فاطمہ زہرا
اور حسنین کو اپنی چادر مین لیکر دعا کی اور فرمایا کہ یہ میری اہل بیت ہین حق تعالی نے قبول کیا
اور یہ حضرات گناہ کبایر و صغایر سے مبرا اہل عبا کے نام ملقب ہوے اور فضیلت اہل عبا کے لیے
سبب سے دلیل روشن ہے یہ بات قیاس مین نہین آتی کہ رسول مقبول نے اپنی ازواج کو مصداق
اہل بیت سے خارج کیا ہو کیونکہ نزول اس آیہ کا خاص ازواج رسول اللہ کے حق مین ہے
جس دلیل سے سمجھو ازواج رسول زیادہ مستحق ہین اور اللہ جل شانہ کے ارادہ سے آیہ تطہیر البشارت
دیتی ہے اور اہل سنت کے نزدیک بہت درست اور دلیل کامل ہے طہارت اور شرف

اہلبیت پر بخلاف امامیہ کے کردہ بداء کو صفات الٰہی سے جانتے ہین اہل بیت کا لفظ ازواج
اور دختران رسول صلعم کے لئے ہے جیسے سورہ ہود مین حضرت سارہ زوجہ ابراہیم عم کی
مصداق مین یہ آیہ صادر ہے قولہ تعالیٰ قالو تعجبین من امر اللہ رحمت اللہ و برکاتہ علیکم اہل بیت
خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے کہ سارہ اہلبیت ابراہیم نہین ہو سکتے کیونکہ زوجہ مرد کی اہلبیت ہوتی ہے
اور سارہ ابراہیم کے چچا کی بیٹی ہے انتہی یہ فاش غلطی مصنف کی ہے سارہ والدہ اسحاق تھا
مین زوجہ کسطرح نہین ہین سوا اسکے یہ تو اس سے بھی ثابت ہوا کہ زوجہ مرد کی اہلبیت
ہوتی ہے امامیہ ایسی ہی تاویلات بے محل و بے موقع کیا کرتے ہین اور حضرت حمزہ اور
حضرت عباس اور انکی اولاد کو بھی اہل بیت رسول نہین جانتے اور بالاتفاق یہ بات ثابت
ہے کہ رسول مقبول نے بڑی عنایت سے سلمان کو داخل اہلبیت فرمایا ہے چنانچہ کافی کے
باب الحجۃ مین لکھا ہے جب غیر عیال داخل اہلبیت ہو سکتا ہے تو زوجہ صحیحہ کسطرح خارج نہین ہو سکتین
طرفہ تر یہ بات ہے کہ تہذیب الاحکام مین منقول امام حسین عم سے ہے کہ آپنے بھی سلمان کیطرح ایک
شخص کو داخل اہلبیت فرمایا ہے — فضائل اور احترام ازواج مطہرات رسول مقبول
مین کچھ شک و شبہ نہین ہے ہر مسلمان پر واجب اور لازم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ احزاب مین
فرماتا ہے النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم یعنے نبی اولیٰ تر ہے اپنی ذات سے
اور بیبیان اسکی مسلمانون کی مائین ہین اللہ سورہ نور مین فرمایا ہے الطیبات للطیبین

والطیبین للطیبات یہ بھی دلیل کافی ہے ازواج کی فضیلت اور پاکدامنی مین اور ازواج
سے بہتر عایشہ صدیقہ اور حفصہ معظمہ ہین اور امامیہ کی کتابون مین اونکے اوصاف کے
مطابق سے فضیلت خدیجہ خالقوات اونکی کم ہین + عایشہ صدیقہ بنت ابوبکر
رسول مقبول صلعم کے نزدیک اور ازواج سے برگزیدہ تہین یہ بہ خاص اونکے اوپر زیادہ
تہی اکثر اونکے گہر مین زیادہ قیام فرماتے تہے اور وقت بیماری کے آپ انہین کے گہر مین سکونت فرمائی
اور آخر وحی اونہین کے گہر مین نازل ہوئی تہی اور اوسی گہر مین آپنے رحلت فرمائی اور
اوسی حجرہ مین دفن ہوئے اور حضرت عایشہ رضی کی احادیث معتبر اہل سنت کی ہین اور
کلام اللہ سے اونکی فضیلت ثابت ہے چنانچہ سورہ نور مین اللہ جلشانہ نے فرمایا۔
ان الذین جاؤ بالافک الخ اور ملا فتح اللہ نے خلاصۃ المنہج مین اس آیہ کی تفسیر مین یعظکم
اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مؤمنین لکہا ہے کہ ایمان مانع ہے مسلمانون کو طعن کرنیکے
بارہ مین خصوصاً امہات مؤمنین اور تفسیر آیہ ویعلمون ان اللہ ہو الحق المبین مین لکہا ہے
اللہ تعالی نے تین شخصون کی پاکی بیان فرمائی ہے پہلے یوسف اور مریم کی اور تیسرے حضرت
عایشہ کی اور اس آیہ عظیمہ سے تعظیم رسول مقبول صلعم کی واضح ہے انتہی باوجود اسکے فضیلتون
کے امامیہ کے نزدیک عایشہ صدیقہ پر لعن واجب ہے کیسی بیچ کہا ہے سے دشنام مذہب کرتا
باشد۔ مذہب عاقبت اہل مذہب معلوم۔ فضائل خلفاء راشدین کلام الٰہی مین

اور اعتبار بیشی سید المرسلین سے بخوبی ثابت ہے اور جو کچھ کتب اہل سنت میں آیا ہے
اوسکی نقل سے کچھ لا حاصل ہے تھوڑی اونہیں سے اسواسطے کہ را امید کہ جا اسکا باقی رہے
ذکر کرتا ہوں اللہ تعالی سورہ فتح میں ارشاد فرماتا ہے محمد رسول اللہ والذین معہ
اشداء علی الکفار رحماء بینہم الخ مفسرین اہل سنت نے لکھا ہے کہ یہ آیہ کریمہ خلفاء اربعہ کے
حق میں نازل ہوئی ہے اور بلا قطع اللہ وغیرہ اور مفسرین امامیہ نے لکھا ہے کہ اصحاب رسول صلعم
کے حق میں صادر ہوئی ہے بر تقدیر وہی خلفاء راشدین ہوئے — صداقت اور اعتبار
حضرت ابوبکر صدیق کا درجہ ہی پیغمبر خدا اور رفیق اور رازدار ہونا اونکا غار میں تمام مسلمانوں
کے نزدیک بخوبی ثابت ہے جیسا کہ سورہ توبہ میں اللہ جلشانہ فرماتا ہے ثانی اثنین اذ ہما
فی الغار الخ اور خلاصۃ المنہج میں لکھا ہے کہ پیغمبر صلعم شب پنجشنبہ کو امیر المومنین کو اپنے بستر
سلا کر خود ابوبکر کے گھر تشریف لیگئے اور اوسی شب ہمراہ ابوبکر کے غار کیطرف متوجہ ہوئے
ابوبکر رض کی بکریوں کا دودھ پیا کئے اور عبد الرحمان بیٹا ابوبکر دونو وقت کھانا پہونچایا کرتا
انتہی اور جو لوگ ساتھ دلیلوں پوچ و پھر ابوبکر پر الزام دینے کے واسطے قائم کرتے ہیں وہ قیاس کے
باہر ہیں اور رسول مقبول کے سامنے اون کا کچھ فروغ نہیں ہے اور مجمع البیان میں سورہ
توبہ کی اس آیہ کریمہ کے بیان میں السابقون الاولون الخ لکھا ہے پہلے جو ایمان
رسول خدا پر لایا خدیجہ خاتون تھیں اونکے بعد ابوبکر اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور

ملا فتح اللہ نے اس آیہ کی تفسیر مین لیدخل اللہ فی رحمتہ من یشاء الخ لکہا ہی اوس سے
بہی شیر اور وزیر ہونا ابوبکر صدیق بکار و بردی رسول خدا کے ثابت ہی اور اللہ تعالی نے
ابوبکر کو بنام ابو الفضل یاد فرمایا ہے اور سورہ نور مین حکم طہارت تیمم کا حسب مدعا ابوبکر کے
صادر ہوا ہے او منہج الصادقین مین سورہ نسا کی اس آیہ کی تفسیر مین فتیمموا صعیدا لکہا ہے
اور اوسی مین سورہ مائدہ کی اس آیہ کی تفسیر مین والذین کفروا وکذبوا اولئک اصحاب الجحیم لکہا ہے
کہ دس آدمیون نے رہبانیت کی شکل اختیار کیا تہا منجملہ ونکے علی ابن ابیطالب اور ابوبکر اور عبد اللہ
بن عمر اور عبد اللہ مسعود تہے رسول خدا نے منع فرمایا اور اہل سنت کی کتابون مین لکہا ہے
نکاح حضرت علی کا فاطمہ زہرا کے ساتہہ بصلاح ابوبکر حضرت رسول خدا نے کیا امامیہ بہی اسکے مقر
مین کشف الغمہ مین لکہا ہے کہ ابوبکر نے حضرت علی سے کہا کہ اسکی درخواست کرو اور خود کفیل
مصارف اس شادی کے ہوئے حضرت علی نے درخواست کی اور وحی موافق رای ابوبکر کے
نازل ہوئی اور حضرت رسول خدا نے بحکم الہی دونون کا نکاح کر دیا اور ایسا ہی جلاء العیون کے
دوسرے باب کی دوسری فصل مین مذکور ہی اور مصائب النواصب کے جلد ثانی مین لکہا ہی کہ ابوبکر
صحبت رسول اللہ مین منافقانہ رہتا تہا آنحضرت اوسکو غار مین اسواسطے لیگئے تہے کہ کہین
کفار کو خبر نکر دے اور انکار ینہا ہونا ظاہر ہے قاضی نور اللہ ایسے نادیلات بے اصل کیطرف متوجہ ہوئے
ہی ہے اور امامیہ کے سب مفسرین مین سبقت لیگیا ہے جو مفسرین سابق نے لکہا ہے یہ

تمکو اور ہرگز نکی تمسے پھر اب ملوا دینگے اور چاہیے کہ وہ لکھ دیا اللہ نے تمکو اور کہا فرا دینگے

جب تلک کہ صاف نظر نہ آوے تمکو دہاری سفید سیاہ دہاری سے جیسی فجر کی۔ لکھا ہے اور یا الا الملا

ثابت ہے کہ حسب مناجات عمر ابن الخطاب شراب حرام ہوئی اور آیہ صحیح نازل ہوئی چنانچہ

منہج الصادقین میں سورہ مائدہ کی اس آیہ کی تفسیر میں لکھا ہے انما الخمر والمیسر والانصاب

والازلام الخ کہ عمر ابن الخطاب نے دعا کی بار خدایا بیان کر واسطے ہمارے شراب کے حق میں بیان

صاف اوسپر یہہ آیہ نازل ہوئی اور لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبولؐ ابن ابی کے مرض الموت کے

وقت عیادت کو تشریف لیگئے اوسنے عرض کی کہ پیراہن خاص واسطے کفن کے مجھے عنایت ہو

آپ نے عنایت کیا اور اوسکے جنازہ پر تشریف لیگئے اور واسطے تالیف قلوب کے چاہا کہ نماز جنازہ

پڑھیں عمر نے منع کیا اور اوسکی برائیاں یاد دلائیں پس وحی الٰہی نازل ہوئی کہ منافق کے

جنازہ پر نماز نہ پڑھیں نہ اوسکی قبر پر جائیں جیسا منہج الصادقین میں سورہ توبہ کی اس آیہ کی تفسیر

میں لکھا ہے ولا تصل علی احد منہم الخ اور نماز نہ پڑھ اونمیں کسی پر جو مر جاوے اور نہ کھڑا ہو اوسکی

قبر پر۔ احقاق الحق میں قاضی نور اللہ نے لکھا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے دریافت کیا عمر کی بیہودگی

اور جرات کو تو جانا کہ اگر نبی فاسق پر نماز پڑھے گا تو عمر اوسکو ایذا پہنچاویگا اپنے نبی کے حال پر

عنایت فرما کر واسطے دفع کرنے شر عمر کے یہ آیہ نازل فرمائی اور نماز پڑھنے اور قبر پر منافق کے

جانیکو منع فرمایا قاضی نور اللہ ایسی ہوشیاری سے اکثر جگہ بر خلاف قدمائے امامیہ کے

لگاتا ہے اور امامیہ حسب الاصول خود اسکو پسند کرتے ہین اور پیدا ہونا اوسکی عقل یا پیچہے ہین
اور مجمع البیان کے شروع مین سورہ بقر کی اس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہے ہدی للمتقین الذین آمنوا
اور اس سے ہدی و تقوی عمر ابن الخطاب کا ظاہر ہوتا ہے اور لکہا ہے کہ ایک روز رسول خدا اور صحابیون
سے کچہ سوال کرتے تہے ناگاہ ہو کمال غصہ مین جبکہ عمر ابن الخطاب نے کہڑے ہوکر لوگون
کیطرف سے عذر کیا تو آپکا غصہ رفع ہوا اور مجمع البیان مین سورہ مائدہ کی اس آیہ کی تفسیر مین
لکہا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تسئلوا عن الخ ۔ بیان کیا ہے اور کتب تاریخ مین لکہا ہے کہ جسوقت
عمر ابن الخطاب مسلمان ہوے اوسی روز سے دین محمدی کی ترقی ہوئی یعنے اوسی روز شمشیر
خود علم کرکے کفار قریش پر دین نبی کو اعلان کیا قاضی نور اللہ صاحب الصوارم کے ہند اوائل مین
لکہتا ہے کہ عمر نے ابو جہل سے قتل رسول اللہ کی صلاح کرکے ظاہر مین ایمان اختیار کیا تہا کہ
مین آپکے دین کو ظاہر کرتا ہون اور تلوار کہینچکر چلا مدعا اوسکا یہ تہا کہ اس تاو مین کفار
قریش جمع ہو جاوینگے اور میرے ہاتہ سے تلوار چہین کر رسول خدا کو قتل کر ڈالینگے کیونکہ
اوس زمانہ مین کچہ قوت و شوکت اسلام کی ظاہر نہوئی تہی اور اسیطرح مجالس المؤمنین کی
تیسری مجلس مین لکہا ہے حذیفہ بن الیمان کے حال مین کہ بعد جنگ تبوک کے عمر نے تدبیر قتل رسول
صلعم کے لوگون کو ترغیب کیا تہا مگر خدا تعالی نے فرصت نہین دی امامیہ کی روایات کا یہ نمونہ کچہ
جو ضرورتاً یہان لکہا گیا وہ ایسی بہت روایتین بے اصل متاخرین امامیہ نے لکہکر جمع کی ہین اور

تو اس سے بھی وہ ہی الزام حضرت علی پر عاید ہوتا ہے جسکے بچانے کے واسطے یہ بناوٹ کی گئی ہے
یعنی جان کے خوف سے حضرت عباس کے کہنے کو یہ مجبوری قبول کیا اور جان بچانے کے لئے عزت دنیا
گوارا فرمایا نعوذ باللہ من ذالک اور اگر خوف جان نہ تھا تو ایسے معاملے میں جس میں عزت و آبرو
کی ہتک ہووے اور خاندان اہل بیت کو بٹہ لگے کہنا حضرت عباس کا ماننا ضرور نہ تھا بلکہ انکار پر قایم
رہتے پھر اگر حضرت عباس سمجھاتے کچھہ نہ سنتے بلکہ صاف کہدیتے کہ چچا تمکو یہ بزرگی کیا ہوا ہے جو ایسی سعی
کرتے ہو اور ہمیشہ کیواسطے اہلبیت اطہر میں داغ لگاتے ہو عمر ایک کافر یا منافق یا مرتد یا غاصب یا خائن
ہے جیسے نہیں ہو سکتا کہ ام کلثوم کو جو بطن فاطمہ سے پیدا ہوئی ہے جسکی اولاد کو رسول خدا نے اپنی
اولاد فرمایا ایک کافر یا منافق کو دیدوں اور رسول کریم اور فاطمہ زہرا کی روح کو ایذا دوں اور
عمر فاروق نہ مانتے اور جبر کرنے پر آمادہ ہوتے تو لازم تھا کہ اسد اللہی دکھاتے ذو الفقار میان سے
نکالتے عرش سے اوتری ہوئی تلوار کے جوہر دکھاتے مرحب اور انتر کیطرح غصب کرنیوالوں کے ایک
ایک وار میں دو دو ٹکڑے کرتے آخر وہ تلوار جسکی جبرئیل امین کے پر کاٹے اور وہ ذو الفقار جس نے
جعفر جنی کے دو ٹکڑے کئے کسدن کے لئے تھی اور وہ شجاعت و مردانگی جو بدر اور حنین میں کفار کو دکھائی
اور وہ قوت جو جنگ خیبر میں ظاہر فرمائی اور وہ تعریف جو حق الیقین کے پانچویں باب کی چھٹی فصل
میں اوسکے مصنف نے لکھی ہے کہ ایسے شجاع تھے کہ کسی معرکہ سے پس پا نہیں ہوئے اور کسی
لشکر سے کیسا ہی جرار ہو نہیں ڈرے اور کوئی دشمن زور آور سے زور آور ایسا نہ تھا

کہ اونکے سامنے آکر جان بحق ہوا تھا انتہی کس روے سے کہ واسطے کہ یہہ تہوڑی سی بھی شرم الموت لوگونکو اس عقیدے کے دشمن فرقہ سے
پوچھے کہ اس سے زیادہ شیر خدا کے حق مین دوسری ہتک اور بے حرمتی کیا ہوگی کہ اُنکی
بیٹی بجبر و اکراہ کا فر ناستی لینے پر مستعد ہوا اور شیر خدا سرور اولیا سند الاصفیا اسد اللہ الغالب
امام المشارق و المغارب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کافرون کے قتل کرنیوالے خیبر کے فتح کرنیوالے
دشمنون کو ایک نگاہ مین خاک کرنیوالے ہزار جنون کو ایک دوستی مین زیر و زبر کرنیوالے
جسکی ذات مظہر قدرت کی نشانی جنکا وجود اللہ کے جلال و عظمت کا نمونہ جنکے نام سے کفار
بحجم لرزان جنکی صورت سے شجاعان عرب ترسان کیسے علی خدا کے شیر رسول کے بہائی بتول
کے شوہر نامدار پدر حسنین بزرگوار ایک عمر کے ڈرانے سے ڈر جاوین اور کچھہ ہون و چرا نکرین
اور عار و ننگ گوارا کرلین اور بلا رضامندی اپنے اوسکے گہر اپنی بیٹی لخت جگر نور نظر کو جانے دین
تف ہے ایسے عقیدہ پر اور زوف ہے ایسے اصول پر مولف کے نزدیک بڑے شرم اور ڈوب
مرنے کی جگہہ ہے کہ ایسے ثبوت کے بعد اوس شخص پر کہ داماد ہو علی مرتضے کا اور عترت مین داخل
ہو رسول خدا کی اوسپر طعن و تبرا جائز کہا جاوے امامیہ خود مقر ہین کہ رسول کریم نے تقیہ کیا
حضرت علی نے اپنے عہد خلافت مین تقیہ کیا سب امامون نے تقیہ کیا پہر امامیہ تقیہ ہی کرکے
حضرت عمر کی شان مین بے ادبی نکرین تو کیا مضائقہ ہے اسمین تو باعث خوشنودی رسول خدا
اور شیر خدا اور ائمہ ہدی ہے کہ تقیہ مین اونکی تبعیت پائی جاتی ہے ورنہ بروز قیامت

انھون نے لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ نے جو اپنے لڑکے پر حد جاری کی محض واسطے رب
بٹھانیکے کی یہہ بات محض فضول اور لغو ہی جب کم غضب بھلا ہی وہ دوسرونکے ساتھہ
ایسا عمل کرتا ہوا اپنی اولاد کو تکلیف نہین دیتا۔

اہل سنت کی نزدیک شیخین کی ایک بڑی فضیلت یہہ ہی کہ رسول خدا کی پہلو مین مدفون
ہین کہ آجتک یہہ رتبہ کسیکو میسر نہین ہوا اور نہ آئندہ ہو اس فضیلت مین دوسرا کوئی
شریک نہین ہے اور نہ ہوگا دعا ہی تمام اہل اسلام کیواسطے اور امامیہ کے نزدیک بھی
ماثورہ ہی ہی واجعل لی عند قبر نبیک مستقرا و قرارا اگر امامیہ نے شیخین کی دشمنی کی سبب
روضہ مطہرہ رسول مقبول کی زیارت ترک کی ہی اور اگر بقول امامیہ شیخین ایمان ظاہری
اختیار کرکے بہ نفاق صحبت رسول خدا صلعم مین رہی ہو تو بعد رحلت حضرت صلعم کی نفاق
ظاہر ہوتا نہ کہ برخلاف خود اجراے دین کا باعث ہوتے شرح احقاق الحق مین لکھا ہی کہ ایک
شخص مخالف نے حضرت امام جعفر صادق سے سوال کیا کہ شیخین کے حق مین آپ کیا فرماتے
ہین فرمایا ہما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما رحمت اللّٰہ یوم القیامۃ
ترجمہ۔ یعنی امام اور عادل اور قاسط تھے حق پر اور فوت ہوے حق پر اور ان پر رحمت حق قیامت
تک اس حدیث سے کئی فائدہ ہوئے اول شیخین کا امام اور خلیفہ برحق
ہونا اگر خلافت انکی حق نہوتی اور وہ غاصب ہوتے تو امام معصوم انکو امام نہ کہتے۔

دوسرے اون کا عادل اور منصف ہونا اس سے تمام مطاعن جو امامیہ اونکی نسبت بیان کرتے ہین
باطل ہو گئے کیونکہ اگر عدل و انصاف مین اونکے فرق ہوتا تو امام اونکو ہرگز یہ نفرماتے۔
سیوم حق پر ہونا اور حق پر مرنا اون کا ثابت ہوا چہارم قیامت کے دن رحمت الہی کا مستحق ہونا
انصاف سے تعصب اور دشمنی دور کرکے غور کرنا چاہیے کہ اس سے زیادہ فضیلت اور کیا ہوگی جو
امام معصوم کی زبان سے ثابت ہوئی جس سے امامت اور خلافت اور انصاف اور استحقاق رحمت
الہی اونکی نسبت بخوبی ظاہر ہے اور حضرات امامیہ جب ہمارے محدثین کی حدیث بیان کی ہوئی
صحابہ کی شان مین سنتے ہین اوسکو غلط اور موضوع بتلاتے ہین اور جہوٹی کہکر اوس سے انکار کر
جاتے ہین اب اس روایت کو کیا کرینگے جو اونہین کے علمانے نقل کی ہے اور جب امام تنہا ہوئے
تو کسی نے آپکے موالی مین سے پوچہا کہ مجہے بڑا تعجب ہوا کہ آپنے شیخین کے حق مین ایسا فرمایا
امام نے ارشاد کیا کہ ہان وہ تہے اہل دوزخ کے امام اور جو یہ دوزخ اور مدعا عدل سے یہ
حق سے عدول کرنیوالے اور تہے بر حق یعنے غاصب حق امیر المومنین اور غرض نیکی اون کے حق یہ
ہے کہ عداوت حضرت امیر کی کرکے نادم نہین ہوئے اور رحمت اللہ مراد ہے رسول خدا پر کہ
اونکے دشمن تہے روز قیامت تک انتہی اہل سنت کے نزدیک یہ ایک تاویل ہے قیاس سے باہر سخن سازان
فتنہ پردازون کی کہ امام معصوم پر ایسی تہمت باندہتے ہین ورنہ امام اور عادل اور رحمت اللہ لفظ
ایسے نہین ہین جنکے معنی امام معصوم کیطرف منسوب کرتے ہین اسیطرح رسالہ مناظرہ مین میر یوسف علی

استرابادی اور قاضی نور اللہ نے عیون الاخبار الرضا مین آٹھوان رقعہ پیغمبر خدا صلعم سے روایت
کرتے ہین کہ جسوقت امام حسن ع اور اصحاب حاضر تھے تو فرمایا ابوبکر میرے کان اور عمر میری آنکھین
اور عثمان میرا دل ہے دوسرے روز جب امیر المومنین اور اصحاب حاضر تھے امام حسن ع نے حدیث
دی روزہ کا ذکر چھیڑا اور کہا حق آپ نے اصحاب کی نسبت ایسا کہا تھا آپ نے فرمایا ہان اور یہ آیت
پڑھی ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان مسئولا اور اشارت حضرت امیر کی طرف کی انتہی
مصنف کی غرض یہ ہے کہ پہلے رسول خدا نے تقیہ کی راہ سے اصحابون سے کہا ہے اہل سنت کے
نزدیک کوئی قول رسول خدا کا تقیہ سے نہین ہوتا تھا علماے امامیہ کی بناوٹ ہے دوسرے
دن کے دریافت کرنیکی کیا حاجت تھی - کتب اہل سنت مین عثمان رض کے فضائل کلام الہی اور
احادیث رسول اللہ سے اسقدر ہین کہ دفترون بھی نہین لکھے جا سکتے اور کتب معتبر امامیہ بھی
اس سے خالی نہین ہین خلاصۃ المنہج مین سورہ فتح کی اس آیہ کی تفسیر مین ومن یطع اللہ رسولہ
یدخلہ جنات تجری الخ - ترجمہ اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا اوسکو داخل
کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین ندیان اور جو کوئی پلٹ جاویگا اوسکو مار دیگا دکھ کی جسوقت
رسول مقبول مدینے سے مکے کو روانہ ہوئے اور حدیبیہ پہنچے ناقہ تھک کر گر پڑا ٹھیر گیا اوسوقت
حضرت عثمان رض کو ابو سفیان اور اور سرداران قریش کے پاس بھیجا جب وہ قریب مکہ پہنچے
ابن سعید سے ملاقات ہوئی اوسنے گھوڑے سے اوترکر عثمان رض کو سوار کیا اور پیچھے اوسکے

خود سوار ہوکر مکہ مین داخل ہوا عثمانؓ نے پیغام آنحضرت صلعم کو پہونچایا اونہون نے کہا محمد
صلعم کو تو ہم مکہ مین آنے نہین دینگے تم چاہو تو طواف کرلو عثمانؓ نے کہا بدون رسول خدا
مین طواف نہین کرونگا یہ کہکر رسول کریم کی طرف آنا چاہا تو اونکو قید کرلیا اور اونکے قتل
کی خبر حدیبیہ پہونچی حضرت صلعم نے اصحاب کو زیر شجر جمع کرکے سب از سرنو بیعت لی کہ قریش
سے لڑین اور اونکو مارین یا شہید ہون مگر پس پا نہون چہ لوگ جنہون نے بیعت کی ایکہزار
پانچسو پچیس آدمی تھے حضرت صلعم نے اونسے فرمایا کہ تم بہترین دنیا کے لوگون سے ہو اور
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایک آدمی بھی دوزخ مین نجائیگا
اور اوس بیعت کا نام بیعت الرضوان رکھا اس سبب سے کہ حق تعالی نے اونکے حق مین فرمایا
لقد رضی اللہ عن المومنین الخ - انتہی یہہ شجاعت اور دلیری عثمانؓ پر قاطع سے اور بالفاق
ثابت ہے کہ شیخین شریک بیعت الرضوان تھے اور کتب معتبرہ اہل سنت مین درج ہے کہ رسول
مقبول نے دست چپ اپنا دست راست عثمانؓ قرار دیکر اپنے سیدھے ہاتھ پر مارا اور عثمانؓ
کیطرف بیعت ادا کی چنانچہ یہہ حال حق الیقین مین بھی درج ہے اور اس مین شک نہین کہ حضرت
رقیہ اور کلثوم دختران رسول کریم خواہران حقیقی فاطمہؓ زہرا ایک بعد دوسرے کے حضرت
عثمانؓ کی زوجیت مین گئین اور رسول خدا نے فرمایا تھا کہ اگر سو لڑکیان ہوتین تو مین ایک کے بعد
دوسری سب عثمانؓ کی زوجیت مین دیتا امامیہ کو اس سے بھی انکار ہے کہتے ہین کہ رسول خدا

کے سوا کوئی فاطمۂ زہرا اور لڑکی ہی نہین تھی ۔ فضیلت اہل بدر کلام اللہ سے ثابت ہے
چنانچہ خلاصۃ المنہج مین سورہ ممتحنہ کی اس آیہ کی تفسیر مین یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی
وعدوکم اولیاء ترجمہ اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست لکھا ہے
کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے بدریونکو وعدہ مغفرت کا فرمایا اور اس خطاب سے انکو
یاد فرمایا ہے اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم اور منہج الصادقین مین سورہ انفال کی اس آیہ کی تفسیر
مین یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم لکھا ہے یعنی گناہ اگلے پچھلے بخشے کیونکہ یہ آیہ
اہل بدر کے حق مین نازل ہوئی ہے اور حق تعالے نے اونکے گناہونکو بخشا حدیث
اسپر شاہد ہے ۔ انتہی اور بہی اکثر جگہہ قران شریف مین اہل بدر کے حق مین آیتین نازل ہوئی
ہین اور اسمین شک نہین کہ شیخین جنگ بدر مین شریک و دخیل تھے چنانچہ اسی کتاب مین سورہ
انفال کی اس آیہ کی تفسیر مین ان یکن منکم الف یغلبوا الفین الخ ۔ لکہا ہے کہ حضرت نے
فرمایا ای ابوبکر تیرا قول مانند ابراہیم ہے اور ای عمر قول تیرا مانند قول نوح کے ہے انتہی اور
مشہور ہے ابوبکر کے نزول وحی سے ثابت ہوا کہ رائے عمر کی درست تھی چنانچہ اس آیہ
کی تفسیر مین لولا کتاب من اللہ سبق الخ لکہا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل
ہوتا تو سوا عمر اور سعد بن معاذ کے کوئی نجات نپاتا اور یہی ظاہر ہے کہ اگر وحی موافق رائے عمر ابن الخطاب کے
نازل نہوتی تو مخالفونکو طعن و تشنیع کا وسیلہ محکم ہاتھ آتا بہتر تہا قرطاس اور مصائب الخ

کی جلد اول مین لکہا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا تہا کہ اصحاب کے ساتہہ مشورہ
کیا کرے کہ نفاق اون کا حضرت پر کہل جاوے اور شیخین کو صحبت رسول مین کچہہ رسوخ
نہ تہا بلکہ کینہ اور نفاق کے ساتہہ رہا کرتے تہے قاضی نور اللہ نے باوجود نقل کرنے عداوت
شیخین رسول مقبول کے ساتہہ مجالس المومنین مین ایمان اونکا قایم رکہا ہے اور اس جگہہ
نفاق اور کینہ اون کا بیان کرتا ہے اپنا لکہنا بہی یاد نہین رہتا بالقول شخصے - دروغگو را حافظہ
نباشد - اسمین شک و شبہہ نہین کہ مہاجرین و انصار مقبول بارگاہ الہی مین
جیسا سورہ توبہ مین اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے والسابقون الاولون من المہاجرین و الا
نصار - اور تفسیر مجمع البیان مین لکہا ہے کہ مہاجرین وہ لوگ ہین جنہون نے ہجرت کی مکہ سے مد
[illegible] کو اور یہی سورہ انفال کے آخر مین فرمایا ہے والذین آمنوا وہاجروا وجاہدوا الخ
اور ایسی ہی اکثر جگہہ قران شریف مین آیات فضیلت مہاجرین و انصار مین ناطق ہین امامیہ کو
سوا اسکے کہ چار کو اللہ کی صفات مین شمار کرین اور کچہہ بن نہین پڑتا امامیہ کی کتابون مین
حدیث نبوی فضائل مہاجرین و انصار مین بہت کم منقول ہین وہ باعث انحراف سے ہے کہ وہ لوگ
خلافت ابوبکر رض مین متفق ہین اور بلاشبہ خلفاء راشدین مہاجرین و انصار کے رئیس ہین
ملا باقر نے جو تاویلات خفیفہ اور تکلفات رکیکہ واسطے اخراج خلفاء ثلثہ اور مہاجرین و اہل بدر
اور شریک بیعت الرضوان کے حق الیقین مین لکہے ہین ذکر اون کا طول ہے اس رسالہ مین

اونکی گنجایش نہیں اور جو کتاب جواہر السنیہ کی باب محمدیہ مین حدیث قدسی لکھی ہے جسکا ترجمہ یہ ہے
کہ فرمایا نبی صلعم نے جس کسی نے ایمان خدا اور رسول پہ لاکر نماز پڑھی مسجد نبوی مین اوسکی مغفرت کیگئی
اور گناہ اوسکے اگلے پچھلے معاف ہوئے — فضیلت خلفاء راشدین اور صداقت اونکی
کی کہ درحضور سرور عالم مین مشہور ہے مختصر ہے حق الیقین مین چوتھے باب کے پانچوین فصل مین
لکھا ہے کہ آنحضرت کی خصلت مین داخل تہا اصحاب سے مشورہ کرنا اور بعض مین فرمایا ہے کہ جب
تہا اونکی یہ بات ظاہر ہے کہ اصحاب ثلثہ بملاحظہ انجام بینی ملت جاہلیت آپنے حسن اعتقاد کو مشرف
اسلام ہوئے اور کنبہ قبیلہ اپنے سے انقطاع کیکے گہر بار اپنا سرور کائنات پر تصدق کر کے ہمسر
مہاجرین اور شریک بیعت الرضوان ہوئے اور شیخین نے لڑکیاں اپنی رسول کی زوجیت مین
دین اور عائشہ بنت ابوبکر صدیق اور حفصہ بنت عمر فاروق کہ فضیلت اونکی کلام ربانی سے ثابت
ہے زوجیت مین داخل ہوکر مورد عنایات الہی اور تفضلات رسالت پناہی ہوئین اور رسول کریم
رقیہ اور کلثوم دو لڑکیاں اپنی ایک بعد دوسری زوجیت عثمان مین دین اور خیر البشر کے سامنے
کسیطرحکا کوئی قصور اونسے سرزد نہیں ہوا اور اکثر کتب فرقہ اسلام مین بہت احادیث نبوی اونکی
فضیلت مین درج ہین اور کتب امامیہ مین جو کوئی حدیث ان حضرات کی فضائل مین ہے تو کتاب شیعہ
ہے وہ ظاہر دلیل حق پوشی اس فرقہ کی ہے عقل مین نہیں آتا کہ جو ایسے عنایات خالق موجودات
و تقرب رسول سرور کائنات کبھی کوئی حدیث فضیلت مین ان حضرات کی نفرمائی ہو —

اہل سنت عشرہ مبشرہ کو قطعی جنتی جانتے ہین اور حدیث بشمار اونکی فضیلت مین کتابون
مین موجود ہین او اسمین شک و شبہ نہین کہ وہ لوگ رئیس اور پیشوائے مہاجرین اور شامل بیعت الرضوان
ہین اور بدریون مین او اونمین خلفاء اربعہ اور سعد ابن وقاص اور سعید اور ابو عبیدہ جراح اور
طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف ہین اور امامیہ انہین سے کئی شخصون پر طعن کرتے ہین
حق الیقین مین دسوین طعن مطاعن عثمان رضہ سے یہہ ہے کہ اکثر امامیہ عقلی دلیلون سے بیان
کرتے ہین کہ عقلاً جائز نہین ہے کہ اللہ تعالی نے غیر معصوم شخص کو خبر جنتی ہونیکی دی ہو کیونکہ
یہ بات اوسکے اغراز کا باعث ہوتی ہے قبح پر انتہی یہہ بات محض غلط ہے اسواسطے کہ بالاتفاق ثابت
ہے کہ جماعت اہل بدر کو اور اور مسلمانونکو جو بیعت رضوان مین شریک تھے حق تعالی نے مغفرت
بشارت دی ہے اور امامیہ اون بشارتونکو شیعونکے حق مین نقل کرتے ہین جیسا کافی کی
کتاب الحجت مین لکھا ہے اور ایسے بہت مقولہ کتب امامیہ مین لکھے ہین اور حق الیقین مین اثبات رجعت
باب کی آٹھوین فصل مین امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا قسم خدا کی تم مین سے
دو آدمی بھی داخل جہنم نہونگے واللہ ایک بھی داخل نہوگا انتہی اور یہہ بات ظاہر ہے کہ یہہ حکم
عام کافہ انام کے حق مین تھا جسمین اور تردد کی جگہہ ہے کہ حدیث نبوی بشارت تھوڑے سے
آدمیونکے واسطے ہے اور وہ سب اصحاب رسول اللہ ہین اور سب سے پہلے ایمان لائے
اور مہاجرین بھی ہین اور شریک بیعت رضوان ہین اور بدریونکی جماعت سے ہین جائے گفت

ہوں اور اونپر عقل کی اختراع سے لعن و ملامت واجب ہو خصوصاً خلفاء راشدین اور طلحہ اور زبیر
امامیہ کے نزدیک مستوجب لعن ہین اور مجمع البیان مین سورہ آل عمران کی اس آیہ کی تفسیر مین لکھا
ہے فلما احس عیسے منہم الکفر الخ کہ رسول صلعم نے زبیر کو اپنا مددگار فرمایا ہے اور کشف الغمہ مین جنگ
جمل کے حال مین لکھا ہے امیر المومنین نے طلحہ کو مہاجرین کا سردار اور زبیر کو مددگار قریش کہا
ہے۔ اور حق الیقین کے چھٹے باب کی اونیسوین فصل مین لکھا ہے کہ امام رضا نے فرمایا کہ اصحاب
رسول اللہ نہ مومن ہین نہ کافر بلکہ مجہول ہین مسلمان کہے ہین انتہی فضائل اصحاب رسول اللہ کے مصباح
الشریعت اور کلام حضرت امیر سے جو نہج البلاغت مین ہین اور اوس تفسیر مین جسکو امامیہ امام
حسن عسکری سے منسوب کرتے ہین بخوبی لکہے ہین اور کافی مین لکھا ہے کہ جو پیچھے ایمان لایا وہ
پہلے ایمان لانیوالوں سے افضل ہے اور منہج الفاضلین مین دوسرے باب کی تیسری منہج مین
پندرہوین دلیل مین لکھا ہے کہ السابقون الاولین سے وہ لوگ مراد ہین کہ بموجب فرمانے رسول
صلعم کے علی اور اوسکے شیعہ ہین کہ سب سے آگے جنت مین جاوینگے اس جگہہ سے ثابت ہوتا ہے کہ
شیعان علی مرتضے اگر معصوم نہین ہین جو اصحاب رسول سے فضیلت مین زیادہ ہین قیاس مین
نہین آتا کہ محبت کے پردہ مین ایسے ایسے توہین اور بےعزتی اور بےعصمتی اہلبیت بیان کرین اور اصحاب
رسول اللہ سے اپنے تئین افضل سمجھین۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔

باب [illegible] جواب [illegible] اعتراضات اصحاب رسول اللہ اور معتقدات [illegible] بیان مین

فرقہ امامیہ ایسا خود پسند فرقہ ہے کہ برخلاف اور فرقون کے اپنے مذہب کی کتابون پر بھی عمل
نہین کرتا جس کتاب مین جو کوئی روایت مفید مطلب اور اپنے اصول کے موافق پائی اوسکو اختیار
کر لیا چنانچہ ایک قصہ مولف چشم دید خود لکھتا ہے کہ ۱۲۷۳ھ مین جسکو عرصہ سترہ برس کا گذرا ایام عشرہ
مین پندرہ آدمی جو سرغنہ اور سر گروہ فرقہ امامیہ تھے اصحاب ثلثہ کی صورت بنا کر شہر سہارنپور کے
بازار اور کوچون مین اور اون محلون مین جہان جہلاے اہلسنت رہتے تھے نکالی اور بعض تبرا
بہ اعلان کہا بعد اوسکے مقدمہ عدالت مین رجوع ہوا وقت استفسار عدالت کے جواب دیا
کہ ہماری کتابون مین تو نہین لکھا ہے لیکن ہمارے نزدیک یہہ امر عبادت مین داخل ہے بعد
تحقیقات کامل اور گفتگوے بسیار کہ لکھنا اوسکا اس رسالہ مین فضول ہے تیرہ ۱۳ آدمی یعنی حسین
فرخ بیگ حسن بیگ حسین علی اصغر بیگ باقر بیگ نظیر بیگ فتح بیگ منیر بیگ چہجے بیگ ممتاز بیگ
ایک ایک سال قید سخت رہین اور دوست علی اور حیدر حسین پر سو سو ۱۰۰ ۱۰۰ روپیہ جرمانہ اور اگر
ادا نکرین چھ چھ مہینے قید سخت رہین فدا حسین عاشق حسین رہا ہوئے اور روبکار اس مقدمہ
کی نقل پیوست ہے بزرگی خود پسندی کا یہ نتیجہ پیدا ہوا کسی نے سچ کہا ہے ۔ ٥ ۔
عیبست بزرگ برکشیدن خودرا + وز جملہ خلق برگزیدن خودرا + از مردمک چشم بباید آموخت
دیدن ہمہ کس را وندیدن خودرا + پہلا حصہ جواب مطاعن اصحاب وازواج آنحضرت
صلعم کے بیان مین ۔ امامیہ حضرت امیر المومنین کی محبت کا حیلہ کر کے اصحاب کبار کی عداوت

ہین بہت بیباک ہوکر خلافت کے بطلان مین دلیلین نکالتے ہین اور خلفاء راشدین کے الزام
دہی کی خاطر کوشش کرتے ہین چند مطاعن بمضمون مختلف نقل کرتے ہین جنکی اصل بالکل
کچھہ نہین ہے اور کتب اہل سنت مین کہین اون کا ذکر نہین ہے جواب دہی اونکی ایسے مخترعات
کی کہ محض فضول ہے اہل سنت کے ذمہ کچھہ لازم نہین ہے اور جو اونہون نے اپنی کتابون مین
لکھا ہے حجت قاطع نہین ہوسکتا ہے جیسے امامیہ احادیث و اخبار اہل سنت کو خاص فضائل
خلفاء راشدین قبول نہین کرتے باوجودیکہ وہ خود اونکی کتابون سے ثابت ہین مگر اہلسنت
نے ہمت کے دیکر انکو جواب مطاعن خلفاء راشدین اچھی طرح انجام دئے ہین اونمین سے
جو اونکے نزدیک عمدہ مطاعن ہین وہ اس رسالہ مین لکھے جاتے ہین باقی خفیہ کو
اہل بصارت خود دیکھ لین — اما ابوبکر صدیق رض کے مطاعن مختلف قول سے بیان
کرتے ہین اور کہتے ہین واسطے لینے بیعت کے حضرت فاطمہ کے گہر جلا دینے کا ارادہ کیا جیسا
حق الیقین کے تیسرے طعن مین لکھا ہے کہ عمر رض نے ابوبکر رض سے کہا کہ آدمی کیون نہین بہیجا
کہ علی کو معہ فلان فلان چند نفر کے بیعت کے واسطے حاضر کرین اور یہ بہی لکھا ہے کہ عمر رض
نے بہت طیش مین آکر لکڑیان اہل بیت کے دروازہ پر جمع کین اور آگ منگا کر اوسمین ڈالدی
یہ حکایت بالکل بیہودہ اور بے اصل ہے اہل سنت کی کتابون مین اسکا اصلا ذکر نہین ہے
اگر ہوا ہے بیان کیا جاوے بالفرض اگر دو چار آدمی تفرقہ اندازی کے واسطے بگڑتے نے انتظام

خلافت کے برخلاف وصیت رسول اللہ کے بیعت ابو بکر صدیق سے سرکشی اختیار کی تہی اور در
دروازہ سیدۃ النساء پر جمع ہو کر کچہہ ارادہ مفسدہ کا کیا ہو اور اونہون نے بسبب اخلاق
کریمانہ کے کچہہ تدارک نکیا ہو تو ادب دنیا حاکم وقت کے اختیار ہی جسطور اور جس مصلحت سے
چاہے فساد کو دفع کرے وہ بیان اس رسالہ کے لکہنے کے لایق نہین ہے بعضے متاخرین امامیہ نے بیعت
امیر المؤمنین با خلیفہ اول احوال عجیب و غریب اختراع کئے ہین جیسا حق الیقین کے تیسرے طعن
مین لکہا ہے کہ فاطمہ زہرا نے فریاد کی اور عمر فاروق نے سر غلاف شمشیر آپ کے پہلو پر مارا حضرت
امیر نے اپنی تلوار اوٹہائی وہ چہین لی اور گلے مین رسی ڈالکر کہینچکر باہر لانا چاہا اور حضرت فاطمہ زہرا
کے پہلو پر لات ماری کہ اوس ضرب سے استخوان پہلو ٹوٹ گیا اور فرزند جسکا نام رسول خدا
نے قبل از تولد محسن رکہا تہا حمل گر گیا اور تازیانہ آپ کے بازو پر مارا کہ ہڈی بازو کی
ٹوٹ گئی اور اوسی ضرب کی سختی سے آپ شہید ہوئین بازو پر اوس گرہ کی ضرب موجود تہی انتہی
اور صاحب احتجاج نے لکہا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا نے کمر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مضبوط پکڑی
تہی اور لوگ چاہتے تہے کہ آپ کو گہر سے باہر لاوین جب قریب دروازہ کے پہونچے اور چاہا کہ
کشان کشان دروازہ کے باہر لاوین حضرت فاطمہ زہرا منع کرتی تہین اور وہ نہین مانتے تہے
اوسوقت حضرت فاطمہ زہرا نے ایک ہاتہہ سے دامن حضرت علی کرم اللہ وجہہ مضبوط پکڑا اور
دوسرے ہاتہہ سے چوکہٹ کو انتہی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت فاطمہ زہرا کی پہلی بھی طاقت نہ کہتے تھے اور یہ بات قیاس مین بھی نہین آتی کہ حضرت فاطمہ
زہرا نے ایک ہاتھ سے دامن اور دوسرے سے چوکھٹ پکڑکر روک رکھا اور دو آدمی کھینچتے
تھے اور دامن نہین پھٹا — امامیہ ایسی مطربات باتین بہت نقل کرتے ہین یہہ حال ارذل
قوم کا ہے کہ جسوقت پیادہ سرکاری پہونچا عورات نے سوال و جواب کرنا شروع کیا ایسی
باتین عترت رسول اللہ صلعم کیطرف نسبت کرنی مین شرم نہین آتی اسکو کوئی عقلمند یقین
نہین کرسکتا کہ ابھی لڑکا پیدا نہین ہوا رسول کریم نے قبل از تولد نام رکھا ہو جو کچھ ماں کے
شکم مین ہو اوسکا حال سوائے پروردگار کے دوسرا نہین جانتا کہ وہ دختر ہے یا پسر جیسا اللہ تعالی
نے فرمایا ہے ویعلم ما فی الارحام یعنی اللہ جانتا ہے جو پیٹ مین ہے اور جس حال مین رسول خدا
صلعم کو معلوم تھا کہ شکم مین لڑکا ہے تو ضرور تھا کہ یہی آپکو معلوم ہوگا پھر اوسوقت نام رکھنے
کی کیا ضرورت تھی اور یہ بات خلاف قیاس ہے کہ اصحاب رسول اور مہاجر و انصار اور بنی ہاشم
باوجود موجودگی معاون اور مددگار نہوئے اور اگر یہ بات کچھ اصلیت رکھتی تو علمائے متقدمین امامیہ
تو اسکو مطاعن عظیم شمار کرتے یہہ مطاعن جو سہل بیان کئے ہین انکی حاجت کیون پڑتی
اور کوئی عقلمند ایسی دلیلون کو نسبت اسد اللہ الغالب کہ تمام عرب و عجم مین شجاع مشہور ہین
قبول نہین کرےگا اور اہل سنت کے نزدیک یہہ روایت محض غلط اور بالکل جھوٹ
ہے — کیونکہ اہل سنت کی کتابون مین بہت جگہہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم کی حیات مین حضرت

فاطمہ زہرا کے تین صاحبزادے تولد ہوئے اور آپ نے خود تینوں کے نام حسن حسین
اور محسن رکھے پس یہ روایت کیونکر صحیح سمجھی جاسکے اسیطرح اور بھی روایتیں بے اصل ہین
اور ایک حکایت اور اسوقت یاد آئی وہ لکھی جاتی ہے ۔ حکایت ایک شخص امامیہ مذہب نے
کسی سنی مذہب سے کہا کچھ حال علی کرم اللہ وجہہ بیان کرو اوسنے کہا علی دو ہین ایک ہمارا ایک
تمہارا سے کونسے علی کا حال بیان کرون اوسنے کہا ہم تو ایک جانتے ہین اور تم دو کہتے ہو
تو دونون کا حال بیان کرو اوسنے کہا اہل سنت کے علی ایسے شجاع اور دلیر اور جوانمرد تھے
کہ عرب و عجم مین اونکی شجاعت مشہور ہے اگر دس ہزار آدمی تنہا تلوار لیکر کہین پڑین تمام شہر
بھاگ جاوین جنہون نے تنہا بقوت بازوی خود در خیبر کو اوکھاڑ کر چہ پیڑ سے پہینکدیا اور
جنگ بدر اور جنگ حنین اور جنگ جمل اور جنگ خندق مین ایسے ایسے کار نمایان کئے کہ اوس
باب مین بیشمار حدیثین رسول خدا آپکی صفت مین موجود ہین اور حال شجاعت سے کتابین مملو
ہین مگر خلافت کے معاملہ مین کبھی خواہش نہین کی بلکہ ہمیشہ اوس سے بیزار رہے اور بعد شہادت
عثمان رضی زبردستی لوگون نے اونکو خلافت پر بٹھا کر بیعت کی بلکہ بعض تمہارے علما متقدمین
نے اونکو اپنا علی تصور کرکے اپنے مذہب کی کتابون مین بھی بہت شجاعت اونکی بیان کی ہے
اور ایک علی تمہارے ہین کہ تمام عمر خلافت کے غم مین بسر کی اور لوگون سے مدد چاہی اور
بہت سفارش کی کسی نے فریاد نہین سنی اور اسی غم و رنج مین رحلت کی خلیفہ دوم نے لڑکی

اونکی ام کلثوم نام بیٹیان فاطمہ زہرا بنت رسول خدا صلعم سے پیدا ہوئی ہو جو چہ چھین لیکی
صبر کیے چپ ہو رہے چہ چار آدمی نے گہر مین گہس کر گلے مین رسی ڈالکر کہینچا ہاتہہ پاؤن بیت
کر رہ گئے اگر ہوئی اونکی مدد نہ کرتین وہ لوگ باہر لے آتے بہلا ہمارے علی ایسے کا ہیکو تہے اونکے
آگے ایک چار آنکہین نہین کرسکتی ہے اور مارے رعب کے لوگون کا پیشاب خطا ہوتا تہا —

حق الیقین مین پانچوین باب کی چہٹی فصل مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی صفت مین لکہا ہے کہ
اینسے شجاع تہے کہ کسی معرکے سے پس پا نہین ہوئے اور کسی لشکر سے کیسا ہی جرار ہو نہین ڈرے
اور کوئی دشمن زور آور سے زور آور ایسا نہ تہا کہ اونکے سامنے اگر جا ہو ہوا ہو اسیکی اس کا سر
کر کوتہ اندیش اپنی عقل کے موافق قیامت تک نسبت صحابہ کرام ایسے ہی روایتین بنا تے رہینگے
اور محبت کے پردہ مین ذلت خاندان نبوی کرتے رہینگے اگر ایسی ہی مصیبت درحقیقت اونپر
پڑی ضرور مدینہ سے ہجرت کر جاتے نہ کہ حج کو اور دوسرے کامون کو مدینہ سے سفر کیا اور پہر
اولٹکر مدینہ مین زیر حکومت ابوبکر صدیق واپس آئے اور حکم الٰہی ولا تلقوا بایدکم الی التہلکہ پر
عمل نکیا اور صاحب احقاق الحق نے بحث رابعہ مین لکہا ہے کہ امیر المومنین سے بیعت بہ جبر کرائی اور
منہج الفاضلین مین چوتہے باب کی پہلی فصل مین مذکور ہے کہ سلمان ابوذر مقداد اور زبیر سے بجبر
بیعت کرائی افسوس کہ ان لوگون نے کچہہ بہی جرات نہین کی اہل سنت کے نزدیک یہہ
سب حکایتین خلاف عقل و نقل مین البتہ بیعت حضرت علی مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین

خلافت کے تیسرے دن اور بعضے کہتے ہین بعد رحلت حضرت فاطمہ زہرا کے حضرت امیر نے ابوبکر
صدیق کو بلا کر شکایت کی کہ ہم اصحاب شوریٰ سے ہین رسول مقبول کے نزدیک تمنے خلافت کے
امر مین ہمکو شورہ مین کیون نہین داخل کیا ابوبکر صدیق نے عذر مناسب پیش کیا حضرت امیر
نے وہ عذر قبول کر کے بیعت کی متقدمین امامیہ بہی لکہتے ہین کہ بعد رحلت فاطمہ زہرا کے بیعت
واقعہ ہوئی پس اس صورت مین جو مصائب نسبت فاطمہ زہرا کے نقل کرتے ہین وہ سب غلط ہے
صحیح ہے — امامیہ کے نزدیک ابوبکر صدیق کی جانب یہ طعن عمدہ ہے کہ میراث رسول خدا کی
حضرت فاطمہ کو فدک نہین دیا اور اس مطلب کو مختلف کئی طرح بیان کرتے ہین مگر سوا فدک کے اور کسی
میراث کا الزام نہین لگاتے اور اہل سنت کی معتبر کتابون مین یوان لکہا ہے کہ فدک ایک گاؤن ہے
خیبر کے پاس کہ وہ بے جنگ وجدل مسلمانون کے ہاتہہ آیا رسول خدا نے حاصل اوسکا جو خمس
وغیرہ آتا تہا واسطے مصارف اپنے اہل وعیال کے مقرر کیا تہا اور جو اوس سے باقی رہتا تہا
وہ فقیرون اور محتاجون کو دیدیا جاتا تہا جب ابوبکر خلیفہ ہوئے حضرت فاطمہ نے دعویٰ کیا اوسوقت
اور وارث بہی آنحضرت صلعم کے موجود تہے اونمین سے کسی نے دعویٰ نہین کیا ابوبکر صدیق نے
حدیث شریف پڑہی کہ حضرت نے فرمایا ہے وارث ہمارا کوئی نہین جو ہمنے چہوڑا وہ صدقہ ہے
حضرت فاطمہ نے آزردہ ہوکر پہر دعویٰ نہین کیا اوسکے بعد ابوبکر صدیق نے خود آکر حضرت فاطمہ کی
[illegible] کو درمیان مین کر کے عذر کیا اور حقیقت حال [illegible] کا بیان کیا [illegible]

وہ عذر قبول کیا اور آزردگی جو خلیفہ کیطرف سے تہی اپنے دل سے دور کی پھر فدک
بدستور چار دن خلیفہ کے اور نیز عہد امام حسن کے رہا اور اوسکی قیمت اور عشائر رسول اللہ
صلعم میں صرف ہوتی رہی اور باقی فقیروں محتاجوں کو جایا کی جب عمر بن عبد العزیز کی
سلطنت ہوئی اوسنے اوسکو بہی فاطمہ رضی کے سپرد کردیا امامیہ بہت طرح دعوی کرتے ہیں وجہ
اول یہہ ہے کہ ابوبکر صدیق نے خود ایک حدیث بنا کر فاطمہ زہرا کو سنادی جیسا تجرید الاعتقاد
میں محقق طوسی نے لکہا ہے انہ اتی ابوبکر کتاباً لسنی تم اتی بہ الی اللہ روایۃ جواب اوسکا یہہ ہے کہ تجویز
کرنا پہلے حضرت کہ میراث رسول اللہ کی کسقدر تہی اور فدک کا حاصل کیا تہا اور خلفا نے کیا تجویز
اختیار آل عرب و عجم کے فدک سے کیا نفع مدنظر تہا جو فاطمہ زہرا نے عذر کیا اور حدیث
تقسیم ترکہ فاطمہ زہرا کو سنانا اور ابوبکر صدیق نے عائشہ حفصہ کو دیا اور ازواج
رسول اللہ کو جو لا ولد تہیں کیوں نہیں دیا اور فدک کس مصرف میں رہا اور معاش دریافت
رسول مقبول کیا تہی حدیث کی صحت میں کسیطرح کا شک نہیں ہے اور وہ حدیث مقبول فریقین
ہے امامیہ کہتے ہیں مضمون اس حدیث کا اس آیت کے خلاف ہے کما قال اللہ تعالی یوصیکم اللہ
فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین۔ اسلئے اس حدیث پر عمل کرنا نہیں چاہئے اوسکا جواب
یہہ ہے عبارت کلام الہی سے واضح ہے کہ ذات نبی کی اس حکم سے مستثنی ہے چنانچہ اسی جگہ
دوسری آیت موجود ہے اباؤکم وابناؤکم لا تدرون الخ یعنے باپ بیٹے تمہارے نہیں جانتے

نے یہ آیت فضیلت میں حضرت سلیمان کے فرمائی ہے اوس سے مراد علم اور نبوت
کا مال و متاع نہیں ہے حضرت داؤد کی بہت اولاد تھی میراث مال و متاع کے واسطے
سلیمان کی خصوصیت کیون ہوتی امامیہ کہتے ہین جو حدیث خلیفہ نے بطور حجت
احادیث سے ہے یعنی عوام الناس کے سمجھانیکی ہے نص قطعی کے مقابلہ مین نہین
جواب یہہ ہے کہ اہل سنت کے نزدیک صحیح ہے اور ابوبکر صدیق نے خود پیغمبر سے
سنا تھا یہہ نص قطعی کی سمجھا اگر اس حدیث مین شبہ ہوتا تو حضرت زہرا اس امر کی
امامیہ کہتے ہین خلیفہ نے یہہ حدیث خود بنا کر حجت کی جیسا حق الیقین
مین فدک کے مقدمہ مین لکہا ہے یہہ حدیث وضعی ہے اوسکا جواب یہہ ہے کہ
کتاب اصول کافی مین لکہا ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے انبیا کی میراث
نہین ہوتے احادیث سے جسنے اوسکو حاصل کیا حظ وافر جمع کیا اور
کی شرح مین لکہا ہے کہ جو کچھہ انبیا نے چھوڑا اگرچہ ترکہ ہو مگر وہ حکم ترکہ کا
من لایحضرہ الفقیہ مین آخر کتاب فی باب النوادر مین لکہا ہے کہ فدک
کا تہا بلا شرکت غیری امامیہ نے اسکی دوسری صورت پیدا کی ہے وہ یہہ ہے
امامیہ کہتے ہین رسول مقبول نے بعد نزول اس آیہ کریمہ کے وآت ذی القربی حقہ فدک
فاطمہ زہرا کو عطا فرمایا تہا جیسا مجالس المومنین کی مجلس اول مین فدک

لکہا ہے اسی سبب سے فاطمہ زہرا نے دعوی فدک کیا تہا اوسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ آیہ مکی ہے جب نازل ہوئی اوسوقت فدک کا کچہہ پتہ و نشان بہی نہ تہا اور امامیہ ایسے دعوی ناقص اور ناتمام خلاف قیاس بیان کرتے ہین کیونکہ کسی حدیث سے یہہ بات ثابت نہین ہے کہ رسول خدا نے کسی دوسرے ذوالقربی کو کچہہ معاش عطا فرمائی ہو اور لفظ ذوالقربی عموماً تہا۔ مخصوص فاطمہ زہرا کے واسطے نہ تہا عجب نہین کہ حضرت نے محاصل فدک بحکم ربانی واسطے مصارف کل عیال اپنے کے مقرر کیا ہو اور یہہ بات موافق حکم ربانی اور مصداق روایت اہلسنت کے ہے اور یہ بات ثابت نہین ہے کہ ابوبکر صدیق نے محاصل فدک فاطمہ بی بی کے واسطے مقرر کیا ہو اور امامیہ کا قول ہے کہ خلیفہ نے فاطمہ زہرا سے بمقدمہ فدک گواہ طلب کئے اور حضرت علی مرتضے اور ام ایمن نے گواہی دی خلیفہ نے منظور نکی اور جہوٹا کیا اور جہوٹا کرنا معصوم کا کفر ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ ہرگز ثابت نہین کہ فاطمہ زہرا نے ہبہ کا دعوی کیا ہو فقط بطور میراث فدک کا دعوی کیا تہا چنانچہ جواب خلیفہ کا اوسپر دلالت کرتا ہے اور اوس حال مین گواہی کی ضرورت ہی نہ تہی کیونکہ یہہ کوئی ہرگز نہین کہہ سکتا کہ فاطمہ زہرا دختر رسول صلعم مقبول نہ تہی اور اگر بالفرض دعوی ہبہ آپنے کیا اور امیر المومنین اور ام ایمن نے گواہی دی تو شرعاً گواہی ایک مرد اور ایک عورت کی ناجائز ہے اگر خلیفہ نے شہادت قبول نہ کی تو عذر شرعی ہے اس سے تکذیب فاطمہ زہرا کی لازم نہین آئی

دعوی کا ثبوت ہونا اور بات ہے اور دعوی کا جھوٹ کرنا اور بات ہے اگر مدعی اپنا دعوی کا ثبوت
نہ کرے تو اوسکو جھوٹا کوئی نہیں کہہ سکتا اور ہبہ کا ثبوت بدون قبضہ کے ہو نہین
سکتا خلیفہ ناحق باوجود پاسداری حکم خدا اور رسول خدا کے امامیہ کے طعن مین پہنس گیا اگر شرع
کے خلاف حکم کرتا خاص و عام کی زبان سے نجات پاتا اور کشف الغمہ مین لکہا ہی کہ امیر المومنین نے
اپنی عہد خلافت مین اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس دیکہی اور مقدمہ قاضی شریح کے پاس
پیش ہوا مدعی سے قاضی نے گواہ طلب کئے امام حسن اور قنبر گواہی دیگئے قاضی نے اونکی گواہی
قبول نہین کی کیونکہ گواہون مین ایک بیٹا علی کا تہا دوسرا غلام اور ایسا ہی من یحضرہ الفقیہ
مین کتاب القضا کے باب ماقبل من الدعاوی مین لکہا ہی مگر اہل سنت کی کتابون مین مذکور ہے
کہ حضرت امیر نے قاضی شریح کے حق مین دعا خیر فرمائی امامیہ کہتے ہین حضرت نے بددعا کی تہی پہر
اگر معصوم کی شہادت رد کرنے سے کفر لازم آتا ہے تو حضرت امیر نے قاضی شریح کو عہدہ قضا سے
معزول کیون نہین کیا کچہ تعجب کی بات نہین شاید حضرت امیر کو اس دعوی سے قاضی کا امتحان لینا منظور ہو
اور ایسا ہی معاملہ فدک کا سمجہنا چاہیے جب امامیہ نے دیکہا کہ ہبہ کا دعوی نہ چلا متاخرین امامیہ نے
دوسری بات دل سے پیدا کی وہ یہ ہے — وجہ سیوم امامیہ کہتے ہین فدک پر فاطمہ زہرا قابض
تہین خلیفہ نے بیدخل کردیا حق الیقین مین لکہا ہی کہ ابوبکر صدیق نے آدمی بہیجکر وکلاء فاطمہ کو
فدک سے نکال دیا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ معلوم ہوا کہ وکیل فاطمہ زہرا کا کون تہا جسکو نکال دیا تہی اگر

حضور خلیفہ کے جسقدر تھے مہاجر اور انصار اور بنی ہاشم تھے تعجب کہ وہ ایسا ظلم ہوتے دیکھتے

بیٹھے رہے چپکے خلیفہ سے نہ کہا اور امیر المومنین نے ملال خاطر ہزار بار کہا اور خلیفہ سے

جھگڑا کیا اور حق الیقین میں یہہ بھی لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ نے امیر المومنین سے بہت ناراض

ہو کر کہا کہ مانند جنین شکم پردہ نشین ہو کر گھر میں بیٹھ رہا ہے اور چورون کی طرح کوٹہری

اپنے تئین ذلیل کیا ہے جب سے انہون نے میرا حق لیا ہے کچھہ بھی حرکت نہین کرتا تعجب کی بات ہے ذرا

میں نہین آتا کہ حضرت فاطمہ زہرا نے شوہر کے حق مین ایسا سخت کلمہ فرمایا ہو اہل سنت کی

کتابون مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے اگر آدمی کو آدمی کے سجدہ کرنیکا حکم ہوتا تو مین

حکم دیتا عورت کو کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے کیونکہ خاوند خدای مجازی کا حکم رکھتا ہے روایت

ہے کہ ایکدن حضرت صلعم نے فاطمہ زہرا سے فرمایا کہ یہہ عورت جو تمہارے ہمسایہ مین ہے بہشت

مین تمسے پہلے جاویگی حضرت فاطمہ کو اوسکی ملاقات کا شوق ہوا آپ تشریف لے گئین اوسکو اپنے آنے کی اطلاع

کی وہ اجازت دے تو جاتی آپ نے اوسکو اطلاع کی اوسنے جواب دیا میرا خاوند آوے تو اوس سے

پوچھکر اطلاع دونگی جب اوسکا خاوند آیا اوسنے ذکر کیا وہ بہت ناراض ہوا کہ تو نے میرے

پوچھنے بغیر اون کا آنا کیون ملتوی کیا اون کے گھر کے ہم غلامون سے افضل ہین وہ دین و دنیا

کے بادشاہ ہین اون کے آنے سے ہماری عزت زیادہ ہوتی ہے دوسرے دن حضرت

فاطمہ شام کے وقت اوسکے گہر تشریف لے گئین دیکہا کہ وہ اپنے خاوند کی چارپائی پکڑے کھڑی

پھر اوسنے اوسپر کچھ نالیا اور کچھ لکڑیان اور اینٹون کے ٹکڑے اوسپر رکھے حضرت فاطمہ
زہرا نے پوچھا یہہ کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ وہ جب آکر یہان بیٹھا اور کسی بات پر
ہوا اگر مین پاس ہوئی تو لکڑی سے ماریگا اور اگر دور ہوئی تو اینٹ سے ماریگا -
تم کیون تو اوسکو یہہ چیزین تلاش کرتی پھرتی ہو آپ نے وہ لیجا کر یہہ سب حال
صلعم سے کہا آپ نے فرمایا یہہ ہی باعث اوسکے بہشت مین جانیکا سب سے پہلے ہے آپ
لیا آپ نے خود فرمایا تھا کہ تم سے پہلے بہشت [illegible] جائیگا پھر [illegible] فرمایا کہ
سوار ہوگی اور مہار اسکے ہاتھ مین ہوگی [illegible] بہشت مین جا [illegible]
غرض امیر المومنین نے فرمایا صبر کرو غصہ کو [illegible] - انتہی
باتین اوس معصومہ کے حق مین خلاف عقل بیان کرتے ہین قیاس مین نہین آتا کہ
فاطمہ زہرا نے حیات رسول اللہ مین امیر المومنین [illegible] آدمی کیواسطے
مقرر کئے ہون اور ایسے مطالبہ جا اصل کیا [illegible] ابوبکر
ہین لگے ہون کہ جو بالکل منافی عصمت ہو اور ایسا ہی سکوت کرنا حضرت امیر
[illegible] ابوبکر صدیق خالی از صواب نہوگی وجہ چہارم امامیہ کہتے ہین کہ رسول
فدک کے مقدمہ مین وصیت فرمائی تہی کہ یہہ حق زہرا کا ہے ابوبکر نے خلاف وصیت کے عمل کیا
جواب یہہ ہے کہ کتب فریقین سے ثابت ہے کہ وصیت ثلث مال تک جائز ہے جیسا [illegible]

سکے کتاب وصایا مین لکہا ہے اور بر تقدیر اگر وصیت صحیح کی تہی تو حضرت امیر نے اپنی خلافت
مین فدک حضرت امام حسین علیہ السلام کے سپرد کیون نہ کیا اور وصیت رسول کیون جاری نہ کی اور
حق حقدار کو نہ دیا اور باوجود اختیار کے فدک لیا ہی نہ اور امام حسن علیہ السلام نے بہی اپنے عہد
مین اوسپر قبضہ نہ کیا امامیہ کو اس بات کا جواب شافی بن نہین آتا احقاق الحق مین لکہا ہے کہ
امیر المومنین پر تمام خلیفہ ہوئے تہے اور درحقیقت آنحضرت اپنی عہد خلافت مین [illegible]
سائل کے نہین کر سکتے تہے اسواسطے کہ جن لوگون نے بیعت کی تہی وہ شیعہ خلفاء ثلاثہ کے
تہے اور وہ انہین کو عادل سمجہتے تہے اس سبب امیر المومنین نے فدک پر اپنے عہد مین قبضہ
نہین کیا اس تاویل بے اصل سے صاف ظاہر ہے کہ خلافت امیر المومنین کی فعل عبث تہا
نعوذ باللہ من ذلک امامیہ یہہ بہی کہتے ہین کہ ائمہ طاہرین کی جو شے غصب ہوجاتی تہی پہر وہ
اوسکا دعوی نہین کرتے تہے جیسا علل الشرائع مین فدک کے معاملہ مین لکہا ہے اور یہہ سبب عذر
خالی سخن سازی سے نہین ہین اسواسطے کہ امامیہ کے نزدیک خلافت حق امیر المومنین کا
تہا لیکن بعد خلفاء ثلاثہ کے قبول کی اور نیز فدک عبد العزیز نے اپنی عہد سلطنت مین امام محمد باقر
کے سپرد کیا اونہون نے خلاف سنت اپنے باپ دادا کے اوسپر قبضہ کر لیا اور بعد عمر بن عبد العزیز
کے سلاطین عباسیہ نے پہر فدک پر دخل کر لیا تہا مامون رشید نے اپنی سلطنت مین پہر حوالہ
امام رضا کیا اسی سبب صاحب احقاق الحق نے عذر غصب کو ترک کیا ہے امامیہ کہتے ہین

کہ حضرت فاطمہ زہرا بسبب رد ہونے دعوی کے بسبب شہادت کے ابو بکر رضی سے ناراض ہوئین
اور ناراض کرنا فاطمہ زہرا کا بموجب حدیث شریف کے کفر ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ کتب معتبرہ اہل سنت مین
درج ہے کہ جب ابو بکر صدیق نے سیدۃ النسا کے سامنے عذر بیان کیے تو آپ اون عذرون کو
حق سمجھکر راضی ہو گئین اور ملال خاطر مبارک رفع کیا اور بر تقدیر یہ اگر اخبار اہل سنت صحیح مین نظر کیجیے
ہوتا ہے چیز زود رنجیدہ ہو کرتا او چنین ہے خاطر معظم حضرت فاطمہ کو رنجیدہ نہین کیا فاطمہ زہرا خود ناراض ہوئین
وہ عالم بشریت تھا جب ابو بکر صدیق نے عذر معقول کئے در گذر کیا او فضائل بیان ابو بکر
صدیق کلام الٰہی سے ثابت ہین وہین کفر کی نہین ہو سکتی اور اسطرح تو حضرت زہرا تین مرتبہ
حضرت امیر کے معاملہ مین رنجیدہ ہوئین بلکہ حضرت امیر کا رنجیدہ کرنا ثابت ہے اور کتب امامیہ مین
مندرج ہے پہلی مرتبہ جب امیر المومنین نے معاملہ فدک شکایت کنارہ کیا فاطمہ زہرا آزردہ ہوئین
دوسری مرتبہ کنیز حبشہ کیطرف التفات پاکر رسول مقبول پاس جا کر شکایت کی جیسا علل الشرائع
مین لکھا ہے تیسری مرتبہ جب حضرت علی خواستگار دختر ابو جہل ہوئے سیدۃ النسا آزردہ ہوکر
گھر یان بحضور سید المرسلین گئین اور شکایت بیان کی اوسپر حضرت رسول مقبول نے ابو بکر
صدیق اور عمر فاروق اور طلحہ کو طلب کر کے اونکے سامنے امیر المومنین سے فرمایا اے علی تم جانتے ہو
کہ فاطمہ میری جگر گوشہ ہے جسنے اوسکو تکلیف دی اوسنے گویا مجھے تکلیف دی چنانچہ یہ ذکر

علل الشرائع کی ہمارا بیان میں مفصل بیان ہوا ہے اور یہ سب بیان ثابت شیعہ اسی امر کی تحریر میں
کے بیان کئے ہیں یہاں صرف اسقدر ہے کہ ابو بکر صدیق پر شک کے تسمن صرف کرتے ہیں اور
نبی کا آزردہ کرنا بالاتفاق کفر ہے مگر حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون پر بشریت کی اقتضا
سے ناراض ہوا اور حضرت ہارون معذور تھے اور عذر چاہنا ابوبکر صدیق کا کتب امامیہ
بہی ثابت ہے چنانچہ علل الشرائع کے اسی باب میں لکہا ہے کہ ابوبکر صدیق نے عہد کیا تہا
کہ جب تک فاطمہ زہرا رضامند نہوں میں یہاں سے نجاؤں گا اور رات اسیطرح گذاری
اور حضرت امیر المؤمنین صلح میں کوشش کرتے تھے اور حق الیقین میں لکھا ہے کہ ابوبکر
صدیق نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور اوسکے رسول صلعم نے وراثت
بیان کیا ہے اور فدک کی آمدنی ہے جو حکم کہو وہ سب سچ ہے اور تم معدن حکمت وہدایت اور
رحمت ہو اور دین کی رکن ہو میں تمہاری بات سچ جانتا ہوں اور یہ مسلمان موجود ہیں
ان لوگوں نے خلافت میرے سر باندہی ہے اور جو لیا ہمیں اون کے اتفاق سے لیا اور جو
لیا ہیں نے اپنے واسطے نہیں لیا یہ سب لوگ میرے گواہ ہیں انتہی ابوبکر صدیق کا اسطرح
اقرار فضیلت میں سیدۃ النساء کا کمال عذر خواہی ہے اور حق الیقین میں لکہا ہے کہ
ابوبکر صدیق نے اسقدر گریہ وزاری کی کہ قریب ہلاکت کے پہونچے فاطمہ زہرا نے کہا بخدا اب
ہر نماز کے بعد تجہکو نفرین کرونگی ابوبکر نے کہا میں ہر نماز کے بعد آپکو دعا کرونگا

اور پھر گریان باہر نکل آئے اور لوگون سے کہا تم جاؤ اپنے گہر آرام کرو کہ مجھے
معاف رکھو میں چھوڑتا ہوں تمہاری بیعت کو نہیں چاہتا ہون نہی قیاس یہ بات بہت
بعید ہے کہ ابوبکر صدیق اسطرح پشیمان ہوں اور عذر کرین اور نیز فاطمہ زہرا دعوی فدک
سے ہو ایسو گہر لا اتر نے اس بیان پر ہاتھی کی ہے اور منہاج السالکین مین لکھا ہے
کہ جب ابوبکر صدیق نے معذرت کی تو خاتون قیامت نے فرمایا کہ وہ کہین بات جو پدر
رسول اللہ کرتے تھے سو اوسکے فدک کی وراثت چہ ان منافع کی تقسیم کرو اوسکے واسطے
سیدۃ النسا کا کہنا اونکو ورثت رفع ہوتا اور حکم الہی سے انکا ... واللہ یحب
الناس مع اللہ یحب المحسنین پر عمل فرمائین اور پاسداری ابوبکر صدیق کی بسبب بجہتہ پدر
بزرگوار خود نکرتین اور ابوبکر صدیق سے خاطرداری چشم پوشی نکرتین اور امیر المومنین کی
نافرمانی قبول کرتین مگر مفسدون نے تہمت سے دامن پاک اور معصومہ کے دامن تک پہونچائے
اس بحث مین استقدر دلیل وعمل سیدہ کی کافی ہے ۔ کتب امامیہ مین لکھا ہے کہ
ابوبکر رض نے فدک فاطمہ کو دیا عمر رض نے منع کیا جیسا حق الیقین مین لکھا ہے کہ ابوبکر رض نے
نامہ فدک کے باب مین لکھکر فاطمہ زہرا کو دیا اوس وقت عمر رض نے آکر کہا یہ کیسا نامہ ہے ابوبکر رض
نے کہا فاطمہ زہرا نے دعوی فدک کیا اور علی کرم اللہ وجہہ اور ام ایمن نے گواہی دی مین نے یہ نامہ
فاطمہ کو لکھدیا عمر رض نے وہ نامہ فاطمہ زہرا کے ہاتھ سے لیکر پہاڑ ڈالا حضرت فاطمہ گریان

چلی گئیں اور نہج البلاغت میں یوں لکہا ہے کہ ابوبکر رضہ نے فدک فاطمہ رضہ کو لکہدیا
سیدہ لیکر باہر نکلیں عمر رضہ ملے اور کاغذ فاطمہ زہرا کے ہاتہہ سے لیکر پہاڑ ڈالا افسوس کہ
امامیہ کو کیا ہوا ہے کہ ظاہر میں محبت اور دوستی اہل بیت کی جتاتے ہیں اور باطن میں
رسوائی اور بے عصمتی اور بے پردگی اور بے عزتی اور بے حرمتی خاندان نبوت کی تحریر کرتے
ہیں قیاس میں نہیں آتا کہ باوجود موجود ہونے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حضرت فاطمہ زہرا
اسطرح پاپیادہ ابوبکر صدیق کے یہاں جاویں اور کاغذ لیکر نکلیں اور عمر رضہ ملیں اور کاغذ
لیکر پہاڑ ڈالیں خاندان نبوت کو اپنے گہروں سے بہی بدتر خیال کر لیا ہے اپنی عورتوں کو
تو سواریوں میں بہی گہر کا نکلنا ہونے ننگ کی ہے اور حضرت فاطمہ جگر گوشہ رسول اللہ
صلعم کو اسطرح لکہتے ہیں جس معصومہ کو اپنی عصمت کا یہہ خیال تہا کہ آپنے وصیت کی تہی
کہ دن کو دفن مت کرنا کہ لوگ جنازہ دیکہیں رات کو دفن کرنا اور حضرت شیعہ اونکو یوں
لکہتے ہیں اور اسی بات سے کہ بڑی ثابت ہے کہ ابوبکر صدیق اس معاملہ میں محض ناکردہ
گناہ ہیں سب طعن عمر رضہ پر عاید ہوتا ہے مگر قربان امامیہ کی عقل پر کہ عمر فاروق کا
الزام ابوبکر صدیق پر ثابت کرتے ہیں اور الزام رد دعوی فاطمہ زہرا اور رد شہادت
علی کرم اللہ وجہہ اور ام ایمن کا ابوبکر پر بہی الزام میں امامیہ کو چاہیے مقدمہ فدک کا
عمر فاروق میں شمار کریں مگر یہہ بات عقل میں نہیں آتی کہ خلیفہ وقت مقدمہ مشہور دیکہے

اور عمر رضی اللہ عنہ اوسکے مخالف کرین پہہ ابوبکر کو عمر رضہ کی اطاعت واجب نہین تھی حاکم
کے حکم مین دوسرے کا حکم چل نہین سکتا بلکہ ابوبکر رضہ نے عمر رضہ کا کہنا نہین مانا چنانچہ
مجالس المومنین کی دوسری مجلس کے شروع مین لکہا ہے کہ عمر رضہ نے ابوبکر سے واسطے قتل
خالد کے خواست کی ابوبکر صدیق نے قبول نہین کی اور تیسری مجلس مین لکہا ہے
احوال حذیفہ بن الیمان انصاری مین کہ جب ابوبکر رضہ خلیفہ ہوے عمر رضہ نے چاہا کہ
حذیفہ کا مواخذہ اوس کیوین ابوبکر نے روک دیا — بعضے امامیہ کا قول ہے کہ اگرچہ
فدک فاطمہ کا حق نہ تہا مگر ابوبکر رضہ کو چاہیے تہا کہ خود اونکو حوالہ کردیتے اوسکا جواب یہ ہے
کہ ابوبکر رضہ کو اپنے مال مین اختیار تہا مسلمانون کے مال مین اختیار نہ تہا چنانچہ حق الیقین
مین لکہا ہے کہ ابوبکر صدیق نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا مال موجود ہے مین تمسے دریغ
نہین کرتا جو تمکو پسند ہو شوق سے لیلو تم اپنے باپ کی امت کے سردار ہو اور اپنی اولاد کے
واسطے شجرہ طیبہ ہو تمہاری فضیلت کا کوئی انکار نہین کرسکتا تمہارا حکم ہماری سر اور
آنکہون پر لیکن مین اور مسلمانون کے مال مین موافق قول تمہارے باپ رسول اللہ کے خلاف نہین
کرسکتا انتہی بس اس سے ظاہر ہے کہ خلیفہ نے کوئی دقیقہ حضرت معصومہ کی دلداری کا نہین
فروگذاشت نہین کیا اور کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ زرہ اور شمشیر اور دلدل سواری کی
رسول خدا کہ خلیفہ کے اختیار مین تہا حضرت امیر کے حوالہ کیا اور فدک تیس برس تک

مدت عداوت کی تھی کہ بعد آمد رسول مقبول صلعم مجال نہ رہا خلیفہ نے اوسمین سے
اپنی ذات سے صرف نہیں کیا — جب ابا بکر نے دیکھا کہ بغیر شمن فدک کے معاملہ مین کار آمد
ہوا تو آخرین ایام مین دوسرا الزام بر پا کیا اور اوسکو فدک کے مقدمہ مین بیان
کیا کہ شیخین نے امیر المومنین کے قتل کی تجویز کی جیسا حق الیقین مین لکھا ہی کہ واسطے
قتل کے وقت صبح قرار پایا اور واسطے قتل کے خالد کو مقرر کیا کہ جسوقت علی کرم اللہ وجہہ
صبح کی نماز کو آوین نماز مین اونکو قتل کرے صبح کو جب علی کرم اللہ وجہہ مسجد مین تشریف
لاے اور پیچھے ابو بکر مین کھڑے ہو کر بہ تقیہ نماز پڑھی اور خالد تلوار لیکر آپکے پہلو
مین جا کر کھڑا ہوا ابو بکر نے خالد کو منع کر دیا بعد نماز حضرت علی ؑ نے خالد سے پوچھا کہ کیا
بات تھی خالد نے کہا مجھے حکم تمہارے مار ڈالنے کا دیا تھا کہ تمکو قتل کرون اگر اسوقت مجھے منع
نکرتے تو مین تمکو مار ڈالتا حضرت نے یہہ سنکر خالد کو اوٹھا کر زمین پر پٹک مارا عمر نے کہا
کہ علی تمکو خدا کے کعبہ کی قسم اسکو مت مار تا اس حضرت علی نے خالد کو چھوڑ کر عمر کو پکڑا
قصہ ایسا اصل اور بیسر و پا ہے کہ کوئی عقلمند اسکو قبول نہین کر سکتا کبھی لکھتے ہین کہ
حضرت علی اپنی جان کے خوف سے عہد خلفاء ثلثہ مین ہمیشہ تقیہ کرتے تھے کبھی یون لکھتے
ہین حجت تمام صاحب اور ذریات رسول خدا کو ازل اور لواح قوم ہندوستان کے قیاس
کر لیا ہے کہ ایسے تحریر کا کچھ جواب نہین ایسا ہی ایک قصہ جلاء العیون مین تیسرے باب کی

دوسری فصل مین لکھا ہے کہ حضرت امیر نے ابن ملجم کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ
جو کوئی میرے قاتل کو دیکھا چاہے وہ اسکو دیکھے بعضون نے حاضرین مین سے کہا
یا حضرت آپ اوسکو مار کیون نہین ڈالتے فرمایا کہ تعجب کی بات ہے کہ اوسنے ابھی مجھے مارا
نہین اور مین اوسکو مار ڈالون اور شہادت کے وقت آپنے پہلے فرمایا عفو کرنا قصاص
سے اچھا ہے اور ایسا ہی کافی اور دوسری کتابون سے ثابت ہے ۔

ایک طعن ابوبکر جنکے طعن بہت ہیں پھر کر لشکر اسامہ بن زید سے مخالفت کی چنانچہ
حق الیقین کی دوسری طعن مین لکھا ہے کہ رسول کریم نے قریب وفات خود اسامہ کو
امیر لشکر کرکے جنگ روم اور انتقام خون زید اسکے باپ کا اور غارت کرنے موتہ کہ
جہان زید مارا گیا تھا تعین کیا اور شیخین کو مع دیگر مہاجر و انصار اوسکا محکوم کیا
اور فرمایا لعنت ہے اوسپر جو اسامہ اور اوسکے لشکر سے خلاف کرے اور کئی بار فرمایا
جو اوسکے ساتھ شہر سے باہر نجاوے اوسپر خدا کی پھٹکار ہے اور مراد اور مطلب آنحضرت کا
کہنے سے یہہ تھا کہ مدینہ مخالفون سے خالی ہو کہ بعد میری وفات کے خلافت پر امیر المومنین
قایم ہوجاوین سو صحابہ و شیخین اور لشکر مدینہ سے نکل کر باہر ڈیرہ کیا دوسرے روز
حال آنحضرت بیمار ہوا حضرت رسول خدا اسکو اسامہ لشکر سے پھر آیا شیخین بھی مدینہ مین
ہے اور اوقات جو ان پر دلالت کرتے ہیں وفات کی اس آنحضرت [illegible] کا ہین [illegible] ہے

وجہ اول یہہ ہے کہ اسامہ امیر لشکر تہا اور شیخین اوسکی رعیت تہے اسامہ خلیفہ نہ تہا
پس لازم تہا کہ یہہ بہی خلیفہ نہ بن بیٹہتے دوسرے کی اطاعت کرتے جواب اوسکا یہہ ہی کہ
اس توجیہ سے ثابت ہوتا ہے اسامہ خلیفہ تہا اور ظاہر ہے کہ اسامہ کہ واسطے تادیب
اہل روم کے امیر کیا تہا یا انتقام اوسکے باپ کے بہیجا تہا اور تعین شیخین کا واسطے غمخواری
وغیرہ کے تہا اور شیخین نے دعوی خلافت نہین کیا تہا بلکہ بعد واپس جانے ابوبکر صدیق کے
حضرت رسولخدا نے اونکو پیش امام کیا اور اونکے پیچہے خود نماز پڑہی یہ ایک اور بہی تفضیلت
ابوبکر رض کو حاصل ہوئی کہ اسمین کوئی اور دوسرا شریک نہین ہے اور محامد ابوبکر رض
بہت ہین کچہہ فضائل مین مذکور ہوئے اور یہہ سب فضائل اصحاب رسول صلعم کو معلوم
تہے اسلئے کل اصحاب نے ملکر ابوبکر رض کو خلیفہ کیا اور سب نے بیعت کی اسامہ نے بہی اوس
سارے لشکر وکے ہمراہ بیعت کی اور ابوبکر رض نے موافق تجویز رسول خدا اسامہ کو
اوسی مہم پر مامور کیا امامیہ نے کچہہ عذر اسامہ کا بیعت کے باب مین نہین لکہا۔
وجہ دوسری یہ ہے کہ شیخین نے لشکر اسامہ سے حکم رسول اللہ صلعم کے خلاف کیا اور
جو خلاف حکم رسول اللہ کے کرے وہ ملعون ہے جواب اوسکا یہہ ہی کہ جو حدیث کہ معنی
اس باب مین لکہی ہے اہل سنت کے نزدیک اوسکے اخیر و لعن اللہ من تخلف عنہا۔
عبارت ساختہ ہے اور آنحضرت صلعم نے حکم کیا اور تاکید کی وہ سب کے واسطے ہی حضرت علی کے

اور عباس اور بنی ہاشم اوسمین داخل ہین یہہ طعن کل حاضرین پر اور سب لشکریون
کی نسبت ہے مخصوص ابوبکر رضہ کے واسطے نہین ہے اور جب اسامہ خود چلا آیا شیخین کا
چلا آنا حکم کے خلاف نہین ہو سکتا — وجہ تیسری یہہ ہے کہ شیخین نے حکم رسول کی روگردانی
کی اور جو ایسا کرے وہ مومن نہین ہو سکتا جواب اوسکا یہہ ہے کہ جب شیخین لشکر اسامہ کے ساتھ
مدینہ سے باہر چلے گئے بخوبی ثابت ہے تو انحراف حکم رسول اللہ کہنا صریح افترا ہے —
اما شیعہ کے نزدیک عمدہ مطاعن مین عمر فاروق کے قصہ قرطاس کا ہے اوسکا جواب یہہ ہے کہ حال
کتب معتبرہ اہل سنت مین لکہا ہے وہ یہہ ہے کہ ایکدن رسول خدا کو شدت تپ کی ہوئی فرمایا
کہ کاغذ لاؤ مین تمکو ایک نصیحت لکہون جو اوسکے بعد تم بعد میرے گمراہ نہو جاؤ حاضرین مین
اختلاف ہوا کسی نے کہا کاغذ قلم دوات لانا چاہیئے بعضون نے کہا اسوقت آپکو تکلیف ہوگی
بعضون نے کہا شدت بخار مین فرمایا ہے بعضون نے کہا کہ دریافت کرو کہ آپ نے کیا
فرمایا اس گفتگو مین کسیکی کچہہ آواز بلند ہوگئی عمر ابن الخطاب نے کہا کہ آنحضرت صلعم کو
درد کی شدت ہے ہمکو کتاب اللہ کافی ہے بعضون نے چاہا حضرت سے پہر پوچہین رسول مقبول
نے فرمایا اسوقت تم سب میرے پاس سے چلے جاؤ میرے سامنے جہگڑا مت کرو اوسوقت اس
قیل و قال کے سبب کتابت موقوف رہی اما شیعہ اسکو حجت و دلیل عمر ابن الخطاب پر
تعدی کیا ہے اور اس روایت کو خوب بنایا ہے — وجہ اول یہہ ہے کہ عمر رضہ نے رد حکم

رسول کیا اور نہ وحی الٰہی تھی - جواب اوسکا یہہ ہے کہ ارشاد نبوی کیا حکم [illegible]
ہوتی تھی سو یہہ کہ [illegible] باتیں کرین جو اسمین [illegible] کرنا انبیا حضرت صلعم ہو البتہ [illegible]
ہو واسطے [illegible] کہ اکثر وحی موافق رای عمر ابن الخطاب کے نازل ہوتی تھی جیسا کہ باب [illegible]
مین مذکور ہوا اور عمر رض نے حکم رسول مقبول رد نہین کیا اور نہ یہہ کہا کہ ہم قبول نہین
کرتے بلکہ کمال ادب سے تخفیف رنج رسول کی شدت بیماری سے مقصود تھا رفع تکرار
حاضرین کے موافق اونکے مشورہ کے کہا ہمارے واسطے کتاب اللہ کافی ہے اور سبقت کرنا
عمر رض کا اس قول مین موافق عادت کے تھا کیونکہ عمر رض ہمیشہ مہمات مین شریک مشورہ
رہتے تھے اور اس بات سے یہہ ثابت نہین ہو سکتا کہ عمر رض نے حکم رسول خدا کا انحراف
کیا بلکہ ایسے مخالف تو حضرت امیر اور رسول خدا سے اکثر ہوتے ہوئین [illegible] لکھنے کی گنجایش
نہین ہے اگر عمر رض نے احتیاطاً [illegible] رسول صلعم کے یہہ لفظ کہا تو کیا مضائقہ ہے [illegible] قرینہ [illegible] کا
قول ہے کہ ناقہ سواری کی حضرت عایشہ صدیقہ تھک کر چلنے سے رہ گیا کفار قریش نے
زبان طعن کی کھولی اور رسول خدا کو ملال پیدا ہوا حضرت امیر نے چند بار واسطے [illegible]
اظہر کے کہا کہ عایشہ کو طلاق دیدین رسول مقبول نے تامل کیا وحی الٰہی تطہیر عایشہ
مین نازل ہوئی کفار قریش پشیمان ہوئے اور حضرت عایشہ کی اس جہوٹ [illegible] سے [illegible] ہوئی
اور یہہ بات ظاہر ہے کہ ایسی تکرار کے وقت جو حاضرین مین واقع ہوئی کتاب تحریر ہوتی

تو اندیشہ کی جگہ ہی تھی کہ بعد رسول خدا صلعم کے اختلاف اور جھگڑا لوگوں میں ہوتا
اور سوقت تھا اسی باعث حضرت نے تجویز کیا تھی اور جاے تامل ہے کہ رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وسلم نے نسبت حاضرین کے ارشاد فرمایا تھا کہ کاغذ لاؤ تو تمہکو کتاب لکھہ دیں کہ اوسکے
بعد تم گمراہ ہو خصوصیت عمر فاروق کی نہیں تھی کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ اوس مجمع
مین علی کرم اللہ وجہہ اور عباس عم رسول اللہ صلعم اور اکثر اقربای رسول خدا حاضر
تھے وہ کیون عمر رض کے کہنے سے خاموش ہو رہے سب حاضرین قرب نافرمانی رسول
کریم کے ہوے بلکہ قرین قیاس ہے کہ خاص خطاب بنسبت امیر المومنین علیہ السلام ہو کیونکہ آپ
کاتب وحی تھے اور تحریر خطوط رسول خدا بھی اون کے سپرد تھی اسی لحاظ سے خواجہ
نصیر الدین نے تجرید میں لکھا پس عمر فاروق کے ذمہ یہہ الزام نہین لگا سوا اسکے
کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ قصہ قرطاس کا پنجشنبہ کو ہوا اور رحلت آنحضرت صلعم دوشنبہ
کو واقع ہوئی اگر یہ حکم وحی تھا تو حضرت پہر اوسکو لکہا دیتے عمر رض کی خاطر سے اوسکے لکھانے
سے خاموش نہ رہ جاتے حالانکہ تعلیم الہی کے پہنچانے میں تاکید تبلیغ ہے سورہ احزاب کے
شروع میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے یا ایہا النبی اتق اللہ الخ اے نبی ڈر اللہ سے اور
کہا مان منکرون کا اور دغابازون کا مقرر اللہ سب جانتا ہے حکمت والا اس سے
صحیح ہی ثابت ہے کہ جو کچہ خاطر مبارک میں گذرا وہ وحی نہیں ہی ورنہ اوسکا اظہار کرنا

ضرور تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ مگر چونکہ رسول
مقبول انکا ارادہ تھا وہ امر بھی حاصل ہو گیا اور اوسکے واسطے کلام الٰہی کافی ہو گیا اور شاید مطلب
ناظر الٰہی یہ ہوگا کہ آنحضرت صلعم اور جمیع حاضرین کو اس قدر فکر ہو کہ بستہ ہی ہو گا امامیہ اس
بات کو مجبوری اور ناچاری رسول خدا اور بنی ہاشم کی تصور کرتے ہیں اور متاخرین امامیہ
گمان کرتے ہیں کہ رسول خدا کو لکھنا خلافت کا بنام علی مرتضےٰ منظور تھا جیسا حق الیقین کے
ملحقہ فصل میں مطاعن عمر سے لکھا ہے کہ کوئی امر مہم واسطے مصلحت کے ہو گا اور قیاس
سے یہ نہیں ہے مگر یہ کہ خلیفہ اور جانشین عالم اور عادل اور معصوم ہو یہ فقط گمان ہے
اور قیاس میں نہیں آتا کیونکہ امامیہ کے نزدیک یہ بات تحقیق ہے کہ رسول خدا نے غدیر میں
ستر ہزار آدمی کے سامنے علی مرتضےٰ کو خلیفہ کیا اور وصی کیا اور خطبہ پڑھا اور سب حاضرین نے
بیعت علی کرم اللہ وجہہ کی بس جس شے سے ستر ہزار آدمی واقف ہوں اوسکی کتابت کی کیا ضرورت
تھی بلکہ اگر کہیں کہ تحریر خلافت بنام شیخین تھی تو اوسکی گنجایش بھی ہے کیونکہ وہ ایک راز تھا
کہ آنحضرت صلعم نے حفصہ معظمہ سے ارشاد کیا کہ اونسے عایشہ سے کہدیا اسطرح اوسکا افشا
ہو گیا اور دراصل یہہ بات ہے کہ آنحضرت صلعم وصیت تحریر کرتے بنام امیر المؤمنین اور سایر
بنی ہاشم کہ خلفائے ثلثہ سے کوئی جنگ و جدل نکریے امامیہ کو بھی اس سے انکار نہیں ہو سکتا اور یہہ
نہیں ہو سکتا کہ رسول کریم خلاف اخبار الٰہی اور علم نبوت کے تحریر خلافت بنام امیر المؤمنین کرتے

وجہ دوئم یہہ ہے - امامیہ کہتے ہین کہ عمر فاروق نے رسول اللہ کی شان مین بے ادبی
کی کہ ہذیان کا لفظ اونکی شان مین کہا اوسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ کلمہ بطور حضرت عمر کی طرف سے محض افترا
ہے ہرگز ثابت نہین ہے اگر یہہ حقیقت صحیح ہوتا تو حاضرین پر قتل کرنا عمر کا واجب تھا
مگر یہہ کہ اسکی خاطر سے حکم رسول خدا بھی بجا لاتے اور یہہ الزام حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور
عباس عم رسول اللہ پر عاید ہوتا ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ کاتب وحی تھے اور خطوط رسول اللہ
صلعم لکھتے تھے جسوقت آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ کاغذ لاؤ اگر حضرت علی پیش کرتے اور جو نوشت
کچھ کوئی بات مونہہ سے نکال لیتے اور پھر جب الزام دینے کی جگہہ تھی اور امامیہ عدم ظہور مراتب
شجاعت اسد اللہ الغالب کا بعد رحلت رسول خدا بیان کرتے ہین شریعت کی حیات مین
اگر ایسا لفظ جسمین ہتک عزت اوسکی حضرت علی کی بھی نہ سمجھتے ہم سکے اسمین شک نہین
ادب اور اخلاق میں ملک بالکہ ہر وقت کا لحاظ نہین ہوتا ہے اور ادب پر پہنچ ثابت تابعین خود سنائی
نہین ہوتا عادت اصحابہ کو اپنی عادت پر قیاس کرنا صحیح نہین ہوسکتا -

وجہ سوئم یہہ ہے امامیہ کہتے ہین کہ عمر فاروق حضور رسول خدا مین چلا کر بولے اور
یہہ برخلاف کلام الٰہی کے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی - یعنی اے مسلمانون نبی کی آواز پر اپنے آواز غالب مت کرو اور جو
حضرت خشمناک ہوئے اور فرمایا کہ یہان سے اوٹھ جاؤ جواب اوسکا یہہ ہے کہ ہرگز ثابت

نہین ہے کہ عمر رضی نے آواز نکالی ہے اور جو لوگ چلا کر بولے انحراف حکم الٰہی اونپر
لازم نہین آتا کیونکہ نبی کی آواز پر آواز کا بلند کرنا منع ہے اور اسکے یہہ معنی نہین ہین کہ
نبی کے سامنے آپسمین بھی چلا کر باتین کرو اور فرمانا نبی کا کہ یہان اوٹھ جاؤ اور ہمارے
سامنے چلاؤ مت اور جھگڑا مت کرو نصیحت کی راہ سے یا واسطے منع کرنے صحابہ کے یا بسبب نازک مزاجی
شدت مرض کے تھا نہ یہہ بادلیل شتم و عتاب آنحضرت صلعم نہین ہے —

دوسرا طعن عمر فاروق پر یہہ ہے کہ امامیہ کہتے ہین عمر فاروق نے متعہ عورتون کا کہ بحکم آیہ کے
جو پانچوین پارہ کے شروع مین ہے فما استمتعتم بہ منہن ۔ اور تا عہد رسول اسم جاری رہا
حرام کر دیا جواب اسکا یہہ ہے کہ فما استمتعتم کے معنی مین اختلاف ہے امامیہ کہتے ہین اوس سے
متعہ زنان مراد ہے اور اہل سنت کے نزدیک تحقیق لغوی تھی اور اسکے فائدہ وار ہو چکے ہین
جیسا کہ تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہے اور احوال متعہ اہل سنت کی کتابون مین یہہ ہے کہ
آنحضرت صلعم نے پہلے متعہ کی اجازت دی تھی مگر جنگ خیبر کے وقت ممانعت فرما دی ہے مگر
یہہ بات ثابت نہین ہے کہ تا حیات رسول خدا جاری رہا ہو یا عہد خلیفہ اول تک رہا ہو
خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے کہ رسول صلعم نے اوٹھکر پہلے خطبہ طول طویل پڑھا اور بعد اوسکے
فرمایا اے لوگو سنو کہ برادرم جبرئیل مین میرے پروردگار کے پاس سے ایک تحفہ لائے ہین اور وہ
کیا ہے متعہ عورتون کا ہے اور مجھے پہلے پروردگار نے یہہ تحفہ کسی پیغمبر کو عنایت نہین کیا

قیاس مین نہین آتا کہ کس سبب پیغمبر خدا نے متعہ پر افتخار کیا کیونکہ جب متعہ کی اجازت
آئی وہ بھی پہلے کسی پیغمبر کو عنایت نہین ہوئی تھی مگر پیغمبر خدا نے اوس پر فخر نہین بیان
کیا اور اوسکے اکثر احکام نازل ہوئے ہین علماء امامیہ کی سخن سازی ہے امامیہ [illegible]
فی الدین کو جو کسی بات مین جائز نہین ہے کلام الہی کے مطابق بتاتے ہین لیکن اسمین مخالفت
رسول صلعم بیان نہین کرتے اور یہہ بھی خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا
کہ اہل مجالس جو میرے حکم کے برخلاف کرے گا یا اوسکو معطل کریگا بغض کی راہ سے تو گواہی
دیتا ہون مین کہ وہ شخص دوزخی ہے اوس پر لعنت خدا کی اور جو اس سے منکر ہوا اور جسنے اوس سے
انکار کیا تو گویا اسنے میری نبوت سے انکار کیا اور جسنے مجھسے مخالفت کی اوسنے گویا خدا سے
مخالفت کی اور وہ دوزخی ہوا انتہی امامیہ کی ان روایتون مین تکلفات کرنے سے ظاہر
ہے کہ مراد اونکی اس قول سے الزام رسول صلعم کا عمر رضی پر عاید ہوتا ہے کہ صحبت رسول اللہ
مین نفاق و مخالفت سے رہتے تھے مگر کوئی سبب اسکا سمجھ مین نہین آتا۔ کوئی شک کی
بات نہین ہے عمر ابن الخطاب اپنے حسن عقیدت سے مسلمان ہوئے مثل اہل ایران کے بزور شمشیر
نہین ہوئے کہ نفاق اون کا بعد وفات سرور عالم گنجایش کرے امامیہ نے کوئی سبب
نہین لکھا عمر رضی نے کل احکام شرعی جاری رکھے اور دین محمدی کی پاسداری سے اپنے بیٹے
پر حد زنا جاری کی کہ وہ اوس صدمہ سے جان بحق تسلیم ہوا عورتون کے متعہ حرام کرنے

سے کیا غرض تھی کہ عبد اللہ بن عمر اور ابن عباس متعہ ہی کو ناگوار بتلاتے ہیں اور اسکی نسبت

عمر فاروق کی نسبت بیان کرتے ہیں جیسے اوپر ہاشمیوں کو شراب کا حرام ہونا ناگوار گذرا اور

عجب نہیں کہ رسول اللہ نے بھی مشہور دو عمر ابن الخطاب نے متعہ حرام فرمایا ہو اور منسوخ فرمایا

کا متعہ کے باب میں کتاب اسلام سے بھی ثابت ہے استبصار کے باب تحلیل المتعہ میں لکھا ہے

کہ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ فرمایا رسول خدا نے گوشت حمار اہلی کا اور نکاح متعہ حرام

مصنف نے اس قول کو تقیہ پر محمول کیا ہے اور یہ بات خالی از فریبی سے نہیں ہے

اور یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ تقیہ رسول خدا لکھا ہے یا اوروں کا دونوں صورت میں

فساد سے خالی نہیں ہے سوا اس کے تعجب کا امر ہے متعہ کے باب میں عمر فاروق کو الزام دیتے ہیں

کیونکہ ان کے مذہب میں تو اب تک متعہ جاری ہے اور اس کے ساتھ دوسرے فرج حلال کرنا

اور فرج کا ہبہ کرنا اور متعہ دوری یعنی دس پانچ آدمی جمع ہو کر ایک عورت سے متعہ کریں اور

اپنی اپنی باری مقرر کریں درست ہے جو کہیں نکیا نہ سنا البتہ ہندوؤں کے مذہب میں

اگلے زمانہ میں سنا ہے کہ پانچ پانڈوں میں ایک عورت تھی چنانچہ اس کا نام بہت مشہور ہے

دروپدی رانی مہابھارت ارجن جی کی ناری — پانچوں پنڈت بھوگیں اوسکو اپنی اپنی باری

کہو یہ کون دھرم ہے — اور یہ بات ظاہر ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ میں شریک

تھے ہمیشہ اونکے ممد و معاون رہے اور اگر ایسا تھا تو حضرت علی نے اپنے عہد خلافت میں

جاری کیون نہین کیا اسکا کچھہ جواب نہین ہے اور اگر یہہ قول امامیہ کا درست ہے

تو علی کرم اللہ وجہہ نے عہد ابوبکر رض یا حیات رسول صلعم مین کوئی متعہ کیون نہین کیا

ملا فتح اللہ نے اس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہے کہ عمر رض کا یہہ رتبہ نہین ہے کہ حرام کو حلال اور

حلال کو حرام کرین مجتہدان امامیہ اپنی تجویز سے حلال و حرام مین تصرفات کرتے ہین

جیسے نماز جمعہ کا کہ آیہ کلام اللہ سے واجب ہے اکثر امامیہ نماز جمعہ کو حرام کہتے ہین بغیر امام

تصدیق ہونے قول امامیہ کے اگر عمر فاروق رض نے متعہ کو مسدود اور اگلی تصدیق کرکے

زمانہ رسول اللہ مین مشہور ہوا ہو تو جائے الزام نہین ہے ـ جو امامیہ کہتے ہین کہ عمر

فاروق نے خمس فی سبیل اللہ موقوف کر دیا تہا اور خمس کی حقیقت نزد ابو حنیفہ کی یہہ ہے کہ غنیمت کے

مال اور دفینہ وغیرہ سے جو حاصل ہو کل مین سے خمس حق یتیمون مسکینون فقیرون

محتاجون اور بنی ہاشم کا اور بنی مطلب کا ہے اغنیا کو دینا نہین چاہیے اور علماء اہل سنت

اغنیا کو حقدار سمجہے ہے اور امامیہ کے نزدیک خمس مین آدہا بنی ہاشم کا ہے اور آدہا نایب

امام کا حق ہے اونمین محتاج اور غنی سب برابر ہین جیسا کہ شرایع الاسلام مین لکہا ہے

اور حق الیقین مین عمر فاروق کے نوین طعن مین لکہا ہے کہ عہد رسول اللہ اور ابوبکر

کے وقت مین غنایم وغیرہ برابر قیمت کرکے ہوتا تہا عمر رض نے درہم برہم کر دیا اور زوجات

رسول اللہ مین کمی بیشی کر دی زوجات رسول اللہ سے عایشہ صدیقہ کو بارہ ہزار درہم

اوسکا مرتبہ اور محو کرنے کا مرتبہ ایک سا ہے کہ اس زمانہ مین بہی تعویذ وغیرہ کے جلانیکا
عمل جاری ہے اور اسمین بہی اسماء الہی وغیرہ ہوتے ہین اسکو کوئی بے ادبی سے تعبیر
نہین کرتا اور یہہ تحقیق امر ہے کہ ائمہ ہدی بہی قران عثمان غنی کا جمع کیا ہوا پڑہاکئے
اور لکہاکئے چنانچہ اجتک ائمہ ہدی کے لکہے ہوے کلام اللہ جابجا موجود ہین اور جو امام حسن عسکری
نے تفسیر لکہی وہ بہی اسی قران پر ہے پس لازم ہے کہ امیر المومنین نے یہہ ہی قران جمع کیا
ہوا عثمان غنی کا مقبول کرکے اپنی اولاد کو تعلیم کیا تہا سمین نہین آتا امیر المومنین نے
اپنی عہد خلافت مین صحیح کلام اللہ رائج کیون نہین کیا اور عمر رض کے قبول نکرنے سے وہ
ایسا گم ہوا کہ وجود اوسکا معدوم ہو گیا اور اہل اسلام کو اوس سے نفع نہ پہونچا یہانتک
کہ اپنی اولاد کو اوس سے بہرہ ور نکیا اور خلافت کو باوجود بے وفائی اصحاب کے اختیار کیا
تجرید العقاید مین اوسکے مصنف نے نقصان قران کا الزام مطاعن عثمان رض مین نہین لکہا
یہہ ہی سمجہکر بعض فضلاء امامیہ نے نادم ہوکر اس خیال فاسد کو خیال نہین کیا اور ایسا ہی تفسیر
مجمع البیان مین مذکور ہے اور کتاب الاعتقادات مین اوسکے مصنف نے لکہا ہے کہ جو کوئی
میری نسبت یہہ گمان کرتا ہے کہ مین نے لکہا ہے کہ قران جو اب موجود ہے اس سے زیادہ تہا
وہ جہوٹا ہے اور حق الیقین مین چوتہے باب کے پانچوین مقصد مین لکہا ہے کہ آپ کے معجزات
سے سب سے بڑا معجزہ کلام اللہ ہے کہ قیامت تک رہیگا اور مصائب النواصب مین چوتہی جلد کے دو

طایفہ مین لکھا ہے کہ تغیر ہونا قران مین قول جمہور امامیہ نہین ہے مگر اونمین سے تھوڑے
لوگ کہتے ہین وہ لایق اعتماد کے نہین ہے ۔ دوسرا طعن امامیہ کا عثمان غنی پر یہہ ہے کہ
حکم مروان کے باپ کو رسول خدا نے مدینہ سے نکلوا دیا تھا ابوبکر رض کے عہد مین عثمان رض نے
اوسکی سفارش کی ابوبکر رض نے تسلیم نہین کی اور اسیطرح عمر رض سے کہا انہون نے بھی
حکم کو مدینہ مین بار نہین دیا عثمان رض نے اپنے عہد خلافت مین بے مرضی رسول خدا کے اوسکو
بلاکر اپنا مصاحب بنایا اور مروان اوسکے لڑکے کو امیر کیا اور بڑا مفسدہ برپا ہوا جواب اوسکا
یہہ ہے کہ اہل سنت کی کتابون مین درج ہے کہ جب عثمان رض نے اپنی خلافت مین حکم کو بلانا
چاہا اصحاب رسول نے منع کیا عثمان رض نے جواب دیا کہ مین نے وفات کے وقت رسول خدا سے
اسکا قصور معاف کرا لیا تھا لیکن اس بات کا کوئی گواہ نہین تھا اس سبب سے ابوبکر اور عمر رض
نے منظور نہین کیا اور اب مین اپنے علم پر خود عمل کرتا ہون اور ہر ایک شخص اپنے علم پر
عمل کرسکتا ہے اور یہہ جواب شافی ہے اور حکم کے آنے سے مدینہ مین کوئی فتنہ برپا نہین
ہوا اور عثمان رض نے مروان کو ریاست پر مامور کیا اوسنے صلہ رحم ادا کیا الزام عثمان رض پر نہین
اسکا اقربا پروری مین کلام الہی ناطق ہے اور جامع الاخبار مین آٹھوین باب کی دوسری
فصل مین لکھا ہے قول امیر المومنین کہ مروان جنگ جمل مین اسیر ہوا حسنین ع نے اوسکی
سفارش کی امیر المومنین نے اوسکو چھوڑ دیا اور رسول صلعم کے وقت مین مرتہ [illegible]

سے کچھ نسبت نہیں ہے اور قتل عثمان رضہ اگر واسطے قصور ہوا وہ عثمان رضہ پر بلا بہتان ہو سکتا

یہ مشہور و معروف ہے کہ شیعان علیؑ سے ایک زیاد بن سفیان ہے کہ ولد الزنا تھا اگر وہ سکو

کوئی ولد الزنا کہتا تو وہ خوش ہوتا تھا اکثر اوس سے عہد خلافت امیر المومنین میں جھگڑا ہوئی

پیدا ہوئی اور فتنہ برپا ہوئے اور ریاست میں بد انتظامی ہوئی اور نامہ کا عتاب آنحضرت

[illegible] لکھے گئے تواریخ میں سب درج ہے اور شرح نہج البلاغت میں سب حال لکھا ہے اور

بعد شہادت امیر المومنین امام حسنؑ آپکے جگر گوشہ کے ساتھ [illegible] شہید ہوئے اور ابن

[illegible] شمر کا اوسکی ہمشیر ام البنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ [illegible] اور [illegible] ابن

زیاد اوسکے حکم سے پیدا ہوئے اور شمر ہمراہ حضرت امیر کے جنگ صفین میں [illegible] ساتھ رہا

اور بڑا رفیق تھا آخر کار جہنم داخل ہوا — دوسرا الحسن [illegible] عثمان رضہ [illegible] تھے

کہ اصحاب رسول رضی اللہ عنہ اون سے بیزار تھے یہانتک کہ قتل [illegible] تین دن لاش

بے گور و کفن پڑی رہی بعد تین دن کے دفن ہوے تجرید القواعد میں [illegible] لکھا ہے

اور حق الیقین کی دسویں مجلس میں لکھا ہے کہ بعد قتل اہل مدینہ نے دفن میں کیا

اور تجہیز و تکفین کیا تیسرے دن بے کفن اور غسل کے یہودیوں کے مقبرہ میں دفن کر دیا اور

امیر المومنین اور سارے اصحاب اوسکی نماز جنازہ نہیں پڑھی اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت

امیر اوسکے قتل سے بہت خوش ہوے جواب اوسکا یہ ہے کہ یہ باتیں خلاف عقل

پاس ہے اور ابوبکر اور عمر رضہ مجھ سے بہتر نہ تھے عمل میں اور تم قریب تر ہو نسبی
قرابت رسول میں ہو اور تمکو جو بات دامادی و خویشی میں حاصل ہوئی اونکو نہیں
ہوئی اور تواریخ سے ثابت ہے کہ عثمان رضنے اپنی عہد خلافت میں محمد بن ابوبکر
کو بمشورہ حضرت امیر المومنین والی مصر کیا تھا مروان نے واسطے دفع کرنے اوسکے فریب
کیا اور محمد بن ابوبکر نے کوفیون اور مصریون کو جمع کرکے مطالبہ چاہا حضرت عثمان رضہ
نے باندیشہ کشت و خون نہ دیا اسپر ہجوم ہوا علی مرتضےٰ نے بلوا دور کرنیکی کوشش
کی اور لوگون کو دھمکایا مگر کچھ کارگر نہوا عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت نے چہلہ
آدمی کے ساتھ جاکر عثمان رضہ سے اجازت لڑائی کی چاہی آپ نے فرمایا میں نے زبانی
رسول اللہ صلعم کے سنا ہے کہ تلوار سے ہلاک کیا جاؤنگا اور قول نبی میں شک
نہیں ہے پھر میں خونریزی کا سبب نہونگا اور کلمہ گویون کی مدینہ رسول اللہ میں جنگ
ہونیکی اجازت دون حضرت امیر تدبیر دفع بلوا کی کرتے تھے اور حسنین علیہ اور قنبر اور زبیر اور
ابوہریرہ بوقت بلوا دروازہ پر محافظ تھے اہل بلوا نے اینٹ پتھر انکو مارنے شروع کئے امام
حسن علیہ خون آلودہ ہوے اور قنبر مجروح ہوا اسکے بعد اہل بلوا نے بنی ہاشم کے خوف
سے راہ دروازہ چھوڑ کر عقب حویلی نقب دیکر عثمان رضہ کو درحالت تلاوت کلام اللہ شہید
کیا اور خون عثمان رضہ اس آیہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم پر گرا وہ کلام اللہ

ہنوز موجود ہے اور یہہ فتنہ شہادت عثمانؓ کا مدینہ رسول اللہ مین اول ہوا اٹھارہوین
ذی الحجہ روز جمعہ کو بعد عصر کے واقع ہوا اور شب شنبہ کو بدستور شہدا بے غسل و کفن نماز
پڑھکر دفن کیا بعض مین لکھے ہے نماز جنازہ پڑھی اور بہت صحابہ شریک نماز تھے نام انکا
کتب تواریخ مین درج ہے اور اگر بالفرض نعش عثمان رضی کی تین روز پڑی رہی تو یہہ ملامت
کچھہ کریا صادقہ ہے مگر نہین تہا اسکا الزام حاضرین پر ہے عثمانؓ پر نہین ہے بیٹا
خود حضرت امیر المومنین ہین اور سیدۃ النسا مین نقل کرتے ہین جو مطاعن ابوبکر
مین لکہے گئے اور بعضے اصحاب واقعہ بلوا مدینہ رسول خدا مین کہ قتل عثمانؓ ایک حادثہ
عظیم تہا اتمام انتظام خلافت مین مشغول ہو گئے جیسا کہ بعد رحلت رسول خدا کے واقعہ ہوا
اس سبب جنازہ عثمانؓ پر نہ آسکے ہون اس مین توہین عثمانؓ کی لازم نہین آتی اور
صدمہ نعش عثمانؓ کی حضرت کرم اللہ وجہہ کے ساتہہ اور کیا ہو گی کہ تمہین ان کی بیکسی پر جو
مخالفت مروان کی مدینہ مین کیا ایسے وہی امر موجب خون عثمانؓ کا ہوا اور شیعہ اس نفاق کی
اس معاملہ مین بالکل جہوٹہ اور محض افترا مفتریون کا ہے نہج البلاغۃ مین لکہا ہے کہ
علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا بخدا کیسا فتنہ لوگون نے میرے واسطے برپا کیا ہے
ویسا نہین منصف چاہئے اور حق الیقین مین لکہا ہی کہ عثمانؓ اس قدر بدنام ہی کہ
زمانہ جاہلیت مین کوئی لڑکے کا نام عثمان نہین رکہتا تہا یہہ بات محض غلط ہی کتب معتبرہ مین لکہا

کہ حضرت امیر نے خود اپنی اولاد کے نام ابوبکر و عمر و عثمان رکھے تھے چنانچہ ابوبکر اور عثمان
معرکہ کربلا میں شہید ہوئے امامیہ شیعہ اون کی شہادت سے نہیں لکھتے عباس ابن علی
کرم اللہ وجہہ کے محامد پر اکتفا کرتے ہیں۔ امامیہ کے نزدیک عائشہ صدیقہ
کی نسبت یہ طعن ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ امام برحق کے ساتھ محاربہ کیا اور امام سے
لڑنا کفر ہے جواب اسکا یہ ہے کہ کتب تواریخ سے ظاہر ہے کہ وقت شہادت عثمان حضرت عائشہ
صدیقہ مکہ میں تشریف رکھتی تھیں طلحہ و زبیر نے مکہ میں جاکر حال مفصل عثمان رضی کا بیان
کیا آپ نے بنظر مصلحت وقت ہمراہ بصرہ تشریف لائیں وہاں فوج جمع ہوگئی
اوس وقت حضرت عائشہ کو یاد آیا کہ حضرت رسول خدا نے حدیبیہ میں خبر قتل عثمان
کی سنکر اصحاب سے زیر شجرہ بیعت لی تھی کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتے ہیں پس امیر المؤمنین
سے درخواست کی کہ محمد بن ابی بکر وغیرہ قاتلان عثمان کو مدینہ سے نکال دو آپنے کہا اسا
اون کا مدینہ سے موجب فتنہ تصور کرکے نہ نکالا اور عائشہ کے لشکر موجودہ بصرہ پر
ہجوم ہوگیا حضرت امیر نے فوج کشی کرکے لڑائی کی اور طرفین سے جنگ جمل خوب ہوئی
بعد اوسکے جب فتنہ پردازی مفسدون کی ظاہر ہوئی دونوں میں صلح ہوگئی کچھ
باقی نہیں رہا اور جو فضائل بابت صدیقہ کے کلام الہی سے ثابت ہیں وہ کیونکر
تصور نکیا جاوے۔ حصہ دوسرا بعض معتقدات امامیہ کا بیان

امامیہ لعن و تبرا اصحاب ثلاثہ اور عایشہ صدیقہ اور حفصہ معظمہ اور اکثر اصحاب آنحضرت صلعم
مہاجر و انصار کو دشمن اہل بیت سمجھکر واجب جانتے ہیں اور بہترین عبادات سے گنتے ہیں
اور پانچوں نماز کے بعد اور کہانے پینے کے وقت اس عبادت پر عمل کرتے ہیں اور نام خلفا
راشدین لکھکر ادا حاجت کے لئے جلاتے ہیں حق الیقین کے چھٹے باب کی اکیسوین فصل
میں خلفا ثلثہ اور عایشہ صدیقہ اور حفصہ معظمہ اور طلحہ اور زبیر پر تبرا واجب لکھا ہے لیکن یزید
اور شمر اور ذی الجوشن کے تبرا کو واجب نہیں لکھا اور ابوجہل وغیرہ کفار قریش
جو در حقیقت دشمن خدا اور رسول کے تھے ہیں اور آنحضرت کے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ پیش
آئے اور عزیزان رسول انکی ہاتھ سے شہید ہوئے اور طرح طرح کے رنج و دکھ انہوں نے ذات
پاک رسول کو پہونچائے امامیہ انسے ایسا بغض و عداوت نہیں رکھتے اور خواجہ نصیر نے تجرید العقاید
میں جو مقصد پنجم لکھا ہے فضائل علی کرم اللہ وجہہ میں کہ لڑنے والے علی سے کافر ہیں اور
مخالف آپکے فاسق اور ملا عبد اللہ مشہدی نے اور اسکے حاشیہ میں لکھا ہے محاربان علی
کافر نہیں بلکہ فاسق ہیں اور یہہ بھی مذہب اہل سنت کا ہے کیونکہ یہہ امام برحق کی بغاوت
اور محاربہ امامیہ کے نزدیک حضرت علی کے شیعان مخلصین سے جنگ جمل میں کہ عایشہ سے
در پیش ہوئے اونہوں نے عرض کیا یا علی یہہ لوگ اہل قبلہ ہیں انکا قتل روا نہیں ہے اور امیر المومنین
نے بھی اونکو کافر نہیں کہا چنانچہ کامل بہائی میں صریح عایشہ کی فصل میں لکھا ہے کہ فضائل

عمار باتفاق ثابت ہے ایسا ہی علل الشرایع میں لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے عمار حق کے ساتھ ہے اور حق عمار کے ساتھ اور عجب تھے زبیر ابن صفیہ کا کتاب فریقین میں لکھا ہے کہ زبیر برادر پھپھی زاد رسول مجتبیٰ اور علی مرتضےٰ کا ہے اور عایشہ کے رفقا میں سے تھا جنگ جمل میں عمار نے نوک نیزہ سے اوسے مجروح کیا اور زبیر نے اس خیال سے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے قاتل عمار کا باغی ہوگا عمار پر ہتیار نہیں چلایا لشکر عایشہ میں جا کر نماز میں مشغول ہوا اور عمر ابن جرموز نے زبیر کو مار کر حضرت علی سے کہا آپ نے فرمایا میں نے رسول خدا سے سنا ہے زبیر کا قاتل جہنمی ہے یہ سنتے ہی ابن جرموز نے غصہ میں آکر خنجر اپنے پیٹ میں مارا امیر المومنین نے فرمایا سچ فرمایا تھا رسول خدا نے کہ قاتل زبیر کو آگ کی خوشخبری دو اور کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ نہج البلاغت میں قول حضرت امیر درج ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب کو صفین کی لڑائی میں خلفاء ثلثہ کے برا کہنے کو منع کیا تھا اور ظاہر ہے کہ خلفاء ثلثہ حضرت علی سے لڑے جھگڑے نہیں اور حضرت عائشہ سے بسبب دراندازی لوگوں کے لڑائی ہو گئی پھر آخر کو صلح ہو گئی انجام اوسکا اچھا ہو گیا عجب کہ توبہ بطہیر اہل بیت فاطمہ زہرا کے ہو اور ازواج رسول اوس سے خارج ہوں اور حکم آیہ کریمہ یا نساء النبی لستن الخ خاص بنام ازواج رسول نازل ہوئی اور ازواج کے کام نہ آوے بے انصافی کے سوا اور کیا کہا جاوے۔ امامیہ کہتے ہیں حضرت رسول خدا نے حضرت علی کو عائشہ اور ازواج

سے طلاق دینے کا مختار کر دیا تھا بالکل افترا اور بہتان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
موافق فضیلت ازواج مطہرات اور حفظ ناموس سید کائنات تبدیل دینا ازواج
مطہرات کا رسول خدا کے ہاتھ رکھا ہے نہیں تو کہ واسطے طلاق کے دوسروں کو مختار
کریں سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - لا یحل لک النساء الخ - ترجمہ حلال
نہیں تجھکو عورتیں اس پیچھے اور نہ یہہ کہ ان کا بدلے اور کرے عورتیں اگرچہ خوش
لگیں تجھکو اونکی صورتیں علاوہ اسکے آنحضرت رسول خدا میں طلاق واقع ہوئی
بعد وفات کے وکیل طلاق کا مجاز کسیطرح نہیں ہو سکتا لڑائی کے وقت طلاق کا
میں حضرت امیر کا اختیار نہیں تھا کہ امامیہ کے کہنے کو حجت ہو امامیہ ام المومنین حفصہ
بنت عمر رض کے حق میں بعض ونفرین کہنا جائز جانتے ہیں حالانکہ اون کا نام کتب متقدمین
امامیہ میں کہیں درج نہیں ہے اور نہ کوئی شعور اونکے نام لکھا ہے حسنا با خرا
اور کتب فریقین میں روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کو ایک عورت یہود نے
زہر دیا تھا اوس زہر کا اثر وقت وفات رسول مقبول ظاہر ہوا اور وہی سبب شہادت
کا ہوا متاخرین امامیہ ایرانیہ حضرت عمر رض کی عداوت کے سبب کہ ملک عجم فتح کیا تھا
حفصہ رض پر الزام تلاش کرتے تھے اور کوئی وجہ صحیح نہیں ملتی تھی یہہ افترا کیا
کہ آخر وقت میں عائشہ اور حفصہ نے رسول کریم کو زہر دیا تھا جیسا ملا باقر نے جلاء العیون

مین اول باب کی پانچوین فصل مین لکھا ہے اور کچھہ سبب عداوت تحریر نہین کیا
حالانکہ پارہ اسکی مین اونکے کلام آپ ہی شاہد ہو اور التفات آنحضرت صلعم عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ
تمام دنیا مین ثابت ہے اور پاسداری اون کے حق مین بنی ہاشم کی نہ ہی مدد اسکو باطل
کرتی ہے اس گفتگو سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم اپنی ازواج کے ہاتھ سے بہی مغلوب
و ناچار تھے اور اونھون نے تقیہ کرتے تھے معاذ اللہ منہا یہہ لوگ جسقدر جہوٹہہ بولین اونکی تہمت لگانی
کچھہ بعید نہین ہے کیونکہ مصلحتاً جہوٹہہ بولنا تو اونکے مذہب مین جنت ہے چنانچہ اصول امامیہ کی مختصر
اول مین لکھا ہے کہ خلفاء ثلثہ پر لعن واجب نہین ہے اگرچہ اہل شیعہ اسکو واجب جانین
اون کا قول معتبر نہین ہے اور ایک یہہ روایت بہی اسمین لکھی ہے کہ عائشہ صدیقہ نے
امیر کی خدمت مین حاضر ہو کر لڑائی سے توبہ کی اور یہہ حضرت عائشہ پر لعن کرنے سے منع فرمایا ہے
اور اہل سنت کا یہی احتمال معاویہ ابن ابی سفیان کی نسبت ہے بعض تواریخ مین یہہ
حال لکھا ہوا ہے کہ وقت موت معاویہ نے توبہ کی اور اپنے افعال ذمیمہ پر پشیمان ہوا اور
خطا دو قسم کی ہے ایک خطاء اجتہادی وہ اقتضاے بشریت سے ہے دوسری خطاء عناد
وہ مستلزم کفر ہے اور اہل سنت کو معاویہ مین کچہہ شک نہین ہے جیسا ہدایہ وغیرہ مین لکھا
ہوا ہے علاوہ اذین معاویہ نہ مہاجرین مین سے ہے نہ انصار سے نہ شریک بیعت رضوان
اور نہ بدریون مین سے کہ فضیلت اوسکی کلام الہی مین ثابت ہو اور امام حسین اوسکی بین اگرچہ

ازواج مطہرات رسول اللہ سے ہو لیکن معاویہ کو اوس سے فضیلت لازم نہیں آتی مگر اہل
سنت جو اسلام کی صحبت رسول اللہ صلعم اوسکو بڑا نہیں کہتے بخلاف اوسکے شیعہ نابکار کے
کہ اوسکو خسر الدنیا والاخرہ جانتے ہیں اور بحکم آیہ کریمہ لعنت اللہ علی الظالمین کافی جانتے
ہیں اور حکایات الزام مہاجرین و انصار اور شرکیہ بیعت رضوان اور بدریوں کا معتبر نہیں
جانتے اور اون عیب کی تلاش نہیں کرتے اور اسواسطے خاموشی قبول کی ہے کہ موافق
وعدہ الہی کے کہ انجام اون کا اچھا ہوا ہوگا اہل سنت خوض و فکر امور اصحاب میں جو باہم
بعضے امامیہ اصحاب ثلثہ کو کافر جانتے ہیں جیسا حق الیقین میں لکھا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو ولد الزنا
لکھا ہے خدا سے شرم نہیں کرتے کہ بیان اون کا کلام الہی سے ثابت ہے کلثوم دختر فاطمہ زہرا
اون کے نکاح میں آئیں اور دو دختر رسول اللہ میں شامل ہے اور زید اون کے شکم سے پیدا
ہوا کہ بیس برس کی عمر میں ساتھ جنگ کی کہ شہید ہوا حضرت امام حسین نے نماز جنازہ پڑھ کر
دفن کیا اور حضرت رقیہ اور کلثوم دو صاحبزادیاں پیغمبر خدا کی جو شکم خدیجہ سے اونکے پیدا
ہوئیں فاطمہ زہرا کے خواہران حقیقی ہیں عثمان غنی کے نکاح میں آئیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سسر
تھے اون کا نکاح اسماء بنت عمیس کے ساتھ ہوا کہ وہ امامیہ کے نزدیک مومنہ صادقہ تھیں اور محمد بن
ابی بکر اونسے پیدا ہوئے جو امامیہ کے نزدیک ولد الزنا و ولد الحرام ہیں امیر المومنین نے اونکو متبنی
کیا تھا اور ابوبکر اور عمر فاروق کی بیٹیاں خاتم المرسلین کے ساتھ کیونکر منکوح ہوئیں جنکی

ہین للطیبات للطیبین حجت کافی ہے نہج البلاغت مین قول امیر المومنین موجود ہے کہ
آپنے عمر ابن الخطاب پر فرمایا ہے امامیہ تزویج ام کلثوم بعمر فاروق از روی غصب بیان کرتے
ہین جیسا صاحب استقصاء [illegible] امام جعفر کا قول لکھا ہے اول فرج غصب منا اور کلینی نے
کتاب النکاح مین لکھا ہے کیونکر یقین کیا جاوے کہ امام معصوم نے اپنی زبان سے فرمایا ہو حالانکہ
ام کلثوم جدہ مطہرہ امام معصوم کی ہین کوئی ادنی شخص بھی اگر اوسکی لونڈی کیون نہو ایسا کلمہ
زبان سے نہین نکالتا امام کی نسبت ایسا کلمہ کہنا بالیقین مفتریون کا کام ہے عمر ابن الخطاب
کی عداوت مین ایسے کلمات ہتک اور توہین کے ناموس خاندان رسالت مین بیان کئے ہین
حالانکہ امامیہ کے نزدیک شجاعت امامت کا لازمہ ہے حق الیقین کے باب الامامت مین مذکور ہے اور
اہل سنت کا یہہ قول ہے کہ عمر ابن الخطاب نے اپنی عزت اور بزرگی کے واسطے یہہ خواستگاری
کی تھی جیسا حق الیقین مین بحث پنجم کی قسم سوم کے مطلب اول مین لکھا ہے اور امامیہ کچھہ سبب
غصب کا بیان نہین کرتے اور قاضی نور اللہ نے مصائب النواصب مین جو تھے جلد کے تیسرے
طایفہ مین لکھا ہے جو قول کہ تقیہ سے ہے بمنزلہ ماموربہ کے ہے اس بات کو صاحب ایمان
تجویز نہین کریگا کہ ماں بہن یا دختر تقیہ مین حلال ہو جاوے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ عمر رضہ نے
عباس رضہ کو بھیجکر خواستگاری ام کلثوم کی علی کرم اللہ وجہہ نے قبول نہ کی جب عباس رضہ نے [illegible]
کہا عمر نے جواب دیا کہ واللہ اگر علی نے ام کلثوم کو میری زوجیت مین نہ دیا مین علی کو [illegible] [illegible]

تو بھی علی نے قبول نہیں کیا چونکہ یہہ اندیشہ تہا کہ اگر علی ام کلثوم کو نہ دیتے تو عمر
زنا کی تہمت کرکے علی کو قتل کراتا پس عباس نے علی سے کہا کہ اگر تم نہیں کرتے ہو تو
مین کرتا ہون اور تمکو قسم دیتا ہون کہ تم میرے برخلاف کچہہ مت کرو پس عباس نے ام
کلثوم کا نکاح کر دیا تعجب کی بات ہے کہ علماے متقدمین امامیہ نے یہہ الزام منجملہ
مطاعن عمر مین کیون نہیں داخل کیا اور مصائب النواصب مین یہہ بہی لکہا ہے کہ شیخ مفید نے
شرح مین نکاح باکرہ کا جسکے ساتہہ نکاح جائز نہین ہے حالت اختیار مین اور بعضون نے
لکہا ہے کہ صحبت کلثوم پر قادر نہیں ہوا اور بعضون نے بیان کیا ہے کہ ایک جنیہ کلثوم کی شکل
ہوکر درمیان مین حائل ہو جاتی تہی یہہ سب سخن سازیان ہین لائق التفات نہیں ہین بعضے
امامیہ یہہ کہتے ہین عثمان رسول خدا کا داماد نہین تہا اور اس بات پر لڑنے کو تیار ہوتے ہین
اور کہتے ہین رسول خدا صلعم کے سواے فاطمہ اور لڑکی ہی نہیں تہی جیسا نہج الفاضلین
کی چہٹی فصل مین لکہا ہے اور احقاق الحق مین بہی شرح مطاعن عثمان مین لکہا ہے کہ رقیہ
و کلثوم دختران رسول صلعم نہیں تہین اور نہ بطن خدیجہ سے حالانکہ کلام اللہ ناطق ہے
سورہ احزاب مین اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایہا النبی قل لازواجک و بناتک یعنے اے نبی کہہ
اپنی ازواج اور دختران سے اور اصول کافی کے باب الحجۃ مین لکہا ہے کہ رسول کریم کے بطن
خدیجہ خاتون سے قاسم اور رقیہ اور زینب اور کلثوم قبل بعثت اور طاہر و فاطمہ بعد بعثت کے

پیدا ہوئین اور علل الشرائع مین لکہا ہے کہ حضرت رسول صلعم فاطمہ کو اور لڑکیون سے زیادہ
چاہتے تہے اور ملا باقر نے کتاب زاد المعاد مین تیسرے باب کی پانچوین فصل مین لکہا ہے
روایت کلینی کہ تیسرے حضر حضرت رسول صلعم نے ضرب اور زجر عثمان رض سے عالم تہا کہ
رحلت کی یہہ محض جہوٹ ہے اور افترا ہے ایسا ہوتا تو حضرت رسول خدا بعد رحلت رقیہ
بی بی کلثوم کا نکاح عثمان رض سے کیون کرتے امامیہ واسطے ابطال خلفاء ثلثہ کیسی کیسی حیا نقشہ
ایسی وتردد کرتے ہین لیکن کچہہ فائدہ نہین ہوتا اگر ایمان خلفاء راشدین کی تقدیمیہ
اقرار کرین ان تاویلات لاطائل کی ضرورت نہو مگر ان کا قول تو یہہ ہے کہ فضائل خلفاء کا
ہم کرنا ہے اور نہ کرینگے اسمین حضرت علی یا ائمہ ہدی یا خاندان رسول کی ہجایت ولیتہ ہو
یا نہین اور جہانتک ہو سکے گوارا ہے مگر اپنی زبان سے اصحاب ثلثہ کو برا کہا تو بہانک
ہنگا سخن پرپوری کرینگے اوسکو نبہاینگے اور کتابین جو علماء متقدمین کی ہین ایک مین دوسرے
برخلاف لکہا ہے اسکو انصاف کی آنکہہ سے نہین دیکہتا اپنے مذہب کی کتابون پر بہی اگر
عمل کرین تو بڑی غنیمت ہو دیکہیے قاضی نور اللہ نے مجالس المومنین کی تیسری مجلس مین
ابوطالب کے احوال مین لکہا ہے کہ شیخین کا کافر جاننا امامیہ پر الزام ہے اور افترا کیونکہ امامیہ
اونکو کافر کہتے ہین جو امیر المومنین سے لڑے اور شیخین کبہی امیر المومنین سے محاربہ اور
مجادلہ نہین کیا ۔ عوام امامیہ مین اصحاب کبار اور مہاجرین و انصار پر اکثر لعنت

صدیقہؓ اور حفصہؓ معظمہ اور انکا برے پیشوایان اہل سنت پر اپنی ناموری کی اور امتیاز کا
باعث جانتے ہین اور عجیب و غریب الفاظ کے ساتھہ تبرا کہتے ہین یہانتک کہ اپنی قوم مین
مشہور ہین کہ فلان شخص امر تبرا مین خوب لغت بولتا ہے اور ایسی حرکت
ناقص اکثر کشت و خون کا ق ہے حالانکہ رسول مقبول نے کفار کے مقابلہ مین
بتون کو برا کہنا منع فرمایا ہے کہ مشرک مسلمانون سکا کا بدون کہ تبرا نہ کہنے لگین
جیسا ابن بابویہ نے کتاب الاعتقادیت تقیہ کے بیان مین لکہا ہے پس اسی
سبب سے اہل سنت اور مجالس اور محافل امامیہ سے پرہیز کرتے ہین اور انکی کتابونکا
دیکھنا موقوف کردیا کلینی مین سوء الخلق کے باب حفظ اللسان مین لکہا ہے کہ کسی ملت
مین بد کہنا بدون کو عبادت نہین لکہا اور ظاہر ہے کہ لعن و تبرا اصحابون پر ایک
امر فضول ہے اعتقاد باطنی سے اور مصباح الشریعت کے باب معرفت اصحاب مین لکہا
کہ کہو اے خدا مین اسکو دوست رکہتا ہون جسکو تو دوست رکہتا ہے اور تیرا
رسول دوست رکہتا ہے اور مین اوس سے بیزار ہون جس سے تو اور تیرا
رسول بیزار ہے اور اس سے زیادہ تکلف مت کرو اور یہہ ہی عقیدہ اہل سنت کا ہے
مگر امامیہ اپنے اصول کو کیا کرین جو صاف لکہا ہے کہ مجالس برخلاف اہل سنت کے چاہئے
اور مجالس المومنین مین لکہا ہے کہ خلفاء ثلثہ کا نام زبان پر مطلق نہ لانا چاہئے مگر

اور باش اور کم ظرف اپنی خود نمائی اور حیا و ہنگامہ آرائی جانتے ہین یہان سے یہہ بات
متعلق ہے کہ فضلا اور علما اس فرقہ کے ایسا نہین کرتے اور اہل سنت کے نزدیک مسلمان پر لعن
جائز نہین ہے اور سرداران ایران بھی ہمیشہ تاکید اور تہدید یا اعلان تبرا نہین کرتے رہتے ہین

امامیہ اثنا عشریہ اہل سنت کو بسبب محبت خلفاء راشدین کے کافر جانتے ہین۔

جامع عباسی مین چوتھے باب کی دوسری فصل مین لکھا ہے اگر سنی شیعہ ہو جاوے
حکم اصلی کافر کا رکھتا ہے اور حق الیقین مین چھٹے باب کی اٹھارہوین فصل مین لکھا ہے
کہ ایک غلام نے جسکو علی ابن الحسن نے آزاد کر دیا تھا حضرت سے خلوت مین عرض کیا کہ
میری خدمت کا حق آپ پر بہت ہے مجھکو حال شیخین سے خبر دو آپ نے فرمایا دونو کافر تھے
اور جو انکو دوست رکھے وہ بھی کافر ہے انتہی عقلمند اور صاحب تمیز لوگ اسکو کب یقین
کر سکتے ہین کہ امام معصوم ظاہر مین تو ستایش شیخین کی کرین اور آدمیون کو ویسا ہی
کرنیکی تاکید کرین اور خلوت مین کافر کہین اور علل الشرایع کے باب علة المرارہ مین لکھا ہے
کہ ابی حنیفہ نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ کوفہ کے لوگون کو گمان ہے کہ آپ نے انسے فرمایا ہے
واسطے بیزاری شیخین اللہ کے پس فرمایا لا اے ابی حنیفہ ہرگز ایسا نہین ہے اور اسکے خلاف اہل سنت کو بے ایمان کہتے
ہین اور اہل بیت کا دشمن جانتے ہین اور اسکو حق الیقین مین چھٹے باب کی چوتھی فصل مین
بیان کیا ہے اور امامیہ کے نزدیک اہل بیت سے مراد امام اثنا عشر ہین خاص کر کے علاوہ انکے

کے نزدیک بھی تولائی اہل بیت عین ایمان ہے الحمد و اللہم صلے علی محمد و آلہ و اصحابہ و
ازواجہ و ذریاتہ و اہل بیتہ اجمعین پڑھتے ہین اور صحاح ستہ اور اور کتابون مین جو اہل سنت
کی معتبر ہین بیشمار حدیثین بقید باب و فصل کے فضیلت و احترام امیر المومنین علی کرم اللہ
وجہہ و سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا اور ابنین الاکرمین حضرت حسنین کے موجود ہین اور سلسلہ بیعت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ پر منتہی ہوتا ہے اور سلسلہ بیعت ہنوز جاری ہے اور قیامت
تک جاری رہیگا مثل امامیہ کے اہل سنت بے پیر کے بے مرشد کے نہین ہین اور نام کو اپنا
بچون کا نام ائمہ ہدی پر اپنا شرف اور سعادت جانتے ہین دشمنی حضرات امامیہ اہل سنت
کے حق مین پیش رفت نہین جا سکتی ہان سنت خلفاء راشدین کو جو صفات حمیدہ اور مقبول
بارگاہ ربانی جانتے ہین اور کلام الہی او پر دلیل قاطع ہے یہ نہین کہ اہل سنت خلفاء
راشدین کو دشمن فاطمہ زہرا اور علی کرم اللہ وجہہ کا جانتے ہون اور نزد اہل سنت بدون
کو نیک جاننا اوس سے بہت اچھا ہے کہ جو نیکون کو بد تصور کرین فاضل کاشی نے لکھا ہے
کہ اگر محبت للہ ہو اوسکا بڑا اجر ہے اگرچہ محبوب دوزخی کیون نہو اور ایسا ہی کافی مین
لکھا ہے مگر اہل سنت کے نزدیک ازواج مطہرات رسول خدا صلعم داخل اہل بیت ہین
بخلاف امامیہ کے کہ وہ بسبب عداوت اور بغض ازواج کے اہل بیت مین نہین شمار کرتے
یہ قیامت مین معلوم ہوگا کون سچا کون جھوٹا ہے اور کتب فریقین مین خلفاء ثلثہ راوی

احادیث فضائل امیر المومنین اور اولاد علی اور اوسکے بیچ جامع الاخبار کے بارہوین
باب مین حدیث رسول خدا روایت خلفاء راشدین سے لکہی ہے یعنے اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ علی کے نور سے پیدا ہوئے ہین فرشتے کو کہ وہ تسبیح پڑہتا ہے اور ثواب اوسکا محبان علی
اور اولاد علی کے نام لکہا جاتا ہے اور محبان علی اہل سنت ہین امامیہ اپنے تئین بتاتے
ہین یعنے اپنے موسوم میان مشہور نہتے ہین — امامیہ لعن وتبرا انہیا اہل سنت کو
اپنے اوپر لازم جانتے ہین اور واسطے ہتک اہل سنت کے بہت تدبیرین کرتے ہین اور
من لا یحضرہ الفقیہ مین کتاب الطہارت کے باب العبادین لکہا ہے کہ ناصب بدتر مشرک
اور یہود اور نصاری سے ہے اور ولد الزنا ہے اور امامیہ کے نزدیک نواصب اہل سنت ہین
اور اہل سنت کل تہتر فرقہ مشہور کو نواصب مین شمار کرتے ہین اور خود نواصب کے
دشمن ہین اور کتاب زاد المعاد مین جسکو توشہ آخرت کہتے ہین لکہا ہے دوسرے
باب کی چوتہی فصل مین کہ اگر سنی یا اور خلاف مذہب کی نماز جنازہ پڑہے تو بعد چوتہی تکبیر
کے اوس میت پر لعنت اور نفرین کرے اور جامع عباسی مین لکہا ہے کہ میت مخالف یا
دشمن کی دیکہے تو کہے الہی شکم اس میت کا آگ سے بہر اور آگ اوسپر تعین کر اور سانپ بچہو
اسکے واسطے تجویز کر نقل مشہور ہے کہ چاہ کن را چاہ درپیش دوسرے کیواسطے جو بد دعا
کریگا اوسکے آگے وہی پیش آویگی اور حق الیقین مین چہٹے باب کی اٹہارہوین

فصل میں امام جعفر صادق سے نقل کی ہے امام مہدی جب ظاہر ہونگے کافرون
سے پہلے سنیون کا قتل شروع کرینگے اور انکو اور انکے علما کو مارینگے اور رسالہ رجعت میں
لکھا ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا بوقت رجعت فضیلت آدم کا سنیون اور ناصبیون
کی عورتون سے ہوگا لعنت اللہ علی الکاذبین جھوٹ بولنا اور کو کہنا برابر ہے جیسے یہان جھوٹ
بولکر کو کہا اور کسی عورت کی جب بھی ہوگا اور جامع عباسی میں لکھا ہے استنجا کلوخ
اسواسطے منع ہے کہ سنیون سے مشابہت ہوتی ہے متاخرین امامیہ نے لکھا ہے
اگر کسی سنی سے بدن چھو جاے تو غسل کرنا واجب ہے اور تحریر الاحکام میں کتاب الطہارت
کے مقصد اول کی دوسری فصل میں لکھا ہے یعنی مسلمان باوجود خلاف مذہب کے پاک ہیں
مگر خوارج امامیہ کی کتابون میں لکھا ہے اور سنیون نے آنکھون سے دیکھا ہے کہ میت امامیہ کی
لکھنؤ میں شہر سے اٹھاتے ہیں اور وہ میت ایسی ناپاک و نجس ہوتی ہے کہ کوئی شیعان علی
سے ہاتھ نہیں لگاتا سنیون کی طرح کندھا دیتا تو دور سے اپنا ہی سا حال دوسرون کا خیال کرتے ہیں
عوام امامیہ کے نزدیک اہل سنت کو ایذا دینا زبان سے خواہ سنان سے اور وہ فعل سے
موجب نجات کا ہے۔ ایک دوست کی زبانی سنا ہے جب مولف لکھنؤ میں تھا نام اون کا
قدرت علی تھا اونہون نے ذکر کیا کہ نصیر الدین حیدر کے وقت میں اون کا ایک وارد غہ غلام حسین
نام اہل سنت تھا اور بسبب کارگذاری وہ مقرب بارگاہ تھا وہ بیمار ہوا طبیب شاہی اوسکے معالجہ

کو مقرر کیا گیا وہ امامیہ مذہب تہا آخر اوسنے اوسکو مار ڈالا اور جب دولت سلطنت سے انتقال
کیا حکیم حسن نامے مار کے گہر آئے اور اپنے احباب سے کہنے لگے آج ہمنے ایک سنی کو مارا لوگون نے
کہا وہ مارنیکے کیا حسن کہا یا کہنے لگے غلام حسین آج مر گیا خدمتگار جا اون کے پاس کہڑا تہا آپ
دربار کی اوتار رہا تہا جب آپنے کام سے فارغ ہوا حکیم صاحب سے دس بارہ قدم دور جاکر
کہنے لگا میں نے امام حسین کو مار کر حسن کہا یا تہا آپنے غلام حسین کو مار کر حسن کہا یا اور یہ کہکر
بہاگ گیا اور دلی میں قصہ مرزا جان جانان کا مشہور ہے کہ وہ بزرگ اہل سنت علم ظاہری
و باطنی میں کامل اور عزلت نشین تہے او باشان امامیہ ایام عاشورہ میں اونکو دغا سے شہید
کرکے بہاگ گئے اور امامیہ ہمنام ہونے اصحاب ثلثہ سے نفرت رکہتے ہیں حالانکہ یہہ نام اولاد حضرت
علی میں بہت گذرے ہیں امامیہ کی کتابون میں لکہا ہے کہ صدیق اکبر فاروق اعظم عبارت امیر المومنین
سے ہے اور ایسے ہی مقلدان امامیہ لینا مال سنیون کا حیلہ حوالہ سے جسطرح ممکن ہو روا
جانتے ہیں یہانتک کہ سود لینا ان سے جائز سمجہتے ہیں بلکہ لیتے ہیں۔

بیشک مذہب اہل سنت سب چہ دائمہ ہدیٰ کے ہیں اور اون کے ارشادات کی پیروی کرتے ہیں
اور عین ایمان اوسکو سمجہتے ہیں اور چارون امام اہل سنت نے فیض برکت سے امام جعفر
صادق کے افتخار حاصل کیا ہے اس مدعا کی کتب امامیہ بہی شاہد ہے احقاق الحق میں
مسئلہ خامسہ کی پانچوین بحث کے دوسرے مطلب میں لکہا ہے کہ ابی حنیفہ حضرت امام جعفر

یا راست سے پہر جاوے مقتدا ہونیکے لایق نہین ہے تاکہ امام نے دین کے مسئلہ مین تقیہ کیا
ہو سب ایک کے خلاف دوسرے کے دیا ہو اوسکو درست اور واقعی جانتے ہین اور [illegible]
خلاف کو پکڑتے ہین — اما مثل ابو ہریرہ وغیرہ راویان اہل سنت کو طعن کرتے ہین
اور اپنے راویون کو معتمد جانتے ہین حالانکہ ابو ہریرہ اصحاب رسول اللہ کے ہین اور امام
باقر علیہ السلام نے اونکی حدیث کی سند لی ہے کشف الغمہ سے ظاہر ہے اور ایسے اقوال اور راویان
اہل سنت کے ہین کتاب علل الشرایع مین دوسری جلد کے باب علتہ مین بیان کیا ہے یعنی
تکذیب کسی حدیث کی مت کرو جو مرجی یا قدری یا خارجی ہم طاہرین سے نسبت کرے شاید
حق ہو اس جگہہ راویون کا اعتماد ٹہرا — مخفی نرہے کہ زمانہ رسول اللہ کا اور بعد آنحضرت
زمانہ خلفاء راشدین کا بہتر زمانہ تہا کتاب شافی شرح کافی مین لکہا ہے یعنی رسول صلعم
اوسوقت دنیا سے تشریف لیگئے کہ دین تمام ہو چکا تہا اور ایساہی زمانہ خلفاء رسول اللہ
تہا اور منہج الصادقین مین سورہ انعام کی اس آیہ کی تفسیر مین لم یروا کم اہلکنا من
قبلہم الخ لکہا ہے کیا دیکہتے نہین کتنی ہلاک کین ہمنے بستیان اونکو جمایا تہا ملک مین حدیث
قدسی لکہی ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے تمہارے زمانے رسول کا زمانہ بہتر ہے بعد اوسکے جو اوس سے
قریب ہو اور جامع الاخبار مین ساتوین باب کی چوتہی فصل مین یہہ حدیث لکہی ہے کہ فرمایا
رسول صلعم نے چالیس برس تک میری امت بیخار ہے اور دوسو برس تک برگ و خار

دونون کے بعد اوسکے بزرگ نہون کے سب خوار ہو جاوینگے اور اسمین کچھ شک
نہین کہ زمانہ رسول صلعم مین دین اسلام کامل ہوچکا تھا چنانچہ کلام الٰہی سورۂ مائدہ
مین نازل ہے الیوم اکملت لکم دینکم الخ - آج مین پورا دے چکا تمکو دین تمہارا اور پورا
کیا مین نے تمپر احسان اپنا اور پسند کیا مین نے تمہارے واسطے دین مسلمانی اور اصحاب رسول
محبت و موافقت مین بالخصوص اور عناد کے اجداد دین نبوی مین معروف تھے
اہل سنت کے نزدیک اصحاب رسول اللہ صلعم واجب التعظیم اور مقبول بارگاہ الٰہی مین
اور کلام الٰہی اور احادیث بیشمار انکی فضیلت مین وارد ہین اور انہون نے صحبت نبوی
مین رہکر سعادت ابدی حاصل کی اور ایمان مین کامل ہوئے اور لڑائیون مین حاضر رہکر
اور جان نثاری کرتے رہے اور جعفر برادر حضرت امیرالمومنین جنکو حضرت نے بزبان مبارک
طیّار فرمایا اور حضرت حمزہ عم رسول کریم صلعم کے آپکے سامنے شہید ہوئے اور
عباس عم رسول اللہ صلعم کی تعظیم بنی ہاشم سے آگے جانتے ہین مجالس المومنین کی
تیسری مجلس مین لکہا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم عباس بن عبدالمطلب الہاشمی کی بہت تعظیم
کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ عباس بمنزلہ میرے باپ کے ہے چونکہ حضرت عباس نکاح
ام کلثوم مین وکیل ہوئے اس سبب امامیہ انکو اچھا نہین کہتے اصل منشا امامیہ
کا یہ ہے کہ جو کوئی ایسا کام کرے کہ امامیہ کی رای کے خلاف ہو اوس سے انحراف کرتے ہین

اہلسنت کو ابوطالب کے ایمان لانے مین اختلاف ہے مگر متفق اسپر ہین کہ اونہون نے
رسول مقبول کی خدمت بہت کی ہے اس سبب سے رضامندی رسول اللہ کی دلیل
کافی سمجھتے ہین اور امامیہ کہتے ہین جیسا مجالس المومنین کی تیسری مجلس مین لکہا ہے
کہ ایمان پوشیدہ رکہتے تھے تقیہ کئے تھے کہ ایسی حالت مین کفر کے ظاہر کرنےمین تقیہ
روا ہے گویا کہ امامیہ اس امر مین خالی حکمت سے نہین ہے — امامیہ کہتے ہین امامت
اللہ کیطرف سے ہے اور نص قطعی امامت اثنا عشرین نقل کرتے ہین اور کہتے ہین جہاد
اور خروج بالسیف حق امام کا ہے اس سے غرض اصلی امامیہ کی ابطال خلافت خلفا
راشدین ہے اور امامیہ بموجب اپنے اصول مقررہ کے بعض اولاد ائمہ ہدی کو بسبب دعوی
امامت لائق لعن اور تبرا کے جانتے ہین جیسے اولاد امام حسنؑ اور زید شہید ابن
امام زین العابدین اور جعفر ابن امام حسن عسکری بلکہ اوسکا لقب جعفر کذاب مقرر کرکہا ہے
اور سب امامزادان کو مستوجب لعن سمجھتے ہین اور لعنت کرنا اونپر عین ایمان
جانتے ہین کافی کی کتاب الحجۃ مین لکہا ہے جو شخص دعوی امامت کا کرے اور امام نہو
قیامت مین روسیاہ ہوگا اگرچہ سید علوی اور اولاد علی کیون نہو وہ کافر ہے —
انتہی اور زید بن علی کے قصہ مین لکہا ہے کہ ایک جماعت نے زید سے درخواست کی
کہ شیخین پر لعن کہو اونہون نے انکار کیا بس اوس سے پہر گئے اونہون نے اون لوگونکو

را ضیٰ کہا اور ابن بابویہ نے حدیث لکھی ہے ترجمہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اولادی نکلی
تمہارے یہان پیدا ہوگا ایک مرد کہ نام اوسکا زید ہوگا قیامت مین وہ مع اصحاب خود گردن
سے جنت مین بغیر حساب جاوینگا اور مجالس المومنین کی پانچوین مجلس مین لکھا ہے کہ امام
جعفر صادق نے فرمایا کہ زید اور اوسکے اصحاب شہید ہین۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ زید
شہید اور اوسکے اصحاب بلاشک جنتی ہین اور یہہ بات اصول شیعہ کے برخلاف ہے مگر اصول
پر عمل واجب جانتے ہین کہ اصل مدعا اوسکا ہے کہ اسپر قدر زید بن زید شہید کو امام
برحق جانتے ہین۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ بی بی فاطمہ سب ناجی ہین اور خاتمہ سادات
کا بلاشک و شبہ اچہا ہے بخلاف امامیہ کے کہ دوزخ کی آگ آپ پر روا جانتے ہین مگر جو
اوسمین مذہب امامیہ رکہتے ہین اونکو مختار سمجھتے ہین عجب اصول ہے کہ جسکی رو سے سادات
کو کافر کہتے ہین افسوس شیطان نے کیسا پردۂ غفلت کا اونکے اوپر ڈال دیا ہے۔
نہج البلاغت مین سورۂ مائدہ کی اس آیہ کی تفسیر مین لعن الذین کفروا الخ لعنت
کیا منکرون نے بنی اسرائیل مین سے داؤد کی زبان پر اور عیسے بیٹے مریم کے یہہ اس سے
کہ گنہگار تہے اور حد سے بڑہ جاتے تہے لکہا ہے کہ بہشت اوس شخص کے واسطے ہے کہ
اطاعت خدا کی کرے اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ اوسکے واسطے ہے کہ گناہ خدا کا کرے
اگرچہ سید قریشی ہو اور مصائب النواصب مین جو شیعہ جند کے سترہ مین طایفہ ہین

لکھا ہے کہ سید ناصبی اگرچہ علوی کیون نہو بدتر سگ سے ہے پس عوام امامیہ
اسی اپنے اصول سے اکثر بنی فاطمہ صحیح النسب مثل عبد القادر جیلانی اور سید جلال بخاری
اور سید اشرف جہانگیر وغیرہم کو کہ مقتدا ے اہل سنت ہین برا کہتے ہین اور تبرا کہنا
انکے حق مین عین ایمان جانتے ہین اور سادات اہل سنت کو حقوق خمس را فرزندا
سید محروم کہتے ہین حالانکہ جامع الاخبار مین دوسرے باب کی چھٹی فصل مین حدیث
لکھی ہے کہ فرمایا رسول صلعم نے بزرگ کرو میری اولاد کو اچھون کو خدا کیواسطے اور
برون کو میرے واسطے اسجگہ سے بخوبی واضح ہے کہ خدا تعالی محبت آل محمد پر فرماتا ہے
اور وہ فرقہ خاصہ اہل سنت کا ہے اور درحقیقت شیعان علی اہل سنت ہین اور ایسا ہی
بقول فرقہ شیعہ رافضی اور جامع الاخبار کے اسی باب مین دوسری حدیث لکھی ہے کہ
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جو مرے محبت مین آل محمد کی وہ مرا ایمان پر سنت و جماعت کی
لعنت بہ مین کتاب الہی مین ہے اور اہل سنت کے نزدیک کوئی اہل قبلہ لائق
لعن روا نہین ہے لعن مخصوص کافر اور مشرک وغیرہ کے ہے مطابق نص الہی
کے مشرکین اور ظالمین اور کافرین پر ہے اسجگہ سے ظاہر ہے کہ قاتل عمر بن الخطاب و
قاتلان عثمان غنی پر بھی لعن نہین کہتے اور حلیۃ المتقین مین دسوین باب کی آٹھوین فصل
مین لکھا ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا کہ لعن جسوقت کسیکے مونہہ سے نکلتی ہے چارون

طرف پھرتی ہے اگرچہ پھر گئی ہے اور دفع ہو سکے لائق ہے وہان پہونچتی ہے شہید ہونے کہنے
والے پر الٹ جاتی ہے اور پھر امامیہ لعن کہنے مین احتیاط نہین کرتے -
امامیہ کا عقیدہ ہے کہ اولیا کی کرامت سے انکار کرتے ہین مگر قاضی نور اللہ شوشتری
نے صحیح کر کے مجالس المومنین مین اکثر اولیاؤن کو جنکے خرق عادات اور کرامات مشہور ہین
لکھا ہے کہ وہ شیعہ تھے تقیہ کیے تھے دین کی دعوت کرنا امامیہ کے نزدیک منع ہے
اصول کلینی مین کتاب التوحید کے باب ہدایہ مین لکھا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق
نے یعنی کنارہ کرو اور اپنے دین کیطرف کسیکو مت بلاو لیکن اوباشان امامیہ جاہل سنیونکو
کبھی طمع دیکر کبھی طعن و تشنیع کر کے اپنے مذہب کیطرف کھینچتے ہین اور اہل سنت کے نزدیک
کرامت اولیا حق ہے اور نشان کرامت کے ابتک مزار اولیا سے ظاہر ہوتے ہین اور وہ
کیا ہے نور محمدی ہے کہ قیامت تک بدستور درخشان و تابان رہیگا اور علم و فضل
اہل سنت تمام جہان مین جاری ہے خاصکر ہندوستان مین کہ قاضی مفتی اور فتوا
معاملات اور بادشاہ سب اہل سنت ہوئے اور بزرگ اس طریقہ کے اور فقرا اور
فاتحہ اور نذر اور زیارت قبور جاری ہے اور بیعت کا کل سلسلہ حضرت امیر المومنین تک
منتہی ہوتا ہے کہ خالی فائدہ دین و دنیاوی سے نہین ہے باعث محبت ہمدیگر ہے اور
مرید اور مرشد دونو موافق حوصلہ خود با عبادت اور نماز روزہ مین کوشش کرتے

ہیں اور شرم عار ہوتی ہے ارتکاب معصیت میں جرات نہیں کرتے بلکہ ایمان عوام
کا ہیبت پر منحصر ہے اور مرتے وقت مرشد کیطرف رجوع کرتے ہیں وہ بھی وسیلہ خدا
کیطرف رجوع ہونیکا ہے اور عورات شرفا کیواسطے یہہ بڑا فائدہ ہے کہ کہانا نذر
حضرت فاطمہ زہرا کا مردوں اور عورات نامحرم کو نہیں دیتے بلکہ یہانتک احتیاط کرتے ہیں
کہ غیر شخص اوس کہانیکو دیکھتے بھی نہیں ہیں باعث بڑا ہی شرم وحیا اور ناموس پختگی
اور عفت عصمت ہندوستان کا ہے ۔ امامیہ شیعوں کے نزدیک عید غدیر کی ہے
اوسکو عید الفطر اور عید الاضحی سے بہتر جانتے ہیں اور اوسکے واسطے دعائیں اور
نمازیں مقرر کی ہیں واسطے شیعوں کے بہت عیدیں ان کے ظاہر ہے کہ عیدین شکر الہی ادا کرنے
میں عیش و عشرت کیواسطے حقیقی نہیں ہیں اور نوروز کی اصل یہہ ہے کہ [illegible]
بیت الشرف یعنی برج حمل میں آتا ہے اور شمسی سال قمری سے [illegible]
روز زیادہ ہوتا ہے اسواسطے ہر تین سال یا کچھہ کم بیش میں ماہ [illegible]
اور شکریت کے حساب سے زیادہ کم نہیں ہے ایرانی لفظ ہے اور وہ دن
مجوس اور آتش پرستوں کا عید کا دن ہے اور سلاطین ایران اوس روز جشن کرتے
تھے امامیہ اوسی تعظیم کیساتھ اوسی طرح عید کرتے ہیں اور کہتے ہیں اسروز حضرت امیر المومنین
نے مسند خلافت پر جلوس کیا سو یہہ محض غلط اور حیلہ سازی ہے سلاطین سابق کی

خاطر یہ عمل ہے ورنہ موافق اس عید کے کوئی نام سال شمسی سے متعلق نہیں ہے تولد

اور وفات رسول خدا صلعم اور کل آئمہ طاہرین قمری حساب سے متعلق ہے ۔

امامیہ نے ایک عید غدیر مقرر کی ہے ۱۸ ذی الحجہ کو کہ وہ دن شہادت حضرت عثمان غنی

کا ہے اور روز جلوس خلافت امیر المومنین ہے یہ عید اس بات کی ہے کہ بنیاد خلافت

خلفاء ثلثہ ہو چکی ورنہ حق امیر المومنین وقت تزویج فاطمہ زہرا امامیہ کے نزدیک زیادہ

ضیات رکھتا ہے ۔ امامیہ نے ایک عید بابا شجاع کی اختیار کی ہے اور وہ دن

شہید ہونے عمر فاروق کا ہے کہ ۲۶ ذی الحجہ کو واقع ہوا اور قاتل بھاگ کر مجوسیان کاشان

پاس یہ خوشخبری لے گیا اون لوگوں نے قتل عمر پر سنکر اپنے حق میں مژدہ سمجھکر

نہم ربیع الاول کو جشن کیا اور ابوبکر کی وفات سے زیادہ خوش ہوئے اور روز

نہم ربیع اول اختلاف روایات تاریخ وفات عمر کا ممات ہے عوام امامیہ نے بھی بطور

مجوسیان وہ دن عید بابا شجاع کی ایجاد کی ہے اور صاحب النواصب کے چند جا اس پر

لکھا ہے کہ علماے امامیہ نے اس عید کا فتوا نہیں دیا ہے بلکہ اونکے خلاف فتوا دیکی

تجویز کے خلاف کی ہے ۔ عوام امامیہ نے چند مدت سے تعزیہ داری مقرر کر کے مجلس

تعزیہ داری کا رواج دیا ہے اور بمقابلہ مجالس یہ مجلس کرتے ہیں اور جیسے اہل سنت

میلاد پڑھاتے ہیں بجاے میلاد کے عوض امامیہ باڑہ جاتے ہیں اور مساجد سے زیادہ

تعظیم کرتے ہیں اور ایام عشرہ میں نقل روضہ امام حسینؑ بنا کر رکھتے ہیں اور نئی نئی اختراع
کرتے ہیں اور ایسی ایسی باتیں ایجاد کرتے ہیں کہ جنکا بیان کرنا بے ادبی ہے من لا یحضرہ الفقیہ
کے باب النوادر میں لکھا ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا ہے جسنے تجدید کی قبر یا اوسکے مثال
بنائی وہ اسلام سے خارج ہوا یہاں سے بخوبی واضح ہے کہ فضلاے امامیہ نے تعزیہ داری کی
نہیں کی اور اصول کافی کی کتاب الحجت میں لکھا ہے کہ فرمایا امام زین العابدین ع نے
کہ دین اسلام اور دینوں سے امتیاز رکھتا ہے یہہ نہیں چاہیے کہ جس چیز کو خود بناویں
اور پہر اوسکی پرستش کریں ہندوستان میں جب سے اسلام ضعیف ہوا اخلاف
رسم عرب کے جو اصل اصول دین محمدی ہے ایرانیوں کی تقلید کرکے تعزیہ داری
شروع کی ہے اور یہہ رواج لڑکوں و عورتوں کے میلان خاطر سے ظاہر ہوا۔
عوام امامیہ نبی ذوالمنن اور حضرت امام حسن ع کیطرف سے کم رجوع ہیں اگر کوئی ملقب
بنام محمد یا حسن کے ہو تو اوسکو علی یا حسین کے نام سے مشہور کرکے باعث اپنی
شیعیت کا جانتے ہیں اور شیعیان علی کو شیعیان رسول اللہ سے افضل جانتے
ہیں پہلے تعزیہ داری میں نقل تربت امامین الشہیدین بناتے تھے اب صرف ایک
تربت امام حسینؑ کی بناتے ہیں اور انحراف امام حسنؑ اس باعث ہو کہ معاویہ سے صلح کیوں کی
امامیہ ماتم میں سیاہ پوشی کہ رسم بت پرستی اور غیر قوم کی ہے کرتے ہیں حالانکہ ان کی

کتابون مین لکھا ہے سیاہ پوشش کفار کی ہے اوس سے نماز جائز نہین ہے چنانچہ
من لایحضرہ الفقیہ مین لکھا ہے کہ کسینے امام صادق سے پوچھا کہ سیاہ کپڑے پہنکر
نماز درست ہے فرمایا نہین سیاہ پوشش لباس دوزخیون کا ہے اور امیر المومنین
نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا سیاہ پوشش استعمال مت
کرو یہہ پوشش فرعون کی تہی اما امیہ اپنے تئین خاصگان ائمہ ہدی سے سمجھتے ہین
تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی اور نوحہ گری کے سبب حالانکہ یہہ سب باتین شرعاً ممنوع
ہین اسیواسطے صدہا آدمیون نے افتخار خود سمجھکر اپنے تئین سادات بنی ہاشم مین مشہور
کر دیا ہے۔ فرقہ امامیہ نے اہل سنت کے ائمہ دین کو حیلہ سازی کر کے مشہور کیا
ہے اجازت اغلام کی امام مالک نے اور حلال ہونے بہنگ کی امام احمد حنبل نے اور تجویز شراب
خوری کی امام ابو حنیفہ نے اور مباح ہونا جوے کا امام شافعی نے دی ہے اور اس باب
مین شعر کہے ہین اہل سنت جو روایت یا حدیث نسبت امامیہ کے لکہتے ہین وہ اونکی ہی
کتاب سے ثابت کر دیتے ہین امامیہ اونمین البتہ فرق اور تہیا سازی نہین کر سکتے اور
امامیہ جو بات پوچ و لچر لکھہ دیتے ہین اور حوالہ کسی کتاب کا نہین دیتے ایسی بیہودہ کو
کون سنتا ہے جسقدر لکھا ہے بالکل بے اصل ہے۔ کتب معتبرہ امامیہ مین تاکید
ہے اپنے دین کو چہپانا چاہئے جیسا اصول کلینی کے باب الایمان مین ایک حدیث

آدمی مذہب کو جو لیوے اپنا اوسے چہپاوے اور جو خدا تعالی اوسکو عزیز رکھتا ہے اور جو دین اپنا
شایع کرے اللہ اوسکو ذلیل کرتا ہے اس جملہ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امامیہ
کے نزدیک بے ضرورت بہی دین کو چہپانا درست ہے یہہ عقیدہ منافی امر جہاد کے
ہے — امامیہ کے نزدیک تقیہ بہی دین کا جز ہے اور تقیہ کہتے ہین دین حق
چہپانے کو کشف الغمہ مین امامون کے ذکر مین دوسرے باب کی دوسری فصل مین لکہا ہے
کہ امام رضا عم نے فرمایا جسمین تقا نہین اوسمین دین نہین اور جو تقیہ نکرے اوسمین
ایمان نہین پس پوچہا لوگون نے کب تک تقیہ چاہیے فرمایا خروج امام مہدی تک اور
فرمایا جو تقیہ نکرے جبتک وہ شخص ہمسے نہین ہے اور جامع الاخبار مین بارہوین
باب کی پہلی فصل مین حدیث بہی لکہی ہے اسی مضمون کی بموجب اس حدیث کے امامیہ
کو چاہیے کہ ہمیشہ تقیہ کرین لیکن جب اونہون نے حدیث مفید مطلب خود نہ دیکہی
ترک تقیہ کیواسطے اور حیلہ اوٹہایا ہے منہج الفاضلین مین لکہا ہے کہ تقیہ سابق مین
اسواسطے تہا کہ دوستون اور مددگارون کی کمی تہی اور اہل ایمان دست ناپید
تہے اور دشمن اور مخالف کی کثرت تہی تقیہ واجب تہا اب اعوان وانصار کی کثرت ہے اور
منفعت یا نقصان ہے اب تقیہ نکرنا ہے انتہی بیان سے ظاہر ہے کہ ہین ترقی
اسلام مین امامیہ کے اعوان کی قلت تہی اور اب کہ اسلام ضعیف ہو گیا دولت اپنی

کا نام ہی نام رہ گیا امامیہ کے انصار اور مددگاروں کی کثرت ہوئی حالانکہ صاحب الزمان
ہنوز غیبت میں ہیں مطلب اصل یہہ ہے کہ پہلا امیر المومنین اور تمام ائمہ ہدی کو
سیرت شیخین میں پایا اور اسکے مدافعہ کیواسطے تقیہ تجویز کیا اسیواسطے کہتے ہیں کہ تقیہ
ائمہ ہدی سے ہے مطلب انکا یہہ ہے کہ امیر المومنین نے خلفا کی بیعت کی اور نکاح
ام کلثوم کا خلیفہ ثانی ہوا اور خلافت امیر المومنین اور حضرت امام حسنؑ نے ظاہر اسکی
برہی اور ائمہ ہدی نے کنارہ کیا یہہ سب امر بحالت تقیہ کئے ہے بلکہ قول امامیہ ہے کہ
مداخلت شیخین کی صحبت نبوی میں اسی سبب سے تھی کہ رسول خدا نے تقیہ کر لیا تھا یہہ
سب احوال مصائب النواصب میں موجود ہے اگر رسول مقبول تقیہ فرماتے تو
نوبت قتل مشرکوں کی کیوں آتی اور دین کیونکر ظاہر ہوتا اور اگر ائمہ ہدی تقیہ کرتے
تو ہدایت خلق اللہ کی کہ عین مدعا امامت کا ہے کیونکر حاصل ہوتا اور عقل سلیم
اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ امیر المومنین نے دربارہ نکاح خلیفہ ثانی تقیہ کیا تھا
جو غیرت شجاعت کی منافی ہے اور انتہا یہ کہ کوفہ اور مدد گار تھا قاتلان عثمان میں تھے تقیہ
نکیا اور تلوار نیام سے نہ نکالا کہ جنگ عظیم برپا ہوا کیونکر اس کلام کی تصدیق ہو کہ
مقدمہ فدک اور بیعت خلفا اور نکاح خلیفہ ثانی اور اجرای قرآن ناقص میں تقیہ کیا
تھا لیکن کیا وجہ ہے کہ امام حسینؑ نے تقیہ نکیا اور معہ خاندان شہید ہو گئے تقیہ بطور سمجھ

آبائی بھی سبب کیا ہے کہ سنت آبائی ترک کی امامیہ اسکا جواب نہین دے سکتے قطع نظر ہر چہ
کہ تقیہ مین نفاق ہے مکر و تزویر اوس سے پیدا ہوتا ہے دیکھو لوگ عوام امامیہ مین ظاہرداری
اور تلون اور تبدیل اخلاق اور عادات مین بہت ہے حالانکہ اصول کافی کلینی مین مکر اور
فریب اور جھوٹ اور غدر بیجا کو ممنوع لکھا ہے علمای متقدمین امامیہ نے صرف نفس کیواسطے
تقیہ تجویز کر رکھا ہے اور تقیہ کے باب مین اختلاف بہت ہے کہتے ہین کہ اگر خوف جان ہو
تو اظہار حق کیواسطے تقیہ بعضون کے نزدیک واجب اور ضروریات دین سے ہے اور بعضون
نے جائز کہا ہے بعضون نے لکھا ہے ایسے حال مین تقیہ اولی ہے اور محققین امامیہ
کا یہہ مقولہ ہے کہ اظہار حق تقیہ سے افضل ہے جیسا مجمع البیان مین سورہ آل عمران
کی اس آیہ کی تفسیر مین لا یتخذ المومنین الکافرین الخ ترجمہ نہ پکڑین مومن کافرون کو
رفیق مسلمان چھوڑکر اور جو کوئی یہہ کام کرے تو اللہ کا کوئی نہین مگر یہہ کہ تم پکڑا چاہو ان سے
بچاؤ اور اللہ تمکو ڈراتا ہے آپ سے اور اللہ ہی تک پہونچنا ہے۔ لکھا ہے اور یہہ ہی مذہب
اہل سنت کا ہے کہتے ہین حق تو یہہ ہے عوام کو خوف جان کیواسطے تقیہ کی رخصت ہے
اور خواص کو اظہار حق اولی ہے سرگذشت کربلا اس معنی پر شاہد ہے بعضے فضلاء امامیہ
مثل خواجہ نصیر او سید باقر تقیہ ائمہ طاہرین سے انکار کرتے ہین اور امامیہ کے نزدیک بھی یہہ
بات محقق ہے ائمہ نے کبھی اظہار کرنا اپنے مرتبہ کے تقیہ کبھی نہین کیا۔

امامیہ کے نزدیک بحالت تقیہ جھوٹی قسم کھانا گناہ نہیں ہے نہ کفارہ اوسکا لازم آوے
حلیۃ المتقین میں دسوین باب کی گیارہوین فصل مین لکھا ہے اور من لایحضرہ الفقیہ کے
باب الوصایا مین کہ مصلحتاً جھوٹ بولنا روا ہے اور کتاب الایمان مین درج ہے کہ اگر
زبان سے برعکس دل کے قسم کہا ہے تو وہ قسم متعلق دل کی بات کے ہے اور استبصار کے
باب اقسام الایمان مین لکھا ہے کہ کوئی بات خلاف صلاح ہو دینی یا دنیوی اوسمین
جائز ہے اور کفارہ لازم نہیں آتا جبکہ امامیہ کی قسم اور قول اور گواہی کا یہہ حال ہے تو
انکی کتابین کیونکر لایق اعتبار کے تصور کیجاوین — علمای اہل سنت نے جس امر مین
نص قطعی کلام اللہ سے اور حدیث رسول اللہ سے نہیں پائی اوسمین قیاس جاری
کیا ہے امامیہ قیاس کو جائز نہیں رکھتے منہج الفاصلین کے پہلے باب مین لکھا ہے کہ شیعہ
اخذ کرتے ہین احکام فروعیہ ائمہ معصومین سے اور وہ نقل کرتے ہین رسول اللہ سے او
قیاس کو حرام جانتے ہین انتہی اور جو بعضے راوی فرقہ امامیہ کہتے ہین کہ امام زمان نے
خلوت مین ہمسے یون فرمایا اہل سنت اوسکو معتبر نہیں جانتے کیونکہ اظہار دینداری
اور شجاعت اور ترک دنیا اور غیرت کا ائمہ طاہرین کی اہل سنت کا عقیدہ ہے وہ بلکہ
ہوا جاتا ہے کہ حکایات تقیہ اور لوازمات اوسکے نسبت ائمہ ہدی بیان کرتے ہین بلکہ اونپر
ائمہ طاہرین وہ ہی صحیح ہے کہ علماے اہل سنت نے مجلسون اور محفلون مین

اونسے تعلیم پائے کہ اسپر سب کا اتفاق ہے اور وہی زمانہ رسول خدا کے زیادہ قریب
تھے سنت آنحضرت صلعم کی قولاً اور فعلاً اچھی طرح تحقیق کی پر متاخرین کو اوس سے زیادہ
بہت مشکل ہے اگر امورات اجتہادیہ بہی اونمین اختلاف پیدا ہوگئی ہو تو بعید نہین ہے
کہ وہ معصوم نہین تھے امامیہ تو اسی بات کو حرام قرار دیتے ہین اور مفتریات کو ائمہ معصومین
سے نسبت دیتے ہین عذر گناہ بدتر از گناہ ہے امامیہ موضوعات کو اپنی غرض نفسانی
ائمہ طاہرین سے منسوب کرتے ہین یہہ بات ایمان سے بعید ہے اہل سنت کے
نزدیک ایسی روایات اور احکام مخصوصہ اونکے مذہب کے جو ائمہ ہدیٰ سے منسوب
کرتے ہین اونکی اسناد ائمہ ہدیٰ سے غیر صحیح ہے اور اکثر مسائل اون کے اجتہادی ہین
مثل فدک تقیہ اور نماز جمعہ اور روزہ یوم عاشورہ اور جواز متعہ دوری اور اور
ایسے ہی مسئلہ ہین۔ باب چہارم در بیان مسئلہ فقہ اور حال شروع
مذہب امامیہ مین۔ جامع عباسی مین جو ساتوین باب کی چوتھی فصل مین لکھا ہے
کہ دو حدیثون مین اوس حدیث پر عمل چاہیے جو سنیون کے خلاف ہو اور اس
مسائل فقہ مین اول سے آخر تک اوسی قول کے موافق عمل ہوا ہے۔
پہلا حصہ مسائل فقہ کے بیان مین۔ جاری پانی نجس نہین ہوتا نجاست
سے بہی بالاتفاق اور کہڑا پانی اگر کثیر ہو تو وہ بہی دفع نجاست سے نجس نہین ہوتا

جبتک اوصاف ثلثہ سے متغیر ہو یعنے رنگ اور بو اور مزہ مدہ کثیر مین علما کا اختلاف
ہے ابی حنیفہ رحمت اللہ کے نزدیک دہ در دہ حکم کثیر کا رکہتا ہے اور امامیہ کے نزدیک کثیر
پانی پاک ہے اگرچہ اوسمین چارپاے پیشاب کرین کتے پیوین جنب اوسمین غسل کرین
جیسا من لایحضرہ الفقیہ کے چوتہے باب مین لکہا ہے اور کثیر اونکے نزدیک تین بالشت
طول اور عرض و عمق ہے اور ایسا ہی استبصار مین لکہا ہے اور اہل سنت کے نزدیک
آب قلیل نجاست کے وقوع ہونے سے نجس ہوجاتا ہے بلا شرط اور ایسا ہی آب چاہ
اور امامیہ کا قول ہے کہ چاہ وقوع نجاست سے نجس نہین ہوتا جیسا جامع عباسی مین
مذکور ہے۔ اہل سنت کے نزدیک خوک نجس العین ہے اور کہال اوسکی دباغت
سے بہی پاک نہین ہوتی۔ امامیہ کہتے ہین سور کی کہال کے ڈول سے کوے سے پانی
بہرنا روا ہے من لایحضرہ الفقیہ کے باب الطہارت مین لکہا ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے
کسینے پوچہا سور کی کہال کے ڈول سے کوے سے پانی نکالنا درست ہے فرمایا کچہہ
ڈر نہین۔ اہل سنت کے نزدیک پانی استنجا بول و براز اگرچہ جمع ہو نجس ہے امامیہ کے
نزدیک نجس نہین ہے۔ تحریر الاحکام مین لکہا ہے اور نیز من لایحضرہ الفقیہ مین۔
وضو کا پانی اگر جمع ہو ابو حنیفہ کے نزدیک وضو اوس سے جائز نہین ہے امامیہ کے
نزدیک جائز ہے اور کہتے ہین آگے پیچہے اگر چند کس وضو کرین مضایقہ نہین کافی

کی کتاب الطہارت مین لکہا ہے اور ایسا ہی امامیہ کے نزدیک آب غسل ہے کہ جسم
جنب سے جدا ہو نجس نہین ہوتا من لا یحضرہ الفقیہ مین لکہا ہے ۔ اگر ایک پرنالہ
سے پیشاب اور دوسرے سے آب خالص گرے اور پہر وہ دونون ایک جگہہ جمع ہون
اہل سنت اوسکو نجس جانتے ہین امامیہ اوسکو نجس نہین سمجہتے ہین من لا یحضرہ الفقیہ
کے باب الطہارت مین لکہا ہے ۔ علماے امامیہ کے نزدیک اغلام سے غسل واجب
نہین ہوتا خلاصۃ المذہب مین باب الطہارت کے موجبات غسل مین لکہا ہے ۔
اگر آب خالص نہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک آب نبیذ سے وضو جائز ہے امامیہ اسپر
طعن کرتے ہین حالانکہ احقاق الحق اور من لا یحضرہ الفقیہ کے باب الطہارت مین
درست لکہا ہے ۔ امامیہ کے نزدیک وضو مین مونہہ کا دہونا پیشانی سے ٹہوڑی
تک طول مین اور عرض مین جسقدر جگہہ انگوٹہے اور انگشت وسطی مین آوے بخلاف
اہل سنت کے کہ اونکے نزدیک ایک کان سے دوسرے کان تک ہے اور امامیہ
مونہہ ایک ہاتہہ سے دہوتے ہین اور تیمم کہ قایم مقام وضو کے ہے دونو ہاتہہ سے کرتے
ہین امامیہ کے نزدیک کہنی کا دہونا ضرور نہین ہے بخلاف ابوحنیفہ کے وہ کہنی ہاتہہ مین
شمار کرتے ہین اور اہل سنت کانون اور گردن کا مسح سنت جانتے ہین امامیہ اوسکے
خلاف کرتے ہین اہل سنت کے نزدیک دہونا ہر ایک عضو کا وضو مین تین مرتبہ چاہیے

امامیہ وو بارہ ہوتے ہین اہل سنت دونو پاؤن کا دہونا فرض سمجھتے ہین اور وہ
فعل و قول رسول خدا صلعم سے ثابت ہے اور اصحاب کو تعلیم کیا اور کبھی بے دہوئے
پاؤن کے وضو نہین کیا اور جو کلام اللہ مین وارد ہے و ارجلکم مفعول فاغسلوا کا ہے
فرض ہونا دونون پاؤن کا اوس سے ثابت ہے اور علماے امامیہ بھی پاؤن کے دہونے
سے انکار مطلق نہین کرتے استبصار مین لکہا ہے کہ پیغمبر صلعم نے امیر المومنین کو وضو
کی تعلیم کی کہ دہونا اعضا کا وضو مین دو بار چاہیے اور مسح سر کا ایکبار کافی ہے اور پاؤن
کے دہونے مین انگلیون کا خلال کرنا چاہیے پس جو امامیہ کہتے ہین کہ وضو مین پاؤن
کا دہونا وضو کو باطل کرتا ہے اسکو سواے تعصب کے اور کیا کہا جاے کیونکہ غسل اور
مسح مین بڑا فرق زمین و آسمان کا ہے اور کلام الہی مین الی دونو جگہہ وارد ہے امامیہ ہاتہون
کا دہونا کہنیون سے شروع کرتے ہین اور مسح پاؤن کا انگلیون سے
اہل سنت کے نزدیک اگر بعد طہارت کامل کے موزہ پہنے تو مقیم کو ایکرات ایکدن اور مسافر
کو تین رات تین دن جب وضو کرے موزون پر مسح جائز ہے شرطین اوسکی فقہ مین مذکور
ہین امامیہ کے نزدیک موزون پر مسح درست نہین ہے حالانکہ من لا یحضرہ الفقیہ مین لکہا ہے
اور کافی مین باب جد الوضو مین لکہا ہے کہ رسول خدا صلعم کے پاس سواے نجف
نجاشی کے موزہ نہ تھے اور وہ نیچے قدمون کے پاس سے پہٹے تھے رسول خدا نے پاؤن

کا مسح کیا اوسوقت وہ ہی موزے پاؤن مین تھے لوگون نے جانا رسول خدا نے موزون
پر مسح کیا ظاہر ہے کہ پاؤن کا مسح اورہی کتب امامیہ سے پہلے موزون پر مسح اونہین
ہوتا اہل سنت کے نزدیک اگر موزہ چار انگل پہٹا ہوا ایک جگہہ سے یا وہ تین جگہہ سے کہ ایک
جا کی سہ چار انگل ہوجاوے او پر مسح درست نہین ہے جب وضو کرے موزہ اوتا
کر پاؤن دہووے اور اصول کلینی مین کتاب الایمان کے باب تقیہ مین تاکید ہے کہ مسح
موزون پر جائز نہین ہے عجب باتین ہین کفریات مین تو تقیہ جائز ہے اور ذرہ سی
پر مسح جائز نہین اور احقاق الحق مین مسح کے مسائل مین لکھا ہے کہ تقیہ موزون کے
مسح مین جائز ہے۔ اگر زمین پر پیشاب دہوپ سے خشک ہو گیا ہو امامیہ کے نزدیک
تیمم اوس پر جائز ہے برخلاف اہل سنت کے کہ اونکے نزدیک ناجائز ہے احقاق الحق مین
لکھا ہے اور نزدیک اہل سنت کے تیمم کے واسطے دو ضرب خاک پر مارنی چاہئین ایک
ضرب مونہہ کے لئے دوسرے دونون ہاتھون کو امامیہ کے نزدیک حدث کے واسطے ایک
ضرب کافی ہے اور جنب کے واسطے دو ضرب اور ہاتہہ کا مسح کہنیون تک ہے۔
اہل سنت کے نزدیک جو کچہہ آگے پیچھے سے نکلے وضو جاتا رہتا ہے امامیہ کا قول ہے
خون اور پیپ اور مذی اور ودی سے وضو قایم رہتا ہے اور اوس جگہہ کے دہونے کی
بہی ضرورت نہین ہے من لا یحضرہ الفقیہ کے باب وضو مین لکھا ہے۔ اہل سنت کے

نزدیک نکسیر اور حجامت مین اور جو شے بدن پر بہ جاوے اوس سے وضو جاتا
رہتا ہے امامیہ کہتے ہین سواے پیشاب اور پاخانہ اور ریح کے وضو نہین جاتا اگر
پیچھے سے یا جسم پر سیلان ہو ناقض وضو نہین ہے استبصار مین کتاب الطہارت
کے باب [illegible] مین ابی عبداللہ سے منقول ہے کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ اگر نکسیر پھوٹے
یا پھنسی لگ جاوے یا بدن سے خون نکل کر بہ جاوے تو وضو اوس سے ٹوٹ جاتا ہے فرمایا
وضو نہین جاتا۔ اہل سنت کے نزدیک بول و براز یا منی یا خون کپڑے پر گرے کپڑا
ناپاک ہے اور نماز اوس سے ناجائز بخلاف امامیہ کہ اونکے نزدیک کل وہ چیزین ناپاک [illegible]
نماز ناجائز ہے من لایحضرہ الفقیہ مین لکھا ہے اور جامع عباسی مین دوسرے باب کے
پہلے مطلب مین لکھا ہے کہ اگر نجاست پوشش مین ہو اور ستر عورت سے وہ کم ہو
تو نماز درست ہے۔ اہل سنت کہتے ہین شراب اور سور کی چربی حرام و نجس ہے
اوسکے واسطے بڑی احتیاط چاہیے امامیہ کے نزدیک کھانا پینا اوسکا حرام ہے اور اگر
لگ جاوے تو حرام نہین ہے نماز اوس سے جائز ہے من لایحضرہ الفقیہ مین امام [illegible]
اور امام محمد صادق سے منقول ہے اور علل الشرائع مین بھی لکھا ہے اور جامع عباسی
کے باب اول مین نجاسات کے بیان مین لکھا ہے کہ شیخ ابن بابویہ نے تجویز کیا کپڑا
آلودہ خمر سے نماز جائز ہے پینا اوسکا حرام ہے پس یہ بھی وجہ ہے کہ شراب پینے والے

سے شے حرام کے شراب خوری اختیار کر لی ہے اور گوشت سور کا کھانا بلذت سے سمجھ کر
اوس سے پرہیز ہے ۔ اہل سنت کے نزدیک مرد کو نماز مین پوشیدہ کرنا ناف سے نیچے
زانو تک واجب ہے امامیہ کے نزدیک قبل اور دبر اور خصیہ کافی ہے جامع عباسی مین
لکہا ہے اور تحریر الاحکام مین کتاب الصلوۃ کے پہلے مقصد کے چوتھی فصل مین لکہا ہے کہ
چہپانا مرد کو نماز مین قبل و دبر کا کافی ہے اور خصیتین کو نفیہ نے کہا ہے یہہ ہی وجہ ہے
کہ امامیہ صرف ایک جانگیہ سے نماز پڑہتے ہین ۔ اہل سنت کہتے ہین نجاست اگرچہ
خشک ہو نماز اوسپر ناجائز ہے امامیہ نماز اوسپر جائز جانتے ہین اس شرط سے کہ سجدہ گاہ
کے نیچے نہو جامع عباسی مین لکہا ہے کہ اگر مکان خشک ہو اور نجاست نے وا سعین
سرایت نکی ہو نماز اوسپر درست ہے سجدہ کی جگہہ نجس نہونی چاہیے اگر جای سجدہ
نجس ہو نماز صحیح نہین ہے چاہے سوکہہ گئی ہو یہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ امامیہ بلا ضرورت
پاک جگہہ پر سجدہ گاہ پر اکتفا کرتے ہین اہل سنت کے نزدیک پانچون نمازون کو پانچ وقت
مقرر ہین سوای عرفات کے امامیہ نے ظہر اور عصر کو ایکوقت اور مغرب و عشا کیواسطے ایکوقت
مقرر کر لیا ہے ۔ استبصار مین لکہا ہے ۔ عوام امامیہ اذان مین پڑہتے ہین محمد و آلہ
خیر البریہ دو بارہ و بعضے اشہدان علیاً ولی اللہ دو بار اور بعضے اشہدان علیاً امیر المومنین
حقاً دو بارہ حالانکہ انکی معتبر کتابون مین یہہ الفاظ اذان مین داخل کرنا منع ہین ۔

ین لایحضرہ الفقیہ کے باب الاذان مین لکھا ہے ۔ امامیہ کے نزدیک نماز مین اپنے قضیب
سے شغل کرنا مباح ہے استبصار مین کتاب الطہارت کے باب القبل و مس بالفرج مین لکھا ہے کہ
کسینے کہا یا ابا عبد اللہ اگر مرد نماز مین مس کرے فلان اپنا تو نماز جاتی ہے فرمایا کچھہ مضایقہ
نہین اور اسیطرح امامیہ کے نزدیک اگر مرد چہوے فلان اپنا اور عورت چہوے فرج اپنی
یا پائین اوسکی ستی کون کچھہ مضایقہ نہین ہے استبصار مین یہہ بہی لکھا ہے اور اہلسنت
کی کتابون مین لکھا ہے کہ جب امام موصوف نماز کیواسطے وضو کی تیاری کرتے تھے
رنگ چہرہ مبارک متغیر ہوجاتا تہا اور گہبراہٹ سی معلوم ہوتی تہی ایکبار کسینے عرض کیا
یا حضرت کیا باعث ہے جب آپ وضو کو اوٹہتے ہین رنگ متغیر ہوجاتا ہے اور چہرہ پر
گہبراہٹ سی معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا نماز مین اوس حاکم کے سامنے کہڑا ہونا پڑتا
ہے جسنے فرمایا ہے یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء اگر اس حال سے بہی اور کچھہ بدحالی ہو
تو بجا ہے مقام خوف ہے یہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شل علی کرم اللہ وجہہ جن امام کا
یہہ ذکر ہے سنیون کے ہون اور وہ امام جو مس کرنا ذکر کا فرماتے ہین کیا مضایقہ ہے امام
امامیہ کے مذہب کے ہون سنیون کے نزدیک ایسے حرکات سے نماز جاتی رہتی ہے اور
وضو بہی نہین رہتا اور آدمی گنہگار ہوتا ہے امامیہ کے نزدیک ملبوس پر سجدہ جائز نہین ہے
بخلاف اہل سنت عجب مذہب ہے نجاست پر سجدہ جائز ہے گو یا وہ ملبوس سے اچہا ہے

تقیید نماز جماعت آیہ قرآن سے ثابت ہے اور اس باب مین احادیث بیشمار ہین اہل سنت
اوسپر قایم ہین اور یہہ امر باعث رونق مساجد و اتفاق مسلمانون کا ہے امامیہ نے
اوسمین شرطین ایسی تجویز کی ہین کہ نماز جماعت میسر ہی نہین ہوتی ہزارون آدمی اپنی زندگی
مین نماز جماعت سے بہرہ اندوز نہین ہوتے اور ترک جمعہ اور جماعت کے سبب مسجدین ویران
رہین — اہل سنت کے نزدیک فاسق کے پیچھے نماز درست ہے امامیہ اوسپر لعن وتشنیع
کرتے ہین اور خود تقیہ کرکے فاسق کے پیچھے نماز پڑھتے ہین جامع الاخبار مین بارھوین باب
کی پہلی فصل مین حدیث لکہی ہی سبب اس مقولہ کا یہہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ائمہ
طاہرین نے خلفاء ثلثہ کے پیچھے نماز پڑہی ہے اوسمین تقیہ ثابت ہو — نماز جمعہ آیہ قرآن سے
ثابت ہے امامیہ کہتے ہین نماز جمعہ حرام ہے مصائب النواصب مین چوتھے جلد کے پانچوین
مطایبہ مین لکہا ہے — فرقہ امامیہ مین خاک کربلا مریض کو واسطے شفا کے کہلاتے ہین اور
مرتے وقت چٹاتے ہین اور کہتے اوسکو خاک شفا ہین حالانکہ حلیۃ المتقین مین نوین باب
کی پانچوین فصل مین لکہا ہے کہ مٹی کا کہانا ایسا ہے جیسے سور کا گوشت اور اہل سنت کی
کتابون مین لکہا ہے جب حضرت امام حسینؑ پیدا ہوے حضرت جبرئیلؑ نے آکر بعد خوشخبری
آپ کے تولد کے بیان کیا کہ یہہ صاحبزادہ شہید ہوگا اور کل حال شہادت کا سنا کر کہا اگر
ارشاد ہو وہانکی خاک آپکو دکہاؤن آپ نے فرمایا بہتر پس حضرت جبرئیلؑ نے ہاتہہ بڑہا کر

شرع محمدی کچھ نجاست نہین اہل سنت کے نزدیک سجدۂ تلاوت کیواسطے کل شرطین نماز کی ہی
ہین امامیہ کے نزدیک کوئی شرط نہین ہے وضو ہو یا نہو اور قبلہ کیطرف منہ ہو خواہ نہو سجدہ
کیواسطے خود پاک ہونا چاہیے اور کوئی شرط لازم نہین ہے جامع عباسی مین لکھا ہے —

بالاتفاق سجدہ عبادت سوا پاک پروردگار کے کسیکو درست نہین ہے اور سجدہ مین علمائی اہل سنت
مین اختلاف ہے کوئی کفر کہتا ہے کوئی سخت فسق امامیہ کہتے ہین سجدہ آداب سلاطین مین جائز
ہے اور بعضے اسکو سجدۂ شکر کہتے ہین جیسا مصائب النواصب مین چوتھے جلد کے پانچوین فصل
مین لکھا ہے — اہل سنت کے نزدیک ناپاکی مین قران پڑہنا منع ہے امامیہ کے نزدیک جائز ہے
استبصار کے باب الجنب مین لکھا ہے امامیہ کے نزدیک پاخانہ مین بقدر آیۃ الکرسی پڑہنا مضایقہ
نہین ہے من لایحضرہ الفقیہ مین لکھا ہے روزہ کے افطار کا وقت جب آفتاب غروب ہو جاے بالاتفاق
ہوجاتا ہے من لایحضرہ الفقیہ مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب ڈوب جاوے قرص آفتاب
اوسوقت روزہ افطار کر دیگا امامیہ عمداً دیر کرتے ہین تاکہ اہل سنت سے مشابہت نہو جاوے
اہل سنت کہتے ہین سفر مین روزہ رکھو اور ادا اوسکی صحیح اور امامیہ کے نزدیک واجب روزہ
سفر مین حرام ہے جامع عباسی مین چوتھے باب کی تیسری فصل مین لکھا ہے —

اہل سنت کے نزدیک اگر روزہ رکھکے توڑ ڈالے تو قضا روزہ کی واجب ہی اور اگر رمضان کا
روزہ ہو تو کفارہ لازم آتا ہے غلام آزاد کرے یا ساٹھ روزہ متواتر رکھے یا ساٹھ آدمیون کو

کہانا کہا ہو سے اور امامیہ کے نزدیک اختیار ہے کہ روزہ رمضان کا زوال سے پہلے اور اور روزہ
غروب آفتاب سے پہلے جس وقت چاہے افطار کرے اختیار ہے استبصار کے باب الصوم مین
لکہا ہے امامیہ کہتے ہین ائمہ ہدیٰ نے روزہ عاشورہ کو منع کیا ہے زاد المعاد مین لکہا ہے اور برخلاف
اوسکے جامع الاخبار مین پانچوین باب کی دوسری فصل مین لکہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جسنے
عاشورہ کو روزہ رکہا اللہ تعالےٰ نے اوسکے واسطے ثواب عبادت ساٹھہ برس کا عنایت کیا اور ایسا ہی
استبصار مین ہے اور امامیہ نے جو روزے خود اختراع کئے ہین جیسا زاد المعاد مین چہٹے باب کی
تیسری فصل مین لکہا ہے کہ شیخ مفید فرماتے ہین کہ ۱۲ شب محرم کو زفاف حضرت فاطمہ زہرا اور علیؑ
واقع ہوا ہے چاہئے کہ اس شکرانہ مین شیعہ روزہ رکہین جائز کہتے ہین -
اکثر علما ے امامیہ کہتے ہین اگرچہ اغلام حرام ہے فاعل ہو یا مفعول روزہ باطل نہین ہوتا
کتاب خلاصة المذہب کے باب الصوم مین لکہا ہے امامیہ کے نزدیک زکوٰۃ نقد روپیہ پر ہے چاندی
سونا تجارتی سکہ کی یا زیور وغیرہ پر نہین ہے جامع عباسی مین تیسرے باب کی پہلی فصل مین لکہا ہے
اور اہل سنت کے نزدیک بقول ابو حنیفہ رح سب پر زکوٰۃ ہے امامیہ کہتے ہین اگر دو سو درم سے
زیادہ ہون تو زکوٰۃ دو سو کی دینا لازم ہے اوسکی کسر کی معاف ہے بخلاف اہل سنت کے کہ وہ
کسر کی بہی زکوٰۃ ادا کرتے ہین - اہل سنت کے نزدیک واسطے ادا ے حج کے اسلام شرط ہے
امامیہ کہتے ہین حج مین اسلام ہونا ایک سا ہے احقاق الحق مین لکہا ہے اور طرفہ یہ ہے کہ امامیہ

خود کہتے ہیں کہ کعبہ میں داخل ہونے سے مرتبہ معصومیت کا حاصل ہوتا ہے اور فضیلت
کربلا کی کعبہ سے زیادہ جانتے ہیں ۔ اہل سنت کہتے ہیں کل مسلمان عاقل بالغ پر جہاد
واجب ہے اور امامیہ کے نزدیک بدون موجودگی امام کے یا اسکے نائب کے درست نہیں [illegible]
شرائع الاسلام کی کتاب الجہاد میں لکہا ہے ۔ اہل سنت سود حرام جانتے ہیں مگر بعضے
دار الحرب میں کافرون سے لینا جائز جانتے ہیں اور امامیہ کافر حربی سے سود لینا روا رکہتے
ہیں جامع عباسی میں نوین باب کی تیسری فصل میں لکہا ہے اور اس زمانہ کے امامیہ نے
اہل سنت اور فرقہ ہاے اسلام کو کفر سے نسبت دیکر سود لینے کا فتویٰ دیدیا ہے اور
اہل سنت کے نزدیک جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے ۔ نکاح کی شرطون میں علماے
فریقین میں تخالف نہیں ہے اصل اوسکی ایجاب و قبول ہے لیکن امامیہ بجاے نکاح کے
صیغہ پڑہتے ہیں اور عوام صیغہ کو فرائض اور واجبات سے زیادہ جانتے ہیں ۔
اہل سنت کے نزدیک متعہ جو عہد رسول اللہ صلعم میں جاری ہوا تہا تعین مدت اور تعیین
نہیں امامیہ کو گمان ہے کہ متعہ حضرت فاروق نے حرام کیا غلط محض ہے باب مطاعن میں
لکہا گیا امامیہ جو فضیلت متعہ کی بیان کرتے ہیں تہوڑا اوسمین سے ذکر کیا جاتا ہے ۔
خلاصۃ المنہج میں پانچوین باب کے شروع میں تفسیر آیہ کریمہ فما استمتعتم بہ منہن میں لکہا
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جس شخص نے متعہ نہیں کیا اور وہ مرگیا قیامت میں

یہ شکل ہوگا جیسے نکلا ہوا انگشت اور یہ بھی آپ نے فرمایا کہ جو ایکبار متعہ کریگا درجہ اوسکا حسین علیہ السلام کے
ہوگا اور جو دو بار متعہ کرے گا درجہ اوسکا امام حسن علیہ السلام کا درجہ ہوگا اور جو تین بار متعہ کرے اوسکا درجہ
شش علی مرتضیٰ کے ہوگا اور جو چار بار متعہ کرے اوسکا میرا سا درجہ ہوگا جب وقت متعہ کرنے کے عورت
و مرد جمع ہوتے ہین فرشتہ اونپر نازل ہوتا ہے اور اونکی نگہبانی کرتا ہے اور جو باہم باتین کرتے ہین
تسبیح و ذکر کرتا ہے اور جو ان دونون مین سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے تو گناہ اونکی ہتھیلیا
ن اور انگلیون کی راہ سے ساقط ہو جاتا ہے اور جو آپسمین بوسہ بازی کرین حق تعالیٰ ہر بوسہ
پر حج و عمرہ کا اونکے نام ثواب لکھتا ہے اور جو خلوت کرین ہر لذت پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے پہاڑ
کی مانند اور جب اوٹھکر غسل کرین اللہ تعالیٰ فرشتون سے فرماتا ہے دیکھو میرے بندون کو اوس
اعتقاد لاؤ اور گواہ رہو مین نے انکو بخشا اور جو غسل کی بوند اونکے بدن سے ٹپکے حق تعالیٰ ہر
بوند پر ایک نیکی اونکے نام پر لکھے اور ایک برائی دور کرے اور دس درجہ بلند کرے حضرت علی اوٹھے
اور کہا یا رسول اللہ صلعم جو شخص اس باب مین سعی کرے فرمایا اوسکے ہوئین وہ مرد و عورت دونو
بعد اوسکے فرمایا جب مرد و عورت غسل سے فارغ ہوئین جو قطرہ اون کے جسم سے ٹپکے حق تعالیٰ
فرشتہ پیدا کرے اور وہ فرشتے قیامت تک اون دونون کے واسطے تسبیح کرین اور ثواب اونکو
پہنچاوین تعجب کہ باوجود ایسی تعریف کے بالکل ثابت نہین ہوتا کہ ائمہ طاہرین نے آنحضرت صلعم
کی حیات مین یا بعد وفات خود متعہ کیا ہو یا اولاد کو وصیت کی ہو کیسے ایک متعہ بھی نکیا کہ ثبتہ

امام حسین علیہ السلام کا سا ثواب حاصل کرنا بعد اوس مرتبہ کے ترقی آسمان تہی امامیہ کو چاہیے کہ جب متعہ کا
اسقدر ثواب حاصل ہے اور علماؤن نے کتاب مین فتوا دیدیا ہے کہ تا انکاح موقوف
کرکے متعہ کا رواج دین اور چار متعہ پر کیون باز رہین پانچ متعہ کرین کہ بعد درجہ رسول اللہ کے
ایک درجہ پاک پروردگار کا باقی رہتا ہے وہ بہی طے ہوجاوے پہر دنیا اور آخرت مین چین سے
گذرے تواریخ کی کتابون مین تو یون لکہا ہے کہ امام حسن علیہ السلام اکثر نکاح کے بعد طلاق دیدیتے تھے
اور کتب اہل سنت سے واضح ہے کہ نوے نکاح کی نوبت پہونچی تہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
لوگون کو ممانعت کرتے تھے کہ کیون اپنی لڑکیون کا نکاح امام حسن علیہ السلام سے کرتے ہو کہ وہ
طلاق دیدیتا ہے امام حسن علیہ السلام اگر نکاح بجاے متعہ کیا کرتے تو کیون حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو لوگون
سے کہنے کی نوبت پہونچتی مجالس المومنین کی دوسری مجلس مین لکہا ہے کہ متعہ عورتون کا
ہوا تہا امام برحق نے ادہر التفات نہین کی اور نکاح کرکے طلاق دی اور امامیہ دفع الزام کو کہتے
ہین باکرہ اگر متعہ کرے تو اوسکے خاندان کو عیب لگتا ہے من لایحضرہ الفقیہ مین کتاب النکاح کے
باب المتعہ مین لکہا ہے تعجب کی بات ہے کہ متعہ باوجودیکہ حکم خدا با اینہمہ فضیلت اوسکو عیب مین شمار کیا
امامیہ کے نزدیک فرج کا حلال کردینا جائز ہے جامع عباسی مین گیارہوین باب کی تیسری قسم مین
لکہا ہے کہ جو کوئی لونڈی اپنی واسطے دخول کے دوسرے کو حلال کردے اور وہ شخص ناجی فرقہ
اثنا عشریہ سے ہو تو جائز ہے مگر اوسمین یہہ شرط ہے کہ اگر فقط بوسہ کی اجازت دی ہے تو

دخول جائز نہین ہے اور اگر دخول کی اجازت دی ہے تو بوسہ اوسکے فروع مین ہے بوسہ
کی اجازت سے ضرور نہین ہے امامیہ کنیز مدخولہ اپنی کو کہ صاحب اولاد ہو روا نہین جانتے —
امامیہ کے نزدیک متعہ دوری جائز ہے یعنے کئی آدمی جمع ہوکر ایک عورت سے متعہ کریں اور
اپنی اپنی باری مقرر کرلیں تو جائز ہے مصائب النواصب مین جو تصنیف جنابکے [illegible]
مین لکھا ہے کہ یہہ حکم اوس عورت کیواسطے ہے جسکا حیض موقوف ہوگیا ہو —
امامیہ کے نزدیک اپنی لونڈی یا ام الولد کا یا بیٹے کا کسی پر مباح کردینا جائز ہے ارشاد الاذہان مین
مین لکھا ہے — عاریت دینا فرج کا روا ہے اور بالاجماع وقف کرنا فرج کا کہ جائز ہو مذہب
شیعہ مین درست ہے اور خرچی حلال ہے استبصار مین مفصل لکھا ہے — امامیہ کے نزدیک
دخول فی الدبر جائز ہے استبصار مین لکھا ہے کہ کسی نے امام سے پوچھا یا ابا عبد اللہ دخول فی الدبر
جائز ہے فرمایا کیا مضائقہ ہے اور خلاصۃ المنہج مین تفسیر اس آیہ کریمہ نساءکم حرث لکم مین
لکھا ہے یعنی عورتین تمہاری کہیتی ہین جاؤ اپنی کہیتی مین جس طرح سے چاہو انتہی جسطرح چاہا
مضمون کو یون ادا کیا ہے خواہ مونہ عورت کا تمہاری طرف ہو خواہ پشت ہو خواہ ادہر
سے ہو حالانکہ حق تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے جاؤ اپنی کہیتی مین جسطرح سے چاہو اور کہیتی
اوسکو کہتے ہین جہان تخم ڈالا جاوے تو درخت پیدا ہو سو وہ فرج ہے نہ دبر اور مجمع البیان مین
لکھا ہے اوسکا بھی یہہ ہی مطلب ہے سوائے اسکے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بوقت

حیض کے عورت کے پاس مت جاؤ پاک ہو جب جاؤ اس حکم سے بھی صاف ظاہر ہے کہ فی الدبر
منع ہے اور استبصار میں لکھا ہے کہ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جاؤ عورت پاس [illegible]
[illegible] عورت [illegible] سے بھی مجامعت قبل [illegible]
اور [illegible] بھی لکھا ہے کہ ایک شخص نے امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ مجامعت فی الدبر جائز ہے
[illegible] آپ نے [illegible] ہم عمل کرتے ہیں [illegible] نہیں کرتے [illegible] قول [illegible]
[illegible] حلیۃ المتقین میں چوتھے باب کی چوتھی فصل میں
لکھا ہے کہ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم نے جائز ہے اور ایسا ہی کلینی نے کتاب النکاح کے باب
میں لکھا ہے کہ [illegible] عورت [illegible] بدن اور [illegible] سب لذتوں سے سوا ہے امامیہ
کے نزدیک عورت کی فرج پر تیمم کرنا مضائقہ نہیں شرح شرائع میں لکھا ہے — امامیہ کے نزدیک
اغلام سے غسل واجب نہیں ہوتا اور روزہ میں کچھ تردد ہے خلاصۃ المذاہب میں مذکور ہے
امامیہ کے نزدیک کھانا پینا نماز میں جائز ہے شرائع میں لکھا ہے امامیہ کا قول ہے اگر مصلی بعد فراغ
نماز اپنے کپڑے میں انسان یا حیوان کا غلیظ لگا دیکھے یا منی یا خون پائے تو نماز میں خلل نہیں
آتا تہذیب میں لکھا ہے امامیہ کے نزدیک وطی فی الدبر سے انزال نہ ہو تو مرد پر غسل واجب
نہیں اور عورت تو بہر حال پاک ہے استبصار میں لکھا ہے — ابوحنیفہ کے نزدیک
لواطت کی حد نہیں ہے شدت حرمت کے سبب قتل الواطی سیاست کے واسطے ہے

قاتل ہو یا مقتول پھر یہی قول صاحبین کا ہے امامیہ کے نزدیک قتل ہے ارشاد الاذہان میں
کتاب الحدود میں لکھا ہے امامیہ کے نزدیک غلام کا قصاص آزاد سے اور ذمی کا مسلمان سے
نہیں ہے احقاق الحق میں ہے اہل سنت کے نزدیک دونوں پر قصاص واجب ہے
محرمات کی زنا میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسی سخت عقوبت ہے کہ قتل تک پہونچتی ہے
صاحبین حنفیہ امام سے امامیہ کے نزدیک قتل ہے مختصر نافع میں کتاب الحدود میں لکھا ہے —
امامیہ کے نزدیک زمین میں عورت کا حصہ نہیں ہے من لایحضرہ الفقیہ میں لکھا ہے [illegible]
خلاف آیہ قرآن کے ہے یوصیکم اللہ فی اولادکم — اہل سنت کے نزدیک ترکہ میت کا [illegible]
حصہ اہل فرائض کے باقی حق عصبہ کا ہے جو ذوی الارحام ہو امامیہ کے نزدیک [illegible]
جو باقی رہے پھر اہل فرائض پر تقسیم ہونا چاہئے اس صورت میں ترکہ [illegible]
عباس عم رسول اللہ اور حق بنی اعمام کا تلف ہوتا ہے —

حصہ دوسرا سبب شیوع مذہب امامیہ کا بیان

جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ ہوئے تو اونکے دوستوں نے باعث [illegible] آپ کی [illegible]
الوہیت اور بعض نے نبوت تک پہونچائی اور خلفاء ثلاثہ کے حق میں طعن [illegible] کئے انہیں میں سے
ایک شخص عبداللہ ابن سبا نامی تھا کہ اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مدینہ سے نکال دیا تھا
بعض صحابہ کے غلاموں نے فساد برپا کر کے خلافت کے انتظام میں خلل ڈالا اور [illegible] کیں

اور اوسپر عتاب شیعہ جدا ہوا کتب تواریخ مین موجود ہے کافی مین لکہا ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا بعد مجہ
فتنہ آدمیون مین پیدا ہوا جاری رہیگا اور کتاب اللہ کے خلاف عمل کریگا چنانچہ اونکے بعد ایک
دوسرے کے یہہ نوبت پہونچی کہ عظمت اور شوکت خاندان نبوت کی نرہی یہانتک کہ امام حسنؑ
خانہ نشین ہوئے اور مفسدون نے زہر ہلاہل سے شہید کیا اور یزید پلید نے بغاوت کرکے خاندان
نبوی کی تخریب مین کوشش کی باقیماندہ خاندان رسالت نے ریاست سے دستکشی کی اور
گوشہ نشین ہوئے ملک پر غیرون کا قبضہ ہوا اور کینہ کہنہ جو دشمنون کے دلون مین تہا وہ ظاہر
ہوگیا مگر اہل سنت رسول اللہ صلعم کے زمانہ سے کہ بہتر زمانہ تہا ثابت قدم رہے اور عیب جوئی
مقربان رسول خدا اپنے بکر کے حوالہ خدا کیا اور اخبار نامعتبر پہ عمل نکیا کسواسطے کہ اصحاب
وازواج کے فضائل جو کلام الہی سے ثابت ہین اونکا ابطال ایسے قصہ کہانیون سے نہین
ہوسکتا اگر کوئی اختلاف سبیل بشریت سے واقع ہوا ہو تو یقیناً انجام بخیر ہوا ہوگا بعض فتنہ پردازون
نے اسلام کے خراب کرنیکے لیئے ضعیف حکایتین اور جہوٹے اختلاف اپنی دلیل سے لگاکر دشمنی
اور عناد کو اوسپر زیادہ کیا اور مہاجر و انصار کی ذلت و اہانت کہلی اور چہپی بیان کی کبہی زبان
کبہی تیغ و سنان سے اور ائمہ ہدیٰ کی گوشہ نشینی غنیمت جانکر تقیہ کی تہمت لگائی اور ظاہر
مین تعریف آنحضرت صلعم اختیار کرکے کلمہ امام کا معہ صفت حق تجویز کیا اور اونکی اولاد مین جنہے کفار
پر جہاد کیا اوسکو بغاوت کا الزام لگایا اور عداوت کرنے لگے یہہ ہی وجہ ہے کہ اس عقیدہ والون

مین سے کسینے جہاد پر کمر نہ باندہی اور جہادیون مین شامل نہوئے اور ایسے ہی فرقون مین سے
حضرت علی کی صحبت مین نفاق کی راہ سے پیش آئے اور بظاہر مسلمان بنے اور واسطے خراب
کرنے عورت و مرد مسلمانون کے اور اونکی اولاد کے متعہ کے احکام اور اجازت مباشرت فی الدبر
ازواج اور تحلیل اور عاریت فروج ائمہ ہدی سے شہرت دی اور شرعی مسائل کے اختلاف
جاری کرنیکے لئے دین مین اماموں کیطرف منسوب کئے اور جاہلون کو اس تقریب سے ائمہ
ہدی کیطرف سے منحرف کیا اور جو اقوال و افعال ائمہ طاہرین کے علانیہ ظاہر تھے اونکو تقیہ
اور ظاہرداری سے مشہور کیا اور جو باتین اپنے دل سے ایجاد کین کتابین تصنیف کرکے
ائمہ ہدی کے نام سے داخل کرکے الزام کے اندیشہ سے ظاہر نکرکے تقیہ کے صندوق میں بند
کرکے اس جہان سے کوچ کیا جیسا کہ تہوڑا سا اس رسالہ مین ترتیب وار بیان کیا گیا کافی
کی کتاب العقل مین لکھا ہے کہ امام محمد تقی علیہ سے پوچھا کہ ہمارے بزرگون مین سے کسینے روایت
کی ہے امام محمد باقرؑ اور امام محمد صادقؑ سے چونکہ اوس زمانہ مین تقیہ سخت تہا اسلئے کتابین چہپا دی
گئین تہین بلکہ اون کا ذکر تک نہ کیا گیا تہا جب وہ مرگئے اونکی کتابین ہمکو ملین امام نے فرمایا کہ
تم ظاہر کرو وہ سب سچ ہین پس وہ کتابین مدت کے بعد اہل اغراض کے ہاتھ پڑین اونکو اپنے
مطلب کے موافق جانکر معتمد سمجہا جب نوبت ظہور اور رد و قدح کی پہنچی اونکے تابعین حقائق
حیلہ جوئی کے ہوئے بٹے جڑے بلوست ہوئے اون کتابون کو باطل سمجہکر توجیہین کین

وجہ یہ کہ وہ زمانہ عہد رسول اللہ صلعم کے قریب تہا کچھہ فروغ حاصل نہوا جب قدر زمانہ دراز ہوتا
گیا وسوسہ شیطانی دلونمین پیدا ہوا اور شیعہ اثنا عشریہ نے جہوٹی خبرون کو جو آئمہ ہدیٰ کی طرف
منسوب کر لی گئین تہین صحیح سمجہا حالانکہ اہل سنت کے تو بالکل خلاف ہین بلکہ انہین کے علما کے
نزدیک بہی مختلف فیہ ہین اور اکثر اقوال اپنے علما کو بہی جو موافق مذہب اہل سنت کے یا
منسوب بمطلب خود نہ دیکہے نا پسند کئے اور اصل مطلب پر اختراع کرنیوالون کی توجہ مگر
اپنے نفع نقصان نہ دیکہہ کر مختلف خبرون مین سے جو کچھہ مفید اور اہانت صحابہ کبار مین پائین
چنانچہ اختیار کئین اور اختلاف کے دفع کی کوشش کچھہ نہ کی بلکہ منافات پیدا کرنیمین زیادہ تردد کیا
یہی سبب نفاق اہل مذاق کے درمیان ہوا یہانتک کہ اہل اسلام مین نا اتفاقی پہیل گئی
اور قوت جمعیت ایمان اور مسلمانی جاری کرنیکی نہ رہی جون جون یہہ عقیدہ ترقی پاتا گیا۔
دین تشیع ضعیف ہوتا گیا ابتدا مین ارباب قیل وقال نے اسلام کے مقابلہ کیواسطے مذہب
فلاسفہ کا زندہ کیا تہا لیکن امام فخر الدین رازی شیخ ابو علی سینا کے مقابلہ مین پیش آیا
مسائل حکمیہ کو رد کیا اور ہلاکو خان کے عہد سلطنت مین خواجہ نصیر الدین امام رازی کی
جوابدہی کو اوٹہا اور بنیاد حکمت کی مضبوط کی اور اپنی ثروت پیش نظر رکہہ کر اہل سنت کی
تخریب کی کوشش کی اور بعد ما علماء اہلسنت تجاوز الا اور امام رازی کے عقیدے پر جو تفوق
خلفاء راشدین کی صداقت کرتا تہا چون وچرا نکال کر امامت من اللہ اور نص اور اسکے

کر خلافت اصحاب کی ابطال کر کے اصول دین کا قرار دیا اور جہوٹے خبرون کو اپنے کلام
کی دلیل گردانا لوگ کہ خانہ رسالت سے منسوب تہے جہوٹ کیطرف منسوب کیا پس دین نبوی
کے دشمنون کو دل کی مراد حاصل ہوئی اور عقاید محمدی مین رخنہ پیدا ہوا مگر جب تک علم آفتاب
زمانہ مین جاری تہا خواجہ نصیر کے طریقہ نے رونق نہ پکڑی اور عہد صفی قدس سرہ سات پشت
تک اولاد بزرگ آنحضرت ملک ایران مین طریقہ اہل سنت جاری رہا بعد گذرنے زمانہ کے دشمنون
کے تخم فساد نے نشو و نما پایا اور اونکے درخت مراد مین پہل لگا اور آدمی حق و باطل کے تردد
مین شرف اسلام کے حاصل کرنے سے محروم رہے بلکہ بعضے مسلمان ڈگمگا کر مرتد ہوگئے
نہ ادہر کے ہوئے نہ ادہر کے بقول شخصے تیری وہ ہی مثل ہوئی رضی نہ الی الذی نہ الی الذی
اور کچہ شک نہین کہ ایران کا ملک حضرت عمر رض کے عہد خلافت مین اصحاب رسول اللہ کے
ہاتہہ سے جو کہ مہاجر و انصار تہے مفتوح اور لوٹا گیا اور سلطنت قدیمی یزدجرد کی جو اوسکے
پشت ہا پشت سے چلی آتی تہی برباد و تباہ ہو کر اہل حرب کے ہاتہہ لگی حکما فارس نے اسے
حادثہ یزدجردی کے حساب سے سال شمسی شروع کیا پس جو قتل سے بچ رہے تہے اونکے رشتہ دار
وغیرہ سب کے دلون مین خلیفہ وقت کیطرف سے دشمنی پیدا ہوئی پہر تمام زمانہ مین پہیل گئی
اور واسطے حاصل کرنے انتقام کے اہل اسلام سے بے اصل و بے بنیاد قصے مشہور کیے
اور لوچ پوچ مسائل شرع محمدی کیطرف منسوب کیے اور دشمنون کے مذہب بگاڑ دیے

اسکے واسطے بہت افترا کیا کیونکہ عادات اہل ایران عالم مین مشہور ہے - اور احوال بادشاہان
گذشتہ ایران کا اسپر دلیل ہے کہ عوام الناس ایران مین ابتک نشانیان اوسکی پائی جاتی ہین
اور جہوٹی حکایتین خلافت اصحاب کے باطل کرنے کی خاصکر عمر ابن الخطاب رضی کی خلافت کی بہت
ہین اور قول خواجہ نصیر بدت دراز کے بعد اہل حسد کے پسند آیا اور روایات مذلت اصحاب اہل
فساد کو مقبول ہوئین بس بڑا اختلاف عرب و عجم مین ظاہر ہوا اور ملک فارس مین چند آئین
جو ابتدای اسلام سے جسکو سالہا سال گذر گئے تہے وہ سب بدل گئین اور تعریف خواجہ نصیر
کی کتب امامیہ مین اور خطبہ منہج الفاضلین اور اور کتابون امامیہ مین داخل ہے اور وہ
محض سبب اختلاف ابطال خلافت کا ہے اور در حقیقت اخبار ونکے اختلاف حکایتین
الزام کی اختیار کرنا اور خوبیان کی تاویلون سے دفع کرنا غرض نفسانی سے خالی نہین ہوا اور
اصل غرض خلفاء ثلثہ کی عداوت ہے جو باعث تباہی عجم کی ہوئی بس خلافت کہ اصحاب
حل وعقد کی تجویز سے ہوئی تہی اور حضرت امیر وقت تجویز خلافت کے موجود نہ تہے باطل
کرنا ضرور ہوا اور دشمنون کے ہاتہہ یہہ بات خوب لگی خلافت رسول خدا صلعم حق امیر المومنین
جانکر خلفاء ثلثہ کو غاصب اور مہاجرین و انصار کو خلاف حکم الہی کے مرتد تجویز کیا اور لعن و تبرا
اونپر واجب جانا حالانکہ تبرا کہنا اصحاب رسول اللہ کو کتب امامیہ مین منع لکہا ہے اور خلفاء ثلثہ
کے الزام کے واسطے تاویلین اور حیلے جمع کئے اور عمر ابن الخطاب کی نسبت کہ قرابت دامادی

کی علی مرتضے کرم اللہ وجہہ اور فاطمہ زہرا سے کہتے ہین ولد الزنا لکہا اور تقیہ کی نسبت کو ائمہ ہی کی
ہی پر موقوف نہین ہے بلکہ اسکی تہمت رسول خدا صلعم پر خلاف حکم رب العالمین کہ سورہ احزاب
مین نازل ہے لگاتے ہین اور عجز و لاچاری تو خدای عزوجل تک پہونچاتے ہین اور شیخین کو بدتر
نمرود و شداد اور ابوجہل اور ابولہب سے قرار دیا ہے اور امیر المؤمنین کی تعریف مین زیادتی کر کے
انبیا سے زیادہ افضل تجویز کیا ہے اور علامہ حلی نے ارشاد الاذہان مین نجاست کے بیان مین
خوارج اور غلات کو برابر خوک و سگ لکہا ہے اور امامیہ نے شیخین کے الزام مین علی کرم اللہ وجہہ کو
مظلوم و مغلوب جانا ہے اور اہانت کی باتین جنکو عقل گوارا نہین کر سکتی آنحضرت کیطرف عاید کی
ہین اور متاخرین مین جسنے جو مضمون تازہ پیدا کیا علمای متقدمین سے زیادہ مقبول ہوا اور
جو اختلاف علما کا جاہلون اور عوام کے ہاتہہ لگا اوسکو حجت سمجہکر اہل سنت کو اہلبیت کا دشمن
قرار دیا اور اپنی مختلف غرضون کی نسبت اہل سنت کی تحقیر اور ذلت کے لئے دروغ بے فروغ کے
ساتہہ بہت تدبیرین کین یہانتک کہ اپنا تقوی ظاہر کرنیکو اگر کسی اہل سنت کے کپڑے سے ہاتہہ
لگ جاوے تو ہاتہہ دہو ڈالین اور خود ناپاک اور نجس اعتقاد ہین کہ مرنے کے بعد بہی کوئی میت کو
ہاتہہ نہین لگاتا وہی نقل ہے اپنا شہتیر جو آنکہہ مین ہے نہین دیکہتے دوسری کی پہلی کا طعن
کرتے ہین اپنے منہہ سے میان مٹہو بنتے ہین اسیطرح ہر زمانہ مین حسب حال اپنی کوکہ بہتر جانتے ہین
اوسکے مسالہ کی فکر کرتے ہین چنانچہ اہل ایران کے متاخرین کو گروہ صوفیہ پر اطلاق کفر لگانا بہت

یہ مطلب ہے بخلاف اہل ایران کے کہ وہ خلفاے راشدین کے احسانات نہیں سمجھتے اور
تعریف نہیں کرتے بلکہ اہل سنت کے مذہب پر قائم ہیں اور غیرت و حمیت سے خالی کہ جن
زبانی ان کی تعریف نہیں کرتے اور دین محمدی اختیار کیا ہے اور بانیان اسلام اور اصحاب اور
ازواج اور ذریات خیر الانام کی تحقیر و تکفیر کی تجویز نہیں روا رکھتے ہیں ان کا حال
فارس اور عراق کے برعکس ہے کہ ہندوستان کے لوگ خلفاے راشدین کے ساتھ بہت عزت
اور الفت رکھتے ہیں کیونکہ خلفاے راشدین کی بدولت ہدایت پائی یعنی [illegible] یہاں کے
لوگ اسلام کی نعمت کے شکر میں [illegible] ان کے اور بانیان رسول خدا صلعم [illegible] وقت
کرتے ہیں اور مثل سالار مسعود غازی وغیرہ کے ان کی [illegible] مشرف ہیں اور دوسرے شہروں
کے [illegible] کہ بعض جانتے ہیں کہ خلفاء ثلاثہ کو ایران ہی والے بالیقین
اصل بانی سمجھتے ہیں اس کا اثر عرب کے ملک میں جو دین محمدی کی جڑ ہے خاص کر کے مکہ
معظمہ اور مدینہ منورہ زیادہ کچھ اثر نہ ہوگا [illegible] اور دوسرے شہر [illegible]
جو اصل [illegible] کے ساتھ متفق ہوئے کہیں ظاہر نہیں ہے بہر حال اہل اسلام کی [illegible] دین
محمدی کے انتظام کی بنا پڑنے والی ہے اہل سنت کے نزدیک بڑی فضیلت شیخین کی یہ ہے کہ پہلو
میں پیغمبر صلعم کے دفن ہیں یہ فضیلت کسی کو آج تک میسر نہیں ہوئی اور نہ آئندہ [illegible] بڑے تعجب
کی بات ہے کہ امامیہ کہتے ہیں جو شخص کربلا کے بارہ کوس کے فاصلہ پر دفن ہے وہ جنتی

ہم اور جو شخص کہ پہلے تین پیغمبر جانتے ہین وہ کافر ہین ایسا فرقہ ہمیشہ ہی دنیا مین کوئی نہوگا آتا
کے نزدیک وہ ہستیان جو حضرت امیر المومنین کی فضیلت مین ہین خلافت پر محمول کرتے ہین اور
یہ سب وجوہات تکفیر حق مہاجر و انصار اور اہل بدر اور شریک بیعت رضوان کے واسطے
ہین اور اہل سنت کے نزدیک عام خلق کی امامت اور اجماع کی متابعت اور جہاد واجب ہے
اور یہہ ہی سبب ترقی اسلام کا ہے اور حقیقت خطا کا احتمال اجماع مین کمتر ہے اور
امامیہ امامت کو منصوص من اللہ واجب جانتے ہین اور تقیہ کو ضروریات دین سے سمجھتے ہین اور جہاد
کو بغیر امام کے منتظر [illegible] کرتے ہین انہی تعصبات سے اسلام مین ضعف پیدا ہوا اور بڑے بڑے
بادشاہ اونکے تقیہ کے سبب غافل رہے مگر بادشاہ عالیجاہ نادرشاہ نے اپنی سلطنت عہد
مین اسلام کے رخنہ بندی اور آپس مین ملاپ اور دشمنی دور کرنیکی کوشش کی جیسا آقا مہدی
کوکب تخلص نے تاریخ نادری مین لکھا ہے کہ سنہ ۱۱۵۶ الہجری مین سلطان والاجاہ روم نے
اپنی طرف سے ایک فرمان موافق فتوای شیخ الاسلام کے روانہ کیا وہ بمقام موصل نادرشاہ
بادشاہ کے لشکرگاہ سے گذرا اوسمین لکھا تھا کہ ایرانیون کو قتل کرنا اور قید رکہنا مباح ہے
کیونکہ یہہ لوگ مخالف مذہب اسلام کے ہین نادرشاہ نے موصل کے لوگون کا ناک مین دم
کردیا یہانتک کہ موصل کے حاکم نے قیصر روم کے دربار مین عرض حال کیا اس عرصہ مین سلطان
نادرشاہ زیارت کاظمین ؑ سے مشرف ہوکر زیارت ابی حنیفہ سے بھی بہرہ اندوز ہوکر

نجف اشرف کا عازم ہوا اسی قیصر روم کی صلاح سے علمای ایران اور توران وغیرہ کو
آستانۂ مقدسہ مین جمع کیا اور باہم گفتگو ہو کر نفرت اور مغائرت رفع کی اور اوسی دن کا
عرش اشتباہ مین فریقین کے علما نے بہت مقابلہ ایک دستاویز
سب کی مہر سے مزین کر کے ایک نقل اوسکی حضرات مقدسہ مین
رکھی اور ایک نقل اوسکی ممالک محروسہ مین بھجوا دی نقل وثیقہ بسبب طوالت کے
اس رسالہ مین نہین لکھی مگر معلوم ہوا کہ ایران اور نجف اشرف اور کربلاے معلی کے تمام لوگون
کا عقیدہ امامیہ ہے اور بلخ و بخارا کا اہل سنت ہے یہ سب مفصل حال تاریخ نادری مین
درج اور موجود ہے اور عقیدہ اسلامیہ اور اعیان دولت قاہرہ نادریہ اور علماے ممالک
ایران کا یہ ہے کہ بعد وفات رسول مقبول صلعم اور حضرت ابابکر صدیق اور عمر فاروق
کی حضرت علی کرم اللہ وجہ سے اون کا حال دریافت کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
حضرت ابوبکر صدیق اور عمر ابن الخطاب کے حق مین فرمایا ہما امامان قاسطان عادلان
کانا علی الحق و ماتا علی الحق اور خلیفہ اول نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ثنا مین فرمایا
ہے بخیر کم و علی فیکم اور خلیفہ ثانی نے فرمایا ہے لولا علی لہلک عمر اور اونکی آپس کی موافقت
کا حال خوب تحقیق ہے کہ باہم سلوک رکھتے تھے بلکہ آپس مین بھائی چارہ تھا سنہ ۹۰۶ھ
کہ شاہ اسمعیل صفوی نے خروج کیا خلفاے ثلثہ کی نسبت سب اور رفض پھیلا دیا

اسی سبب سے فساد اور دشمنی پیدا ہوئی اور اہل اسلام میں تعصب بڑھ گیا یہانتک کہ
بمقتضای قل اللہم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء شاہنشاہ عالم پناہ کا مرتبہ بادشاہت
کو پہونچا اور پہلے ہی ہم سے پوچھا گیا تھا ہمنے یہہ ہی اسلام کے عقیدے عرض کئے تھے
اور اب بھی وضع مقدسہ میں جو سرداران دین سے استفسار فرمایا گیا عقیدہ اسلامیہ اور عیون
کے لکھے ہوئے ہیں اور یہہ خلفاء راشدین کو حضرت سید المرسلین کا خلیفہ جانتے ہیں ذرا شک
نہیں کرتے اور تبرا سب سمجھتے ہیں اور اقل الایمان علمای بلخ بخارا کا یہہ ہی کہ عقیدہ صحیحہ اسلام ایران
و توران کا اسطرح ہے جیسا اوپر علما نے بیان کیا کہ یہہ فرقہ ما فضل اہل اسلام اور امت رسول
سید الانام صلعم کا ہے جو شخص اس جماعت سے عداوت کریگا وہ دین سے محروم اور شفاعت
حضرت رسول مقبول سے بے نصیب رہیگا دنیا میں بادشاہ وقت کے نزدیک معتوب ہوگا
بعد قتل نادر شاہ اور انقلاب زمانہ کے سبب پھر ایرانیوں نے اصحاب کی عداوت پر کمر باندھی
اور ہندوستان میں اس مذہب کے پہیلنے کی وجہہ یہہ ہے کہ خود پرستوں کو اپنے بزرگوں کے
حق میں بد کہنا اچھا معلوم ہوتا ہے اور یہہ فرقہ بھی اپنے بزرگواروں کو برا کہتا رہا ہے اور
اون کے یہان عبادت میں بھی قصر ہے اور چندان ضرورت عبادت کی بھی نہیں ہے صوم کی
جائز ہے علاوہ اسکے عورات کی تحلیل اور اور امراس ملک میں حاصل ہیں کیونکہ کوئی حاکم
انکی طرف متوجہ نہیں ہوا اوس سبب سے انکی بے ادبیان تمام عالم میں رایج ہو گئیں بجھلوان

اور آوارہ مزاجون کو خوب موقع ہاتھہ آیا اسکی طرف مائل ہو گئے اور تبرات اور سب مین پیشقدمی [illegible]
اہل ناموس کی عورتون کا حال دیکھو تو بر خلاف اعوان اور انصار کے اس طریق مین سے ہمارے
تحریر اور تقریر کی شاہد ہے ہمنے کہین نہین دیکھا کہ کوئی شخص بسبب تحصیل علم و ادب کے خاندان
یا فقیرون کی صحبت مین پیدا ہوا ہو پھر حال جب یہہ ضعف ہندوستان مین قوی ہو گیا تو مقتدایان شیعہ
نے کبھی ہندوون کی پیروی کی اور کبھی تورانیون کے طریقہ پر چلے خصوصاً جب بعض ایرانی
امیر بہت چڑھ بڑھ گئے تو خوشامدیون نے صحبت کے اثر سے متابعت اونکی کی اور جو اتفاقیہ کوئی
شخص خوشامدی اونکے مذہب مین شامل ہو گیا اور کچھہ اقتدار پایا تو اور لوگون نے اوسکو معیار
جانکر اور زیادہ تقلید کی کیونکہ عوام لوگ ہندوستان کے شگون وغیرہ کے زیادہ پابند ہین انکی
دیکھا دیکھی اور عورتین بھی امراء عصر کے متابعت مین کوشش کی کہ اسکی تتبع سے امیر ہو جاتے
ہین بلکہ اس فرقہ والے عیوب شرعی سے تقلید کی حالت مین کچھہ احتیاط نہین رکھتے اور اکثر گفتگو
مین کبھی مزاح لفظی اور کبھی بد اخلاقی کے ساتھہ کلمات ناسزا کہنے لگتے ہین اگر کوئی زبردست ہوا اوسکے
سامہنے تقیہ کر لیا اور جو اون سے کم زور ہوا تو تبرا کہنے لگے بلکہ افترا کی جھوٹ باتین خود بنا کے کہتے
ہین کہ فلان کتاب مین یہہ لکہا ہے ایران والون کے بہی کان کاٹے خوب باتین گڑھ لین اور اکثر عوام الناس
اور اوباش نے عورات کی تالیف اور خودنمائی کی غرض سے خاصکر جہول [illegible] جو اپنے باپ
دادا سے منحرف ہین اور دین آبائی تبدیل کر کے اپنے باپ دادا اون کو لعن و تبرا کرتے ہین [illegible]

پیرا ویسا کیجئے سمجھتے ہین اور جو سعادتمند ہین وہ تقیہ کی بہت تاکید اپنے بزرگون کے ساتھ
رعایت کرتے ہین اور جو اہل سنت شیعہ ہوجاتا ہے وہ لعن اور تکفیر اپنے بزرگون کی واجب
جانتا ہے فقط - تمام شد

التماس مولف

امامیہ کا زعم ہے خلافت حق علی کرم اللہ وجہہ کا تھا شیخین نے غصب کر لیا تھا یہہ کہیں کہان سے ثابت ہوا کتب
فریقین کی کسی کتاب سے ثابت نہین ہے کہ حضرت علی رض نے کبھی دعویٰ خلافت کیا ہو اور شیخین مانع ہوئے
ہون بلکہ یہہ بات تو ثابت ہے کہ حضرت عباس عم رسول اللہ صلعم نے خلافت کی رغبت دلائی بعد
ابو سفیان نے کہا تھا کہ کتنی میرا ذمہ ہے آپ نے قبول نہین کیا اور بعد ہوجانے خلافت کے طلو اور بر
سے فرمایا تم مسلمانون نے خلاف میری مرضی کے مجھکو مسند پر بٹھا دیا اور اگر بالفرض دعوی امامیہ نسبت
شیخین کے درست ہے تو حضرت علی رض نے بعد گذر جانے ۲۶ سال منجملہ ۳۰ سال مدت خلافت کا چار برس
کے واسطے خلافت کیون قبول کی اور اگر شیخین غاصب تھے تو امام جعفر صادق رض نے کیون فرمایا ان
عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علی الحق رحمت اللہ یوم القیامۃ اس سے صاف کھلا ہے کہ

شیخین غاصب نہیں تھے ورنہ امام ہرگز ایسا نہ فرماتے امامیہ کہتے ہیں کہ امام نے بحالت تقیہ
یہہ فرمایا ہے باوجودیکہ بحار الانوار میں اور کافی میں ملا باقر مجلسی اور ملا یعقوب کلینی دونوں ناقل ہیں
کہی اور سنکر لیکر تحریر فرماتے ہیں کہ جو صحیفہ امام برحق کے پاس تہا اوسمیں حکم تہا کہ تم فرزندان میں
ہو سوائے خدا کے کسی سے مت ڈرو اور علم اہلبیت کو مشتہر کرو پہر تقیہ کیا معنی اور اگر شیخین غاصب
ہوتے تو حضرت علی خولہ کو اور حضرت امام حسین شہربانو کو اپنی خدمت میں ہرگز نہ رکھتے اور جو امامیہ
کہتے ہیں تقیہ ایمان کی جڑ ہے اگر ایسا ہوتا تو امام حسینؑ ضرور تقیہ کرکے یزید سے بچا چہپاتے
مقاتلہ اور مقابلہ کرکے جان سے عزیز جیسی [illegible] کہت میں نہ ڈالتے اور اگر پہر بہی امامیہ کا دعوی غصب
خلافت درست ہے تو جواب ان باتوں کا دین حضرت علیؓ نے دعوی خلافت کیون نہیں کیا کسواسطے
کہ وہ تو ید اللہ تہے کسکی مجال تہی جو وہ نے آنکھ ملاتا اور امام معصوم ایسا کیون فرماتے اور حضرت
امام حسینؑ نے اوسکو کیون ترک کیا۔ کیا نعوذ باللہ اون کے ایمان کی جڑ مضبوط نہ تہی
اور اگر شیخین غاصب تہے تو حضرت امام حسینؑ نے حضرت شہربانو کو کیون اپنی خدمت میں رکہا جنکی
اولاد میں کل ائمہ ہدیٰ پیدا ہوئے علاوہ ازین جو ہو چکے گذر گئی ہو اوسکا دعوی تو کوئی بے وقوف
اور جاہل بہی نہیں کرتا مان جو شے ہونیوالی ہو اوسکا البتہ ادنی و اعلی سب کرتے ہیں جیسے
امام اخر الزمان پیدا ہونیوالے ہیں اور فی زمانہ دو آدمیون نے دعوی بہی کیا کہ ہم مہدی موعود
ہیں چنانچہ یہہ بات تمام مشہور ہے مگر جہوٹے ہوئے بدون مشیت ایزدی کوئی شخص نہیں پا

نائب نبی ہرگز نہیں ہو سکتا ایسا ہو تو بہت لوگ دعوی کریںگے ہو جاتے ایک فرعون نے دعوی
خدائی کیا تھا دیکھو کیسے ہونگی کہائی اور آخرت کا عذاب جو ہوگا وہ پاک پروردگار ہی جانتا ہے
اس سے ظاہر ہے کہ خلافت شیخین بدون مشیت ایزدی ہرگز نہیں ہوئی اگر وہ خود خلیفۂ بر حق شیخین
دنیا میں اونکا حق چین پاتے اور مشیت ایزدی کی یہہ دلالت صحیح ظاہر ہے کہ بعد رحلت وہ رتبہ
اونکو حاصل ہوا (یعنی پہلو میں رسول مقبول کے دفن ہوئے) آج تک کسیکو یہہ فضیلت
حاصل ہوئی اور نہ آیندہ ہوا اور یہہ بھی یاد رہے کہ خاصہ قدرت کاملہ خدا کا قدیم سے یہہ ہے کہ کوئی
مشرک یا کافر یا مرتد ہرگز مومن کے پہلو میں دفن نہیں ہوتا چہ جائے پہلوی رسول مقبول یہہ
صرف آفتاب پر خاک ڈالنا ہے — شعر اگر وصل آفتاب بخواہد — رونق بازار آفتاب نکاہد
اور مدت خلافت کاملہ کی صرف تیس برس بلا فصل بعد رحلت رسول مقبول کے تہے جسکو گذرے
ہوئے تیرہ سو برس ہوئے جو کوئی اوس تیس برس کے عرصہ میں مسند نشین خلافت ہوا تحقیق
وہ بیشک و شبہ نائب رسول صلعم ہوا اوسکے بے ادبی بعینہ بے ادبی رسول مقبول کی ہے
الامید کی یہ مثل ہے مدعی سست گواہ چست اب تو اس دعوی کا جواب بموجب مثل مشہور یہہ ہی
ہے مشتے کہ بعد جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد — فقط

تمام شد

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۱	ساکین	ساکنین	۵۷	۱۵	کلثوم	کلثوم
۲۵	۳	بچہ	بلد	۵۰	۱۰	میبودہ	ان ثمودو
۲۹	۱	الف	ب	۷۲	۱۳	معانقانہ	منافقانہ
۳۳	۱۳	کسیکا	کسیطرح کا	۹۷	۱۰	معوف	مصرف
۳۴	۱	فعل کا ہے	کا قول ہے	۱۰۶	۱۳	امرامین	امر امین
۶	۸	شیعیان	شعبان	۱۵۳	۱۰	طبیعت	تبعیت
۳۸	۸	نادر	با				
۴۵	۸	کہلعم	صلعم				ہ
"	۱۴	اضان	فیضان				

اشتہار

حق تصنیف اس رسالہ عین الایمان کا مولف نے مجھکو ہبہ کر دیا ہے اب حق تصنیف کا مین مالک ہون کوئی صاحب اہل مطبع یا تاجر کتب اس کتاب کے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نفرمائین جسقدر جلدین درکار ہون اس پتہ دفتر سے طلب فرمائین اور قیمت اسکی فی جلد مع محصول ۸ر مقرر ہے جو صاحب دس جلدین یکمشت خریدینگے اونسے قیمت نو جلد کی لیجاویگی اور جو صاحب بذریعہ ویلیو پی ایبل طلب کرینگے اونکو ۱ر دینے ہونگے ۔

المشتہر سید مقصود حسین شہر آگرہ محلہ کوچہ حکیمان